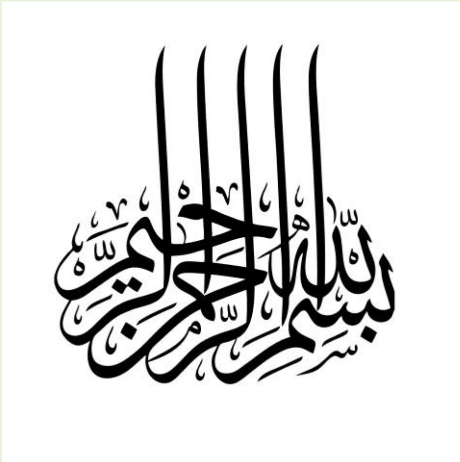

COVID-19
کرونا سے ڈرنا نہیں، بچنا ہے
ڈاکٹر شہناز مزمل
تلاشِ شفا
ماخوذ صوتی کالم
آج کی بات
Imagitor

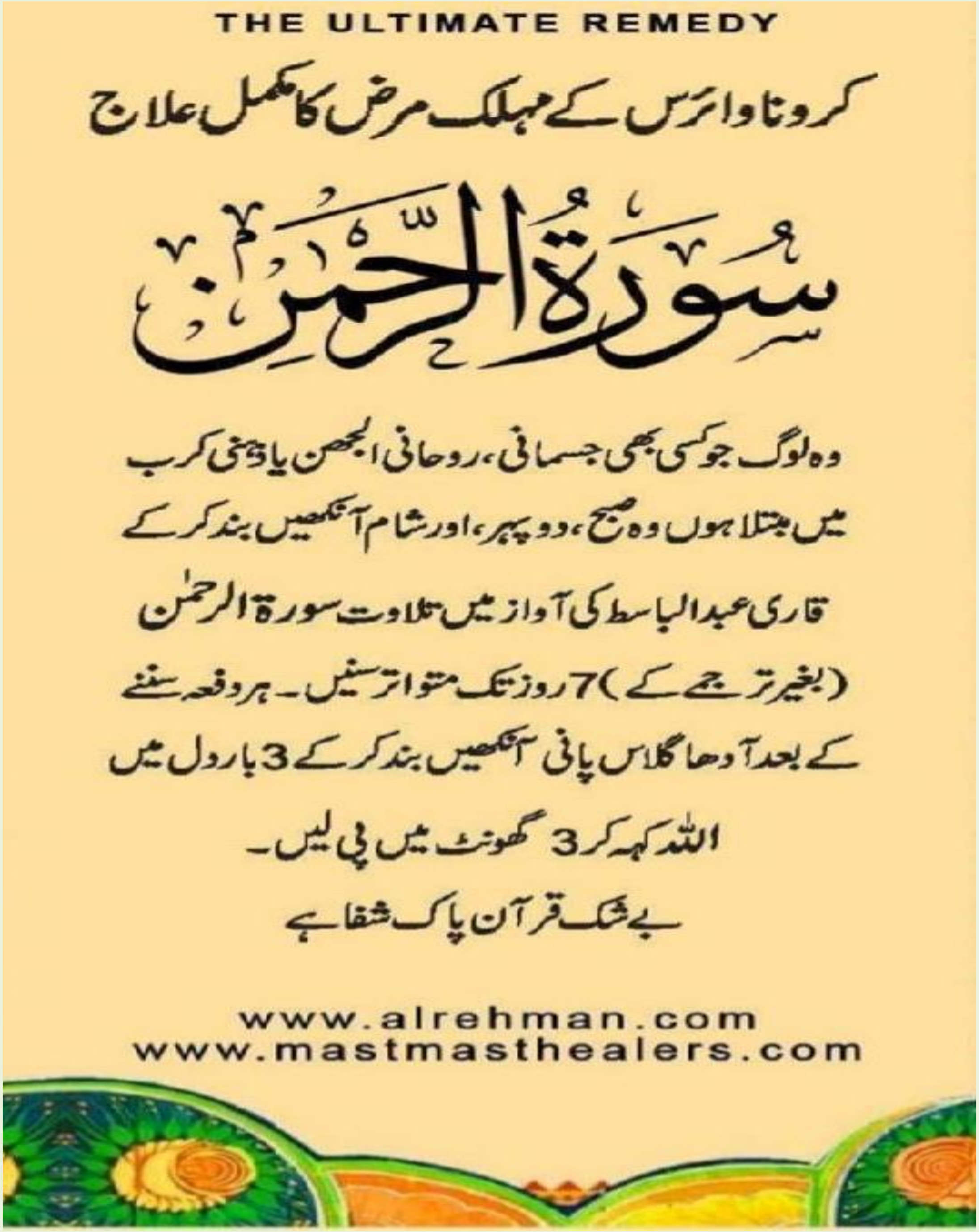


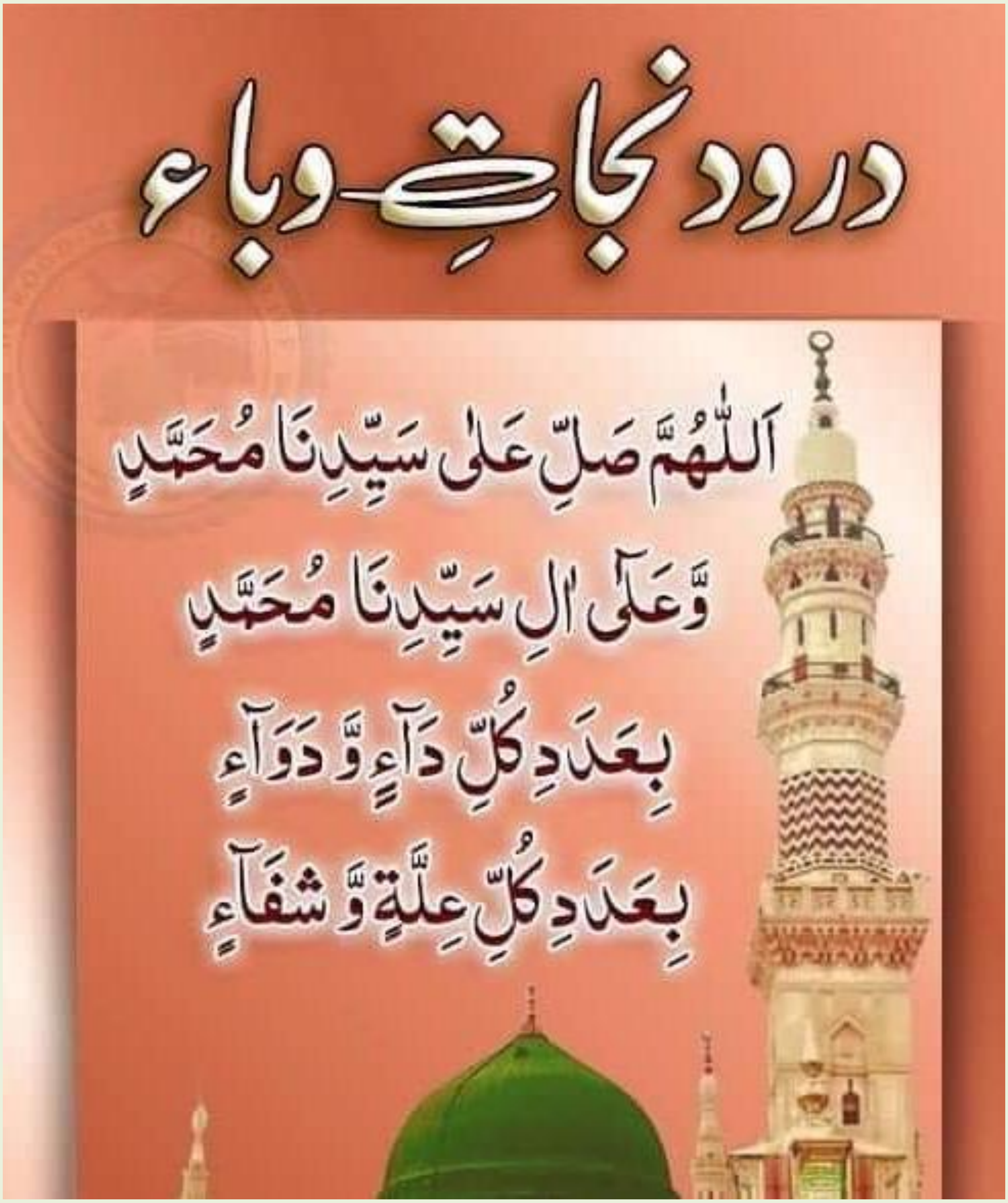

# کرونا سے ڈرنا نہیں بچنا ہے

## ماخوذ صوتی کالم

## آج کی بات

مادرِ دبستانِ لاہور ڈاکٹر شہناز مزمل
چئیرپرسن ادب سرائے انٹرنیشنل


THE ULTIMATE REMEDY
کرونا وائرس کے مہلک مرض کا مکمل علاج
سُورَةُ الرَّحْمٰنِ
وہ لوگ جو کسی بھی جسمانی، روحانی الجھن یا ذہنی کرب
میں مبتلا ہوں وہ صبح، دوپہر، اور شام آنکھیں بند کر کے
قاری عبدالباسط کی آواز میں تلاوت سورۃ الرحمٰن
(بغیر ترجمے کے) 7 روز تک متواتر سنیں۔ ہر دفعہ سننے
کے بعد آدھا گلاس پانی آنکھیں بند کر کے 3 بار دل میں
اللہ کہہ کر 3 گھونٹ میں پی لیں۔
بے شک قرآن پاک شفا ہے
www.alrehman.com
www.mastmasthealers.com


درود نجاتِ وباء
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ کُلِّ دَآءٍ وَّ دَوَآءٍ
بِعَدَدِ کُلِّ عِلَّۃٍ وَّ شِفَآءٍ

# انتساب

مسیحاؤں کے نام

| | |
|---|---|
| مصنفہ | ڈاکٹر شہناز مزمل |
| انتخاب و سرورق | ڈاکٹر صائمہ جبین مہک |
| کمپوزنگ | محمد شاہد |
| معاونت | تابندہ چیمہ |

# فہرست

# 1

## ☆رب کی رحمت ساتھ ہے☆

شکر الحمدللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمدللہ ! کہ جب تیرے حضور حاضر ہو جاتے ہیں۔ تیرا شکر ادا کرتے ہیں تو تُو صبر اور شکر کے ساتھ اپنی رحمتیں عطا کرتا ہے اور دل کو ایک سکون اور اطمینان ملتا ہے جو صرف تیرے اور تیرے ذکر سے ملتا ہے۔ پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتباع سے ملتا ہے۔ بے شک حالات ساز گار نہیں ہیں۔ لیکن اس میں بھی جو لذت تجھے یاد کرنے میں ہے اور جو دنیا تیری طرف رجوع ہو رہی ہے مسلم غیر مسلم، سب تیری وحدانیت پر یقین کرتے چلے جارہے ہیں کہ دنیا میں کوئی طاقت ہے تو اس سے دل کو جتنا سکون ملتا ہے وہ نا قابل بیان ہے اور ویسے بھی اگر دیکھا جائے تو ٹھیک ہے یہ ایک خطرناک وبا ہے جو پھوٹی ہے پھوٹی تو نہیں ہے بلکہ پھیلائی گئی ہے لوگوں میں ان فیوز کی گئی ہیں تا کہ ان کا خاتمہ کیا جاسکے اور آبادی کو کم کیا جا سکے۔ بہر حال بہت ساری جوہات ہیں جس میں مختلف وقت میں بحث ہوتی رہتی ہے لیکن آج ہم اس بحث میں نہیں پڑیں گے اس لئے کہ ہمیں اپنے آپ کو خوش بھی رکھنا چاہیے ہمیں جب اللہ تعالی نے زندگی دی ہے تو ہمیں زندہ رہنا بھی ہے اور اس قسم کے بہت سے حالات سے ہم گزرے ہیں کہ آپ ایک مثال زلزلے کی ہی لے لیں 8 اکتوبر کو آنے والا زلزلہ کس قدر خوفناک تھا۔ یہ اس سے زیادہ تو خوفناک نہیں ہے صرف اسی لئے کہ یہ پوری دنیا میں پھیلی ہے بلکہ وہ ہمارے ملک تک محدود تھا لیکن اس میں کتنے ہزاروں لوگ ایک دم لوگ مر گئے اور کتنے لوگ ملبے تلے دب جاتے گئے۔ کتنے لوگوں نے بے بسی کی حالت میں ہی دم توڑ دیا انکو کوئی نکالنے نہیں آتا تھا۔ کتنے دنوں تک وہ پھنسے رہتے تھے تو وہ بھی تو اللہ کی طرف سے ہی ایک مشکل وقت تھا اور وہ بھی چلتا گیا گزرتا گیا اور اس سے کم اموات اس میں ہو رہی ہے کہ صرف یہی ہے کہ ہمیں گھروں تک محدود کر دیا گیا ہے اور اس میں تو بہت سارے مسائل تھے۔ یہی مسائل وہ بھی پیدا ہوئے تھے۔ کھانے کے مسائل، پینے کے مسائل۔ اس میں یہ ہے کہ on the whole سب کو بلاک کر دیا گیا ہے وہ جہاں جہاں پہ تباہی آرہی تھی وہاں لوگ پریشانی میں مبتلا تھے پورے خاندان کے خاندان تباہ

ہو رہے تھے اس طرح سیلاب آتا ہے۔ بستیاں کی بستیاں بہہ جاتی ہیں۔ زلزلوں میں بستیوں کی بستیاں مٹ جاتی ہیں ۔جنگیں ہوتی ہیں جنگوں میں ایسی تباہی آتی ہے کہ بم گرنے سے پورا علاقہ ملیامیٹ ہو جاتا ہے تو ہم نے اس کو کیوں اپنے اوپر طاری کر لیا ہے کہ ہم اس سے نکل ہی نہیں پا رہے۔ اچھی اچھی باتیں سوچیں اور اگر آپ نسبت دیکھتے ہیں تو اس حساب سے الحمد اللہ پاکستان میں شرح اموات باقی دنیا کی نسبت بہت کم ہے۔ بیشک لوگوں میں انفیکشن ہو رہا ہے یا وائرس کا شکار ہو رہے ہیں لیکن اس میں ٹھیک ہو کے بھی لوگ جا رہے ہیں اس کو ہم کیوں نہیں دیکھتے۔ چیز کے اچھے پہلو کو ہم کیوں نہیں دیکھتے اور یہ کس وجہ سے ہے آپ کو پتہ ہے ؟ یہ کس وجہ سے اس طرح سے ہمارے ساتھ حالات ہو رہے ہیں جو ہم دوسروں سے بہت بہتر طریقے سے اللہ تعالی ہمیں نمٹا رہا ہے کہ اس لیے کہ پوری قوم کی قوم پوری مسلمانوں کی ایک کتنی بڑی جماعت جو پوری دنیا میں ہے اور پاکستانی قوم ہر بندہ اللہ کے آگے سر بسجود ہے تو وہ رب جو ماں ہے ممتا ہے محبت کرنے والا ہے جو ایک انسان اپنی مخلوق کے اپنی آنسو پر اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ وہ ماں ہے تو ممتا تو کبھی بھی اپنے بچوں کو نظر انداز نہیں کرتی اور جو ہم پر اللہ کی رحمت نظر آ رہی ہے کرم نظر آ رہا ہے یہ سب دعاؤں کا اثر ہے سینکڑوں ہزاروں کروڑوں ماؤں کی دعاؤں کا اثر ہے ، بہنوں کا، بھائیوں کا، بزرگوں کا، ان بزرگوں کا اور سورہ رحمان کا، قرآن پاک کا، قرآن پاک کی آیات کا، آیات شفاء کا، جو کچھ جہاں پر کر رہا ہے بڑی محبت اور خلوص کے ساتھ یہ اس کا اثر ہے کہ معاملات جو ہے وہ بہت بگڑ نہیں رہے بلکہ انشاء اللہ بہتری کی طرف آ رہے ہیں اور جو ہمارا واٹس اپ ہے، ٹی وی ہے اور دوسرے اخبارات ہیں اور جو کوئی جس سے ہمیں انفارمیشن ملتی ہے اور وہ لوگ جو پریشانی کا شکار ہوتے ہیں ان کو ویسی خبروں کو دیکھنا چھوڑ دیں۔بے شک حالات حاضرہ جاننے کے لیے باخبر ہونا چاہیے لیکن ذرا حقائق بھی دیکھتے رہیں تاکہ آپ کے دل کو تسلی رہے اور اسی طرح بہت دفعہ خانہ کعبہ میں بھی اجتماعات بند ہوئے اور حج کے لئے بھی رکاوٹ آئی انشاء اللہ تعالی! اللہ تعالی کرم کرے گا اور وہاں پہ بھی دوبارہ اسی طرح سے "لبیک اللھم لبیک" کی آواز کروڑوں ہزاروں لوگوں کی آواز گونجے گی ۔مسجد نبوی آباد ہو گی اور وہاں ہم سب انشاللہ، اللہ کے حکم سے سے درود پاک سے بھی وہاں کی فضائیں گونجیں گی اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار پر حاضر ہو کر نعتیں پڑھیں گے اور وہاں پہ لکھیں گے اور وہاں پر رونقیں ہوں گی وہ رونقیں پلٹ کے ضرور آئیں گیسب جگہ کی رونقیں انشاءاللہ ضرور پلٹیں گی یہ زیادہ سے زیادہ ہے کرونا کی سوچ کے ایسا نہ

ہو کے آپ کا نروس ڈاؤن ہو جائے اور ڈیپریشن کا آپ شکار ہو جائیں۔ آپ اس وقت میں قرآن مجید پڑھیں اور دینی تعلیمات پڑھیں، پسندیدہ کتابیں پڑھیں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ رہیں اور ان کے معاملات دیکھیں اور ان کے ساتھ بیٹھ کے بہت سے عرصے سے جو آپ نے in door گیمز نہیں کھیلیں,لڈو لے کے آئیں کیرم لے کے آئیں۔ کارڈ لے کے آئیں۔ اپنے ہاتھ دھو کے اچھی طرح سے اور اپنے منہ دھو کے اور اپنی ساری ضروری کام کر کے اور بیٹھ کے اکٹھے کھیلیں اور مزے مزے کی چیزیں بنائیں گھر میں اور آپ لوگ کھائیں پئیں اور اپنی صحت کا خیال رکھیں اور خوش باش رہیں، ایک دوسرے کی شکل پہچان لیں ورنہ تو کئی کئی دن تک ایک دوسرے کی شکل ہی نظر نہیں آتی تھی، قوت مدافعت اس سے زیادہ ہوتی ہے اگر ڈپریشن کا شکار رہیں گے تو قوت مدافعت کم ہو جائے گی اور یہ بالکل جاننے کی ضرورت نہیں ہے کہ کتنے لوگ مر گئے یہ کوئی کرکٹ میچ نہیں ہے کہ اس کا سکور جاننا ضروری ہے اور اور ڈھونڈ ڈھونڈ کے انفارمیشن ایسی نہ نکالیں کہ کیا ہو رہا ہے، کیا ہو رہا ہے، کہاں ہو رہا ہے، کتنے لوگ مر گئے ہیں۔ یہ دیکھیں کہ کتنے لوگ ٹھیک ہو رہے ہیں یہ بھی تو ہے نا کہ کتنے لوگ ٹھیک ہو رہے ہیں، کتنے لوگ اچھے ہو کر گھر جا رہے ہیں، کتنے لوگ آپس میں مل کر بیٹھ رہے ہیں اور اچھی اچھی باتیں سوچیں، اچھی اچھی باتیں کریں اور اپنے رب سے رابطہ کریں اور رب سے رابطہ رکھیں تو انشاء اللہ بہت ہی اچھا وقت گزرے گا اور رب آپ کے ساتھ ہو گا اور یہ تمام مسئلے ایک پل میں حل ہو جائیں گے اور یہ وائرس ایسا جڑ سے ختم ہو گا کہ آپ کو کبھی یاد بھی نہیں آئے گا کہ کرونا پھیلا تھا کبھی آپ اس قسم کی پریشانی سے گزرے تھے۔ ان شاءاللہ جس کا رب پہ یقین ہے تو وہ سمجھ لے کہ وہ سب سے زیادہ مطمئن ہے اور اے اللہ تو ہمیں اپنا بنالیں۔ ہمارے اندر اپنے یقین کو کامل کر دے تو ہمارا بن جا، ہم سب کا بن جا اگر تو ہمارا بن گیا۔ تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

2

# ☆زندگی بھی ایک سفر ہے☆

شکر الحمدللہ، شکر الحمدللہ، شکر الحمدللہ! کہ تیری ذات سچی ہے تو مالکِ حقیقی ہے تو خالق ہے، پروردگار ہے اور تکبر صرف تجھ ہی کو زیبا ہے اور تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی ہستی ایسی نہیں ہے جو انسان کی یا مخلوق کی مدد کر سکے صرف تیری ذات کو سچائی، تکبر، حقیقت صرف تو ہے اور اگر یہ بات سمجھ میں آ جائے اور یہ پہلے سمجھ میں آ جاتی تو آج ہم ان حالوں کو نہ پہنچے ہوتے جن حالوں میں آج موجود ہیں اور یہ وبا پھیلانے والے انسان ہی ہیں جنہوں نے خود کو خدا سمجھ لیا اور انہوں نے سوچا اگر ہم ایٹمی توانائی استعمال کریں گے تو ہمارا اپنا نقصان بھی ہوگا اور شاید یہ اگر ہم کچھ لیب میں تیار کر کے کوئی وائرس بیچتے ہیں تو اس میں ہم شاید بچ جائیں لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے جب رب چاہتا ہے تو انسان اپنی بنائی ہوئی کھائی میں خود ہی گرتا ہے۔ اپنے بنائے ہوئے پھندے میں خود پھنس جاتا ہے اپنے بنائے ہوئے پھندے میں اپنا گلا خود کاٹ لیتا ہے مگر حقیقت تو صرف رب_ کائنات جانتا ہے کہ کون کیا کر رہا ہے اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا کیونکہ موت اور زندگی صرف اللہ کی ذات کے اختیار میں ہے اور "کل نفس ذائقۃ الموت" ہر شخص نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ لیکن زندگی کا ذائقہ کم کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ زندگی کا ہر مزہ لوٹ لیں۔ لوگوں کو تنگ کر کے، لوگوں کی جیبیں کاٹ کہ، لوگوں کے پیٹ کاٹ کہ لوگوں کو تکلیف دے کے، بے ایمانیاں کر کے، لوگوں کے دلوں کو توڑ کے، دھوکہ دے کے، تکبر میں مبتلا رہ، کے لوگوں کو تکالیف دے کر ہم کیسے رب کو راضی کر سکتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو برتری دے کر کے، ہم کوئی اچھا کام کر رہے ہیں جس سے ہمیں کوئی بڑائی حاصل ہو رہی ہے یا جس سے ہم کوئی مفاد ہے حاصل کر رہے ہیں یا ہمارا کوئی نام بنتا ہے سب غلط فہمی ہے۔ جو کچھ بندہ بانٹتا ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو وہی دیتا ہے کہ جو کہ وہ تقسیم کرتا ہے زندگی سچائیوں پر مشتمل ہے پہلی سچائی خدا ہے اور جب تک ہم خدا پر ایمان نہیں لاتے، زندگی کا ذائقہ نہیں چکھ سکتے اور پھر اس کے بعد دوسری سچائی کیا ہے۔ آپ زندگی کے ذائقے کو نہیں سمجھ سکتے جب تک آپ یہ نہیں جانتے کہ نعمت کیا ہے تیسری محبت ہے جب تک دوسروں سے مذہب، نسل، زبان

اور طبقے سے بالاتر ہو کر ہم محبت نہیں کرتے ہم زندگی کے ذائقے کو محسوس نہیں کرسکتے اور یہی وہ چیز ہے جس کا روزِ ازل سے یہ چرچا ہو رہا ہے اور اس میں کوئی مذہب، نسل اور طبقہ حائل نہیں ہوتا اور وہی ہیں جو لوگ بے لوث پیار کرتے ہیں وہ معاف کرتے ہیں درگزر کرتے وہ کسی کو نیچا نہیں دکھانا چاہتے اور غلطیوں کو لوگوں کی معاف کر کے بے پرواہ ہو کر گزر جاتے ہیں اور انکی غلطیوں کو دل میں نہیں رکھتے اور پھر جب تک موت، رزق اور سٹیٹس سے بے پروا نہیں ہوسکتے تو زندگی کے ذائقے کو ہم چکھ نہیں سکتے اگر ہم اس میں مبتلا رہے تکبر، سٹیٹس ہماری کیاPriorities ہم کتنے بڑے ہیں ہماری انا کیا کہہ رہی ہے، ہماری خودی کہہ رہی ہے، ہمارا تکبر کیا ہے، جھوٹی بات۔ تکبر صرف رب کو زیبا ہے ہیں اور ایک اور سچائی علم ہے آپ جب تک علم کی تلاش میں اپنی ایڑیاں زخمی نہیں کر لیتے اپنے جوتے گھسا نہیں لیتے آپ علم حاصل نہیں کرسکتے جب تک آپ اپنے آپ کو علم کے لئے اپنے آپ کو فنا نہیں کرتے کوشش کو مکمل نہیں کرتے۔ مکمل کوشش کرنے سے علم حاصل ہوتا ہے اور پھر آخر میں بھی، آخر تو خیر اس کا ہوتا ہی نہیں۔

سفر بھی ایک سچائی ہے اور جب تک ہم سفر نہیں کرتے ہم اپنے ایک دوسرے انسان سے واقف نہیں ہوسکتے ان کے مزاج سے واقف نہیں ہوسکتے ہم کہتے ہیں کہ اگر کسی کو آزمانا ہو یا کسی کو دیکھنا ہوں کہ وہ کتنا اچھا انسان ہے تو آپ اس کے ساتھ سفر کریں تاکہ آپ کو زندگی کی سچائی محسوس ہو اور جو اچھا اور بے لوث پیار کرنے والا ہوتا ہے وہ سفر میں بھی اپنے آپ کو پیچھے رکھتا ہے پیچھے رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہ دوسروں کی مدد کرنا چاہتا ہے تو وہ یہ نہیں سوچتا کہ جو ہمسفر میں زادِ راہ ہے اگر میں نے استعمال نہ کیا دوسروں نے استعمال کر لیا ختم ہو گیا تو میں کیا کروں گا اپنے راہ کو بھی آپس میں بانٹتا ہے تقسیم کرتا ہے اور اس زادِراہ کو مل کے استعمال کرتا ہے۔ یہ زندگی بھی ایک سفر ہے۔ یہ زندگی میں بھی زادِراہ رب نے ہمیں دیا ہے یہ بھی ہمیں مل کے کام کرنا ہے جب ہم سب مل کے کام کریں گے تو ہمارا رب ہمارے ساتھ ہوگا اور رب سب سے بڑی سچائی ہے۔ رب سب سے بڑی حقیقت ہے۔ جب یہ حقیقت ہمارے سامنے ہوگی تو ہمیں دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی یہ وبائی بیماریاں وائرس ایٹمی حملے، زلزلے، سیلاب طوفان۔ یہ سب اللہ کے حکم سے آتے ہیں اور اپنی پناہ میں لے کے ہر قسم کی مصیبت سے سے بچالے گا۔

شکر الحمدللہ سے آغاز کریں، بسم اللہ سے آغاز کریں، سارا دن اس رب کی نعمتوں اور سچائیوں کا شکر ادا کریں اللہ تعالی تو ہم کو اپنا بنا لے۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم تیری مخلوق کو اپنا سکیں اور بے لوث محبت بانٹ سکیں، معاف کر سکیں در گزر کر سکیں، پیار کر سکیں، دوسرے حقدار کو اس کا حق دے سکیں، بتوں کو توڑ سکیں۔ تو وہ ہمارا بن جا اگر تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

3

# ☆اعمال کی درست ادائیگی☆

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ !اللہ تیرا کس زبان سے شکر ادا کریں کہ حالات چاہے کیسے بھی ہوں تو اس میں کوئی نہ کوئی تبدیلی لاتا رہتا ہے کوئی بہتری کی صورت نظر آتی رہتی ہے بظاہر جو بہتری نہیں لگ رہی ہوتی لیکن اس میں بھی چھپی ہوئی کوئی نہ کوئی بہتری ہوتی ہے کیونکہ تیرا کرم اور تیری رحمت اس میں شامل ہوتی ہے۔بے شک یہاں پہ مریضوں کی کچھ تعداد بڑھتی ہوئی نظر آرہی ہے جس سے ہمارا میڈیا بھی تھوڑا سا لوگوں میں ایک خوف وہراس پیدا کر دیتا ہے اور ایک موت جو آج کرونا کی وجہ سے ہوئی اور اس میں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جس خاتون کی آج موت ہوئی ہے اس کو کوئی اور تکلیف بھی تھی جس کی وجہ سے وہ موت کا شکار ہوئی۔ بہر حال یہ موت اور زندگی تو صرف اللہ ہی کے حکم کی پابند ہے اور اس سے پہلے بھی جو فلو ہوتے تھے ملیریا ہوتے تھے تو فلو میں ہمیشہ لوگ ایک دوسرے سے بچا کرتے تھے۔ چھینکنے سے، کھانسنے سے، تاکہ یہ لگ نہ جائے اور اب یہ ہے کہ یہ ذرا وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے کیونکہ یہ پوری دنیا میں پھیل گیا ہے لیکن تیرا شکر کیسے نہ ادا کریں کہ لوگوں میں ایک شعور اور آگہی پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹروں میں جذبہ پیدا ہوا ہے وہ تحقیق کر رہے ہیں اور ڈاکٹر طاہر شمسی نے پلازمہ ٹیکنیک کی بات کی تھی جس کی وجہ سے لوگوں میں امید کی کرن جاگی تھی اور اب یہ امید کی کرن روشن چراغ بن گئی ہے گورنمنٹ نے پلازما ٹیکنیک سے علاج کرنے کی اجازت دے دی ہے اور اب ایک مریض جو کرونا سے صحت یاب ہوتا ہے اس کے پلازمہ سے دوسرے مریض کا علاج کیا جائے بہر حال یہ ٹیکنیک بڑی تفصیل طلب بات ہے جس کو یہاں سمجھانا ممکن نہیں ہے لیکن شکر کی بات یہ ہے کہ جس طریقے سے لوگ کرونا کے مرض میں گرفتار ہوں گے پلازما کے طریقے سے اس کو ہم صحت یاب کر سکیں گے ان میں قوت مدافعت پیدا ہو گی۔ تو ہر چیز اللہ کی رحمت کی دلیل ہے وہ کسی صورت بھی اپنے بندے کو نہ مایوس کرتا ہے، نہ پریشان کرتا ہے اور اللہ کا کتنا کرم ہے وہ لوگ جو اس کو ہی پکارتے ہیں اس کا ہی نام لیتے ہیں، وہ لوگ جو اس پر ہی بھروسا کرتے ہیں، وہ لوگ یہ یقین

کامل کے ساتھ اس کی ہر بات کو مانتے ہیں تو وہاں کوئی بھی دنیا کی طاقت اس انسان کو زیر نہیں کر سکتی کوئی بیماری نہیں اس کو بچھاڑ سکتی، کوئی تکلیف اس کو پریشان نہیں کر سکتی اور موت تو خیر اللہ کی طرف سے ایک وقت مقرر ہے اور اس نے آنا ہے آج نہیں تو کل کرونا سے نہیں تو کسی اور بیماری سے۔ بہر حال یہ ہمارا یقین ہے اور ہمارے ہاں اب بھی جو یہ پھیل رہا ہے اس کی تھوڑی سی وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے لوگ کچھ زیادہ ہی لاپرواہ ہیں اور وہ اس کا اتنا خیال نہیں کر رہے جو لاک ڈاؤن کیلئے انہوں نے جو طریقے کار رکھے ہیں اس کی پابندی نہیں ہو رہی اور الحمدللہ گورنمنٹ بہت تیزی سے اور بہت سمجھداری اس کو غور کر کے اور سارے کام سر انجام دے رہی ہے آج بھی ہمارے گورنر پنجاب نکلے ہوئے تھے ایک چھوٹی سی گاڑی پہ بغیر کسی پروٹوکول کے اور چیکنگ کر رہے تھے کوئی پروٹوکول نہیں تھا وہ دیکھ رہے تھے سڑک پہ لیکن ایک گاڑیوں کی لمبی قطار، موٹر سائیکلوں کی لمبی قطار اور کچھ پیدل چلتے ہوئے لوگ بھی نظر آئے جس میں کچھ لوگ ضروری کام کے لیے نکلے ہوئے تھے اور کچھ شاید سیر و تفریح کی خاطر نکلے ہوئے تھے بڑے جیالے لوگ ہیں ہمارے ۔کچھ اس میں وہ بھی شامل تھے لیکن وہ رک کے دیکھ رہے تھے کہ ہمارا اسٹاف ہے یا عملہ ہے وہ یہ تو نہیں کر رہا کہ وہ چھوٹی چھوٹی گاڑیوں والوں پر تو روک کے تنگ کر رہے ہیں اور جو بڑی گاڑیاں ہیں ان کو کچھ نہیں کہا جا رہا۔ یہ بات گورنر صاحب نے خود کہی۔ سارا دن سڑکوں پر ماسک لگا کر جائزہ لیتے رہے لیکن وہ ایک رش دیکھ کے جی میں بڑا آ رہا تھا کہ ہمارے لوگ ابھی بھی اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں کہ ہم ایک ہنگامی صورتحال سے دوچار ہیں اور ہمیں اس سے احتیاط کرنی جو ہے وہ لازم ہے اور احتیاط کرنی چاہیے لیکن بڑے بڑے معصوم لوگ ہیں آج میں پڑھ رہی تھی کہ بڑا مزا آیا کہ ایک شخص نے لکھا ہوا تھا کہ میں بیرون ملک ہوں لیکن میں تمہیں واٹس ایپ نہیں کرتا کیونکہ کرونا وائرس میں تمہیں واٹس ایپ کے ذریعے ٹرانسفر کرنا نہیں چاہتا۔ یہ ایک دیہاتی شخص ہے جس کے جذبات ہیں، یہ سمجھ لے کہ یہ اس کی معصومیت ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو کرونا وائرس سے بچانا چاہتا ہے لیکن بہر حال جس طرح سے بھی یہ تو نیت پر منحصر ہے ہے کہ اس کی نیت کیا ہے، اس سے بات کر رہا ہے دل تو کعبہ ہوتا ہے جس میں رب رہتا ہے اور وہ رب ہی ہے جو ہمیں مشکلات اور پریشانیوں سے بچاتا ہے کئی لوگ یہ بھی کہتے ہیں کئی جگہ آتا ہے کہ زمین والے تو مانتے ہیں لیکن آسمان والا نہیں مان رہا یہ بات تو غلط ہے رب ماں ہے ممتا ہے زمین والے ہی نہیں مانتے زمین والے ہیں اپنی حرکتوں سے باز نہیں

آ رہے اور یہ بھی دیکھا جائے تو ہم نے اپنے آپ کو کسی حد تک تو درست کر لیا ہے کیا ہم ہدایت کے راستے میں آ گئے ہیں، کیا ہم نے دوسروں کا حق مارنا چھوڑ دیا ہے، کیا ہم نے دوسروں کو تکلیف دینا چھوڑ دی ہے کیا ہم نے چیزوں میں ملاوٹ کرنا چھوڑ دیا ہے کیا ہم نے اپنے فرائض کی ادائیگی باقاعدگی سے کرنی شروع کر دی ہے کیا ہم نے لوگوں کا خیال رکھنا شروع کر دیا ہے کیا ہم نے جھوٹ بولنا چھوڑ دیا ہے کیا ہم نے نے سود لینا ختم کر دیا ہے کیا ہم نے ذخیرہ اندوزی ختم کر دی ہے کیا ہم نے اپنے اندر سے تکبر اور غرور کو ختم کر دیا ہے ظلم کو ختم کر دیا ہے انا کو ختم کر دیا ہے بغض کو ختم کر دیا ہے، حسد کو ختم کر دیا ہے اور کیا ہم نے چیزوں میں کمی بیشی کرنا چھوڑ دی ہے کیا ہم نے اپنے تول کو درست کر لیا ہے کیا ہم اب بھی چیزیں بالکل ایمانداری سے لوگوں کو دے رہے ہیں کیا اب بھی ڈنڈی مار رہے ہیں اور خراب قسم کی چیزیں لوگوں میں تقسیم کر رہے ہیں اور اچھی قسم کی چیزوں کو بچا کے رکھ رہے ہیں کیا ہمارے اندر یہ چیزیں پیدا ہو گئی ہیں تو اللہ تو مان رہا ہے ہم ہی نہیں مان رہے اصل بات یہ ہے اور کیا ہم نے حکومت کے احکامات پر عمل کر کے اپنے آپ کو محدود کر لیا ہے کیا حکومت جو کھانا دے رہی ہیں چیزیں دے رہی ہے یا پیسے دے رہی ہے کیا ہم نے وہ حق داروں تک پہنچانا شروع کر دیا ہے نہیں اس میں ابھی بہت سی جگہ ہیں جہاں پہ ابھی کچھ چیزیں باقی ہیں کہ ہم اس چیز کے متقاضی ہیں۔ آؤ ہم رب سے وعدہ کریں کہ ہم یہ تمام چیزیں چھوڑ دیں گے تو ہمیں چھوڑ دے اللہ پاک تو ہمیں بچا لے اس وائرس سے اور تو ہمارا بن جا اور ہماری عادتوں کو، طریقوں کو درست کر دے ہمیں زندگی کا صحیح راستہ دکھا دے اور ہمارے ہاتھ میں اچھی زندگی کا روشن زندگی کا لائحہ عمل تھما دے ۔ ہم تیرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تیرے بتائے ہوئے طریقے پر چلنا چاہتے ہیں اور پھر کوئی فکر ہی باقی نہیں رہتی کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

4

# ☆احتیاطی تدابیر☆

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ کہ ایک اور دن خیریت سے گزر گیا تکلیف دہ حالات میں ، مشکل حالات میں یہاں خبریں سن سن کے انسان کا دماغ ماؤف ہو جاتا ہے کہ پتہ نہیں کہ کس قسم کی دنیا میں ہم رہ رہے ہیں ، یہاں ہر طرف مشکل ہی مشکل ہے اور پھر جب وہ حالات نظر آتے ہیں جس قدر پابندی عائد کی جارہی ہے لوگ اسی قدر سیر و تفریح میں مشغول ہیں لوگ اس کو شغل سمجھ رہے ہیں مذاق سمجھ رہے ہیں لوگ اس کو چھٹیاں سمجھ رہے ہیں اور چھٹیاں سمجھ کے اس کو کھیل کود میں گزار رہے ہیں لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وقت کڑا ہے بے شک لیکن ان لوگوں کے لئے نہیں جو اپنے رب کے نزدیک ہیں، جن کا بھروسہ اپنے رب پہ ہے، جن کا یقین اپنے رب پہ ہے اور رب ان سب باتوں میں سے بھی نکال کے بڑی باآسانی لے کے جا سکتا ہے۔ جب ہم اس رب کے اوپر بھروسہ کر لیتے ہیں اور ہم میں تو اس بات کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کے کرونا وائرس نے ہمیں پرانی اقدار یاد دلا دیں وہ اقدار کہ ہم نے اپنے بزرگوں کے ساتھ کیسے رہنا ہے ، کیسے بڑوں کے ساتھ رہنا ہے ، کیسے کھانے کے بعد ہاتھ دھونے ہیں ، کیسے کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی ہے ، کیسے کھانا کھانا ہے ، کیسے اکٹھا بیٹھنا ہے ، کیسے ایک دوسرے کا دکھ جاننا ہے ، اور کس طرح ہم نے مسجدوں میں اکٹھے ہو کے عبادت بھی کرنی ہے ، ایک دوسرے کے حال احوال بھی پوچھنا ہے ، عمرہ کرنا ہے ، حج کرنا ہے ، زکوۃ دینی ہے ، جہاد کرنا ہے ، نفس کے خلاف جہاد کرنا ہے اور آج کل تو ہم وہی کر رہے ہیں ، جو ہمارا نفس کہتا ہے ، جس سے ہمارا نفس مطمئن ہوتا ہے ، جس سے ہمارا شر مطمئن ہوتا ہے جس سے ہمارے اندر جاگا ہوا شیطان مطمئن ہوتا ہے اور ہم سب اقدار بھول چکے ہیں اور ہم اپنے بزرگوں کو کہتے ہیں کہ آپ کو کیا پتہ اور دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ آج سب اسی چیز کو مان کر گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں پہلے یہ کہتے تھے کہ ہمارے پاس وقت ہی نہیں ہے ہماری تو اس قدر مصروفیات بڑھ گئی ہیں اور پھر نیٹ نے دنیا کو گڑبڑ کیا اور اس کے بعد سارا دن ڈلیوری پہ کھانے آرہے ہیں دعوتیں کی جارہی ہیں بجائے مسجدوں میں جانے کے۔ جگہ جگہ کہیں کافی پارٹی ہو رہی ہے ، کہیں لنچ ہو رہا ہے اور وقت نہیں ہے اپنے بچوں کو دینے کے لیے وقت ہی نہیں ہے

لیکن آج ہم سب اپنے گھر میں اکٹھے ہو کے ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کے قابل ہو گئے ہیں اور کیا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سینیٹائزر ہم ڈھونڈتے پھر رہے ہیں چیزیں جو ہم ڈھونڈتے پھر رہے ہیں یہ الکوحل ملی چیزیں۔ کیا ہمارے اندر سے بیماریوں کو دور کر دیں گی۔ یہ الکوحل جس کو حرام قرار دیا گیا ہے یہ ہماری بیماریوں کو دور کرے گی اور یہ ہمارا بھروسہ ان چیزوں پر بڑھ گیا ہے اللہ کی ذات سے اور اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ قرآن پاک میں ک کوئی بھی بیماری ایسی نہیں ہے جس کا علاج موجود نہ ہو۔ یہ حرام چیزیں جو ہیں یہ تو علاج کے لیے نہیں بنائی گئی۔ جس میں میں 65٪ الکوحل ہوتی ہے اور قرآن کے مطابق، جب ہم یہ کہتے ہیں کہ بسم اللہ پڑھ کر کوئی چیز کھائیں جب بھی آپ کوئی کھانا کھائیں اگر آپ بسم اللہ پڑھ کے کھانا کھائیں گے تو کبھی بھی بیماری آپ کو نہیں ہو گی اور جب بھی آپ کھانا کھانے بیٹھے ہو تو اپنے بزرگوں کو ضرور یاد کریں اگر وہ چلے گئے ہیں تو ان کی بخشش کے لیے دعا کریں اور اگر زندہ ہیں تب عزت کریں تکریم کریں اگر پاس ہیں تو پیار کریں دور ہیں تو دعا کریں اور اس کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم ہر کھانے سے پہلے اور کلونجی کے لیے کہا کہ اس میں موت کے علاوہ ہر چیز کا علاج ہے۔ شہد، کھجوریں اس میں شفا ہے اور انار اس کو کھائیں یہ ہمارے بہت سے مسائل کا حل کرتا ہے ور ادرک کی چائے یہ بہترین اینٹی بائیوٹک ہے۔ مسور کی دال اور نج اور دال کا سوپ یہ جسم کو گرم رکھتے ہیں ہیں اور وٹامن سی فراہم کرتے ہیں اور نیم کے ابلے ہوئے پتے، یہ بیکٹیریا کو دور کرتے ہیں اس سے اگر ہم نہاتے ہیں تو ہمارے جسم کے جراثیم مرتے ہیں اور کاٹن کے کپڑے پہنیں اور لبان اپنے گھروں میں جلائیں اور ہرمل کی دھونی اپنے گھر میں دیں یہ سٹر لائزر کھتا ہے۔ گھروں کو گرم رکھیں، صاف رکھیں ، پاک رکھیں کوئی گندگی اس کے اندر نہ داخل ہو، کوئی جراثیم اس میں نہ داخل ہو اور ہم ہر چیز اپنے گھر کے اندر لے کر داخل ہوتے چلے جاتے ہیں جراثیم سے بھری ہوئی اس میں سگریٹ بھی ہے، الکوحل بھی ہے اب پتا نہیں کون سے کون سے ڈرنکس بھی ہیں، کون سے کون سے کھانے بھی ہیں جن کا ہمیں علم بھی نہیں ہے اور یہ ہمارے اندر شعور اور آگہی کی بہت کمی ہو گئی تھی اور شکر الحمدللہ کہ اللہ نے ہمیں جگا دیا اور ہمیں شعور عطا کر دیا۔ وہ ہمیں ان شاء اللہ اس آفت سے بھی بچالے گا کیونکہ وہ رحمان ہے، رحیم ہے، رب العالمین ہے وہ ضرور اپنا کرم کرے گا تو ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں تو ہمارا بن جا ہمیں اپنا بنا لے، ہمیں اپنا بنالے گا تو ہمیں سب کچھ

مل جائے گا کیوں کہ تو ہی تو ہے جو سب کچھ دے سکتا ہے تو ہی تو ہے جو سب کا رب ہے اور پھر اگر تو سب کا ہو گیا تو پھر کیا کہنے کیا بات ہے کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

5

## ☆لاک ڈاؤن بہترین صورت☆

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ! کہ تو نے کڑا وقت ہم پہ ڈالا لیکن اس کو ختم کرنے کے بہت سے طریقے تو لوگوں کے ذریعے بھجواتا جارہا۔ہے بہت سی دعائیں، بہت سی صورتیں، بہت سے اعمال اور دراصل اعمال ہی ہیں جو ہمیں اس سے بچا کر رکھیں گے اور دعائیں اور رب پہ یقین اور ہمارا یقین جتنا پختہ ہوتا جائے گا اتنا ہمارا ایمان مضبوط ہوتا جائے گا اور جب ایمان کامل ہو گا تو ہم اس وائرس سے دور ہوتے چلے جائیں گے اور شفایابی کی طرف بڑھتے چلے جائیں گے لیکن سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ جو ہمیں ہدایات دی جارہی ہیں اس پر ہم مکمل طور پر عمل کریں اور بے شک سب کام ایسے ہیں جو پہلے کبھی نہیں ہوئے اور اب ہو رہے ہیں اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ دنیا میں کیا کیا ہو رہا ہے لیکن زمانہ قدیم میں اس طرح کے عذاب آتے رہے اتنے سو سال گزرنے کے بعد بھی اب بھی وقتاً فوقتاً عذاب آجاتا ہے لیکن کیونکہ آج کل Means of Communication اور ٹریفک کا نظام اور لوگوں سے ایک علاقے سے دوسرے علاقے تک جانے کا بہت تیز نظام ہے جہازوں کی وجہ سے، تیز ٹرینوں کی وجہ سے، ملک میں اور منٹوں میں ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں تو یہ وجہ ہے کہ پوری دنیا میں اب یہ وائرس پھیل گیا ہے کیونکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بآسانی اور جلدی آتے جاتے رہتے ہیں اور اب انشاءاللہ اس پہ بھی کنٹرول کیا گیا ہے اور اس کی بہترین صورت لاک ڈاؤن ہے اور اپنی اپنی جگہ، اپنے اپنے گھروں میں رہیں۔بے شک اس سے بہت سی پریشانیاں بھی لاحق ہوتی ہیں لیکن وہ ہمیں دیکھنا پڑے گا کیونکہ جس حرم شریف میں زلزلہ نہیں آسکتا، جسم مکہ میں دجال داخل نہیں ہو سکتا، جس مکہ میں قوم لوط پر عذاب کے لیے بھیجے گئے پتھر باہر فضا میں اس آدمی کے انتظار کیلئے معلق رہے جن پر گرنے کا ان کو حکم تھا اور جب وہ آدمی حرم سے نکلتا تو جو پتھر جس پر گرنا تھا اسی پر ہی گرتا۔اس مقام میں آج امت مسلمہ ایک عام سے وائرس سے خوفزدہ ہے اور جس کعبہ میں بیت الٰہی اس قدر مضبوط ہے کہ عورت اور مرد اکٹھے طواف کرتے تھے اور ایک دوسرے پر نظر

اٹھانے کی جسارت نہیں کر سکتے۔ اے امت مسلمہ ! ہم اپنے مقام کو بھول گئے ہیں اپنے مقام کو پہچاننے کی کوشش کریں۔ ہماری ثابت قدمی دیکھ کر باقی مذاہب نے اسلام قبول کرنا تھا ہم خود اس قدر بے یقین ہو گئے ہیں جس کا کعبہ ہے، جس نے ہمیں عبادت کے لیے پوری دنیا کے انسانوں میں ہمیں طواف کے لئے منتخب کیا ہے کیا وہ ہماری حفاظت نہیں کر سکتا؟۔ ایک مسلمان کی طاقت یہ ہے کہ وہ آج سے چودہ سو سال قبل اس پتھریلی سرزمین عرب کے ملنے پر اپنی نافذ کردہ عدل و انصاف کی یادہانی کے سلسلے میں اس پر ضرب مارے اور آج تک اس زمینِ عرب پر زلزلہ نہیں آیا تو کیا ہم اپنے پختہ ایمان اور عمل و کرونا وائرس کو نیست و نابود نہیں کر سکتے ہم یہ ثابت کریں گے کہ ہم وہ خاص لوگ ہیں کہ ایک مسلم کے منہ سے جب تلاوت خداوندی جاری ہوتی ہے تو فرشتے اس مسلم کے منہ کو بوسہ دینے کے لیے رشک کرتے ہیں تو یہ بھی مسلمان اللہ اکبر منہ سے کہتا ہے تو شیطان اس کے کوسوں دور ہو جاتا ہے اور جب یہ مسلم فراغ دلی سے اپنے مسلم بھائی کو دل سے لگاتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اللہ ان کی اس ادا کو دیکھ کر دونوں کے سابقہ گناہوں کو دھو ڈالتا ہے یہ مسلمان جب جمعہ کے وقت مسجد میں اکٹھا ہوتا ہے مسجد کے دروازے پر قدم رکھتا ہے فرشتے اس کو مسجد میں آنے والے کے لئے آنے والے وقت کے لحاظ سے سے سونے اور چاندی کے اوراق میں حاضری لگانے کے سلسلے میں آدمی کا نام تحریر کرتے ہیں۔ جب مسلم وضو کرتے ہوئے جس عضو کو دھوتا ہے۔ تو ہر عضو سے گناہ پانی کے ساتھ بہتے چلے جاتے ہیں۔ تو پیارے نادان بھائیوں اور مسلمانوں کیوں مساجد اور حرمین شریف سے خوف کھانے لگے ہو اس ذات کو حاضر ناظر رکھ کر بلا جھجک اپنی عبادتیں اچھی خوش اسلوبی سے اپنے اپنے گھروں میں ادا کرو بے شک آج کل اکٹھا ہونا درست نہیں ہے۔ خوف ضرور ہے لیکن اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے اور اپنی اپنی جگہ عبادت کرنا نہ چھوڑو تھوڑی سی دیر الگ رہو الگ عبادت کرو تاکہ کہ ہم اس کرائسس سے نکل سکیں۔ اللہ تعالی کی ضمانت ہے کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے اور ذوق عبادت رکھتا ہے۔ وہ شخص اس وائرس سے فنا نہیں ہو گا وہ انشاءاللہ قائم و دائم رہے گا لیکن یہی ہے کہ شعور اور آگہی کا یہی تقاضہ ہے کہ وہ چیزیں جن سے منع کیا جارہا ہے اس سے ضرور منع ہوں اور گریز کریں اور وہ تمام احتیاط ضرور برتیں۔ جس سے عادتوں کے ہم پرانے عادی ہیں۔ لوگوں سے ہاتھ ملانے، گلے ملنے اور ایک دوسرے کو پیار سے بوسہ دینے کی ان عادتوں کو چھوڑ دیں اور آئسولیشن میں کچھ دن رہیں اور کچھ دن کے لیے اپنے آپ کو گھروں تک محدود کرلیں تاکہ یہ آفت، یہ بلا

ختم ہو جائے لیکن اپنے رب کو یاد کرنا نہ چھوڑیں۔ 24 گھنٹے اس کو پکاریں۔ ان شاء اللہ جو شخص اس پر یقین کامل رکھتا ہے اور اپنے رب کے ساتھ اس کا رابطہ ہے وہ کبھی بھی کسی بیماری اور پریشانی کا شکار نہیں ہو گا ان شاء اللہ تعالی اور یہ امت مسلمہ کے لیے ہیں اللہ تعالی اس کے ذریعے ہی اس کو شکست دے گا اس بیماری کو اور ان کے ذریعہ سے ہی ایسا علاج اور ایسا طریقہ دریافت ہو گا جس سے یہ پوری دنیا سے ان شااللہ ختم ہو جائے گا۔ اے اللہ! تو ہمیں اپنا بنا لے اور اے اللہ پاک جس طرح تو نے ہمیشہ مسلمانوں کو سرخرو رکھا ہے اس امتحان میں اس آزمائش میں بھی سرخرو رکھنا اور اپنی رحمتیں اور کرم کرنا اور تو ہمارا بن جانا اگر تو ہمارا ہو گیا تو ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

# 6

## ☆یقینِ کامل☆

شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ ! کہ ہم امت محمد یہ سے ہیں اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں بھی اور وصال کے وقت تک بھی اپنی امت کے لئے یقینا پریشان رہے اور وہ وہاں بھی وہ اپنی امت کے لئے یقینا پریشان ہوں گے اور اپنی امت کے لیے دعا کر رہے ہوں گے۔ وہ نبی جس نے اپنے وصال تک دعا مانگی اور جن کے بارے میں یہ ایک واقعہ پڑھ رہی تھی کہ جب روز محشر ہو گا اور اور میکائیل اور جبرائیل علیہ السلام زمین پر تشریف لائیں گے اور ان کے ہاتھ میں تاج ہو گا اور براق ہو گا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر رہے ہوں گے اور گھبراہٹ میں ان کو پتا نہیں لگے گا کہ کس طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور زمین سے پوچھیں گے اور زمین بھی گھبرائے گی اور آخر اسے نہیں پتہ ہو گا اور آخر ایک طرف سے نور نظر آئے گا جب آپ وہاں جائیں گے تو وہاں آقا اپنے مزار کے باہر تشریف فرما ہوں گے۔ آپ ان کو کہیں گے اور براق پہنائیں گے۔ آپ ان کو تاج پہنائیں گے اور اس کے بعد اس وقت بھی آپ پوچھیں گے کہ میری امت کا کیا حال ہے ؟ تو وہ کہیں گے کہ آپ کی امت ابھی تو صرف آپ باہر آئے ہیں۔ آپ کی امت تو ابھی قبروں میں ہی ہے ابھی قبروں سے باہر آئیں گے۔ آپ کو امت کی ہی خبر ہو گی اسے کے بعد جب آپ تشریف لے جائیں گے اللہ کے پاس اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جانے سے پہلے کہیں گے میں پہلا وہ ہوں کہ جس سے زمین پھٹے گی اور پھر جب آپ کو جبرئیل علیہ السلام کہیں گے کہ چلیئے آپ براق پر تشریف رکھیے، تاج پہنیں ، کمرِ شفاعت باندھ کر میدان میں تشریف لے چلیں تو امت بھی آپ کے ساتھ جائے گی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وہاں پہنچیں گے وہاں سجدہ کریں گے اللہ تعالی کو۔ اللہ تعالی کی حمد و ثنا کریں گے تو وہاں پہ ندا آئے گی کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ! آج کا دن خدمت یعنی عبادت کا نہیں ہے بلکہ عطا و نعمت کا دن ہے سجود کا دن نہیں، سخاوجود کا دن ہے سر اٹھا سرور صلی اللہ علیہ وسلم اور شفاعت کا سہرا تیرے گلے میں تو کہتا جا میں چھوڑتا جاؤں گا تو کہتا جا میں چھوڑتا جاؤنگا

اس لیئے کہ تو نے دنیا میں وہ کر دیکھا ہے جو میں نے کہا آج ہم آپ کو وہی دیں گے جو آپ چاہیں گے تجھے تیرا رب وہ دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا سبحان اللہ اور آپ اپنی امت کی شفاعت کریں گے، آپ اپنی امت کے لئے مغفرت مانگیں گے، آپ اپنی امت کے لیے دعا کریں۔ تو سبحان اللہ جس کا ایسا نبی جس امت کے لیے مغفرت مانگنے والا، اس امت کو فکر نہیں کرنا چاہیے۔ اپنے عمال کو درست کرنا چاہیے۔ اپنے رب سے توبہ کرنی چاہیے اپنے رب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہونے کا یقین دلانا چاہیئے اور اپنا عمل ایسا کرنا چاہیے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتا گئے اور تا کہ ہمارے اوپر کرم ہو جائے کہ جب ہم اللہ تعالی کی طرف رجوع ہوئے ہیں اور رات کے وقت سب جگہ سے اذانوں کی آواز آرہی ہوتی ہے رات دس بجے کے بعد لوگ اذان دینا شروع کرتے ہیں کہتے ہیں جب کوئی بلا آتی ہے تو لوگ اذانیں دیتے ہیں کہ اللہ اس سے متاثر ہو اور اس کا نام سب دنیا میں گونج رہا ہے اور نماز کی طرف بلا رہے ہیں تو اپنے اعمال ٹھیک کر لیں اپنے آپ کو واقعی نماز کی طرف راغب کر لیں تا کہ اللہ تعالی ہمیں معاف کر دیں تو ابھی میں سن رہی تھی کہ الحمدللہ یہ ایسی بیماری نہیں ہے کہ جو نا قابل علاج ہے اللہ تعالی کرم کرے گا۔ چائنیہ میں بھی جو مریض مرے ہیں ان کا پوسٹ مارٹم کر کے اب انہوں نے ختم کر دیا ہے اپنا لاک ڈاؤن اور دیکھا ہے کہ انہوں نے جو ریسپائریٹری سسٹم میں جو گڑبڑ ہوتی ہے کہ جس کی وجہ سے یہ پرابلم ہوتا ہے جو ایک پتلا سا بلغم نما چیز ہمارے بچے کے گلے میں پھنستی ہے وہ اس چیز سے شروع ہوتا ہے اگر ہم گرم پانی پینے سے وہ سائنسز اندر جاتا جاتا ہے تو پھر وہ نرم ہو کے وہ اندر چلا جاتا ہے تو وہ چیز میدے میں چلی جاتی ہے۔ معدے میں ایک ایسی چیز ہے جو اس کو خارج کر دیتی ہے پھیپھڑوں میں نہیں جانے دیتی۔ تو یہ اگر ہم بار بار گرم پانی پییں اور قہوہ پئیں ادرک کا، دار چینی کا اور اور چھوٹی الائچی ڈال کے کے اس کا قہوہ بنا کے ہم پیے ہیں تو اللہ تعالی اسے شفا دیتے ہیں اور بھاپ لیں اور گرم پانی پیئے۔ غرارے کریں یہ ساری چیزیں ہمیں اس وائرس سے بچا سکتی ہیں ہیں اور اس کے بعد رب کریم سے دعا کریں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے، توبہ کرتے تھے، استغفار کرتے تھے تو ہمیں اس میں کیا حرج ہے کہ ہم اپنے رب کے حضور معافی نہ مانگیں۔ ہمارا رب جو رحمان ہے، رحیم ہے، کریم ہے، غفور الرحیم ہے، تواب الرحیم ہے، سمیع الدعاء ہے تو اس کے آگے دعا مانگتے رہیں مانگتے رہیں، مانگتے رہیں تو انشاءاللہ تعالی تو اس کے آگے کوئی بھی ایسی بلا آجائے وہ باقی نہیں رہے گی ان شاءاللہ تعالی وہ نیست و نابود کرے گا اور یہ سب اللہ کا کرم کرے گا

صرف آپ کا اللہ پہ یقین کرنا ضروری ہے، یقین کامل ہو، یقین اتنا کامل کریں کہ وہ الحمد ہو جائے اور وہ کن کہہ دے تو یہ بندہ تیری راحت میں کھو جائے تو یہ چاہت چاہیے، راحت چاہیے، الفت چاہیے اللہ کی۔ تو اے اللہ! تو ہمارا بن جا۔ ہماری دعاؤں کو سن لے ہ، ماری فریاد کو سن لے، ہمارے دل مطمئن ہیں۔ اطمینان میں ہیں کیونکہ تو ہمارے ساتھ ہے تو نے ایک سکون ہمیں دیا ہے اپنے ذکر سے، اپنی محبت سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے، تو ہمارا بن جا اگر تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

7

## ☆احتیاط لازم ہے☆

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ ! اللہ جو بھی وقت گزر جائے تیری رحمت کے سائے میں وہ وقت بہترین وقت ہے جس وقت پہ تو نے کرم کیا، فضل کیا بندوں پہ، اپنی رحمت کی اور اللہ تعالی جو مشکلات بھی آ رہی ہیں ان میں تو رحمان بن کے، تو ہم پہ رحمانیت کرنا اور رحم اور کرم ہی کرنا، فضل ہی کرنا، اپنی پناہ میں رکھنا، شر سے، نفس سے، بلاؤں سے، آفات سے، آفاتِ ارض سے، ہمیں بچا کے رکھنا اور ہمیں توفیق عطا فرمانا ہمارے سب بہن بھائیوں کو، ہمارے لوگوں کو، وہ جس طرح چھٹیاں منا رہے ہیں اور یہ جو گھروں میں بیٹھنے کا حکم حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے اس کا مقصد سب کو محفوظ رکھنا ہے اس لیے کہ ہمیں علم نہیں کہ کس کس میں یہ وائرس ہے اور اس لیے یہ احتیاط بتائی جا رہی ہیں کہ اگر آپ گروسری کے لیے جاتے ہیں میڈیکل سٹور پر جاتے ہیں کسی ضروری کام کے لیے نکلتے ہیں۔ تو ماسک پہنیں اور گھر آ کے ہاتھ دھوئیں اور پھر یہ پانچ پانچ، چھ چھ لوگ ایک ایک گاڑی میں جانے کا کیا مقصد ہے۔ یہ تو ایک پکنک ہے اور ہمارے لاہور والے تو بہت ہی جیالے ہیں۔ جن دنوں جنگ ہوا کرتی تھی اور بلیک ہوا کرتا تھا تو یہ لوگ جہاد کرنے کا تماشہ دیکھا کرتے تھے تو کہیں پہ کوئی سگریٹ جلا کے، کوئی سگریٹ پی کے کوئی نشاندہی کر رہے ہوتے تھے۔ کہ یہاں پہ کوئی کوئی آبادی موجود ہے اپنی جان کی پرواہ نہیں ہوتی تھی تو یہی آج کل بھی نظر آ رہا ہے کہ اس کو سنجیدگی سے لے ہی نہیں رہے تو اس میں مجھے مولانا رومی کی ایک حکایت یاد آ رہی ہے جو ان حالات میں ثابت آتی ہے کہ ایک شخص طوفان کی آمد کے پیش نظر ایک درخت کے نیچے پناہ لیے کھڑا تھا ایک دوسرا شخص پاس سے گزرا تو کہا تم میاں جب طوفان آتا ہے تو بجلی گرنے کا امکان درختوں پر زیادہ ہوتا ہے اس نے کہا میرا رب مالک ہے دوسرا شخص اس نے بھی یہی کہا اس نے اس کو بھی یہی جواب دیا۔ تیسرا شخص گزرا اس نے بھی یہی کہا کہ کہ اس نے اس کو بھی یہی جواب دیا غرض یہ کہ طوفان آیا، بجلی چمکی، گرجی اور اس درخت پہ گر گئی اور وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ یہ سارا منظر ایک بندہ خدا دیکھ چکا تھا اس نے کہا کہ اس

بندے کا اللہ پر اتنا ایمان تھا پھر بھی اللہ نے اس بندے کو کیوں نہیں بچایا۔ تو مولانا فرماتے ہیں کہ وہ تین بندے بھی تو اللہ نے ہی بھیجے تھے کہ اس کو بچاؤ۔ مگر اس شخص نے نہ مان کر خود اپنی تباہی کی ہے۔ تو ہمیں سبق سیکھنا چاہیے اس بات سے کہ اللہ تعالی تو بیشک بچانے والا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ جب کوئی تمہیں بتاتا ہے کہ یہ چیز نقصان دہ ہے تو اس سے احتیاط لازمی ہے احتیاط کرنا چاہیئے اور اگر ہم اس سے حتیاط نہیں کریں گے تو ہم خود اس کا شکار ہو جائیں گے۔ بہت سارے لوگ کہتے ہیں اور یہ سچ بھی ہے کہ جانوروں کو پہلے سے کسی طوفان کا، کسی خطرے کا، جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے اس کا علم ہو جاتا ہے اور وہ کوئی نہ کوئی ایسا عمل کرتے ہیں یعنی کوئی آواز نکالتے ہیں یا اپنی دم ہلاتے ہیں کوئی اپنے سر کو ہلاتے ہیں۔ جس سے ان جانوروں کو جو لوگ پالتے ہیں ان لوگوں کو علم ہو جاتا ہے کہ اب کیا ہونے والا ہے یہ جانور ایسا کرتے ہے تو کیا ہونے والا ہے۔ ان کو تو کوئی علم نجوم نہیں دیا گیا۔ اللہ تعالی نے ان میں یہ حس رکھی ہے کہ وہ آنے والے طوفان سے آنے والے خطرات سے، اللہ تعالی ان کو باخبر رکھتا ہے تو نصیر الدین طوسی جو ریاضی کے ماہر گزرے ہیں۔ کسی ولی سے ملاقات کرنے گئے۔ کسی نے بزرگ سے عرض کی یہ دنیا کا بہت بڑا عالم ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ اس میں کیا کمال ہے انہوں نے کہا کہ یہ علم نجوم میں کامل ماہر ہیں تو فرمایا سفید گدھا اس سے زیادہ نجوم جانتا ہے تو اتفاق دیکھئے کہ وہ ایک چکی والے گھر میں پہنچا یہاں بہت سے گدھے تھے گدھے والا بولا آج سخت بارش ہو گی اندر آرام کرو۔ اس نے پوچھا کہ تجھے کیا خبر تو اس نے کہا کہ جب میرا گدھا اپنی دم تین دفعہ ہلاتا ہے تو سخت بارش ہوتی ہے آج اس نے تین دفعہ دم ہلائی ہے چنانچہ کچھ دیر بعد بارش ہونے لگی۔ تب یہ نادم ہوا کہ واقعی گدھے بھی علم نجوم والے سے بھی زیادہ علم رکھتے ہیں۔ ہوا میں اڑنا، دریا پر چلنا، بڑا عالم ہو جانا کوئی کمال نہیں ہے کیونکہ مکھی بھی اڑتی ہے، مچھلی بھی تیرتی ہے۔ چیل آندھی کو اور مینڈک بارش کو پہلے سے ہی معلوم کر لیتے ہیں یہ اوصاف جانوروں میں بھی ہیں۔ بڑا علم شیطان کو بھی تھا۔ تصوف، فقیری اور اطاعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوتی ہے اور دیکھیں اس کو مان تھا اپنی ریاضت پہ کہ میں اتنا بڑا عالم ہوں اور میں اللہ تعالی کا اتنا نیک بندہ ہوں۔ اس نے اللہ کا حکم نہیں مانا اس نے سجدہ نہیں کیا۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تصوف، فقیری اور اطاعت ان پہ ختم تھی اور ریاضت کیا ہے؟ اللہ تعالی سے لو لگانا، اللہ سے لو لگانا۔ یہ علم نجوم وغیرہ یہ سب کچھ کہنے کی باتیں ہیں یہ علم ہے۔ لوگ جانتے ہیں اس کے بارے میں بات کرتے ہیں لیکن سب سے بڑا عالم وہ ہے جو اپنے رب سے لو لگاتا

ہے اور اپنے رب سے مانگتا ہے اور جو اپنے رب کے خیال میں گم رہتا ہے، تصوف، تصور میں رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں جو تصور یار میں گم رہتا ہے جو عاشق ہے اللہ تعالی کا، اس کے تصور میں گم ہے اور یہ عبادت ہے اور اسی کو دیکھنا، اسی کو سننا، اسی میں گم ہونا، حقیقت، معرفت اور طریقت ہے عبادت، حقیقت، معرفت، طریقت، شریعت یہ سب مختلف اقسام ہیں کہ ہمارے عبادت گزار لوگوں نے جو مختلف طریقے بنائے ہوئے ہیں اور یہ سب اس پر مشتمل ہیں۔ یہ چراغ ہیں یہ دین کے اور اس میں لوگ مختلف طریقوں پر چل رہے ہیں کوئی شریعت پہ ہے۔ کوئی طریقت پہ ہے۔ کوئی معرفت پہ ہے۔ کوئی حقیقت پہ ہے۔ کوئی عبادت پہ ہے اور کوئی عشق میں مست ہے۔ تو اللہ تعالی تو ہمیں اپنا عاشق ہی بنائے رکھنا۔ ہمیں اپنی محبت میں ہی گم رکھنا۔ ہمارے ایمان کو، یقین کو کامل بنائے رکھنا اور ہم تیرے ہیں جو کچھ سنیں۔ تجھ سے سنیں، جو بات مانیں تو تیری ہی مانیں۔ جو تو کہے تو اسے تسلیم کریں۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتا کر گئے اسی کو مانیں تو اسی میں ہماری نجات ہے تو ہم سب پر کرم کرنا مصیبت کی گھڑی ہے اس کو ٹال دے، اس کو ختم کر دے اور اپنی رحمت سے اپنا بنا لے اگر تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

8

## ☆انسان کی لطیف تخلیق☆

شکر الحمد اللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ اللہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ امت محمدیہ میں سے ہیں اس لیے کے وہ جو سب کچھ ایک بہت بڑی تحقیق کے بعد سائنسدان آج دریافت کر کے بتا رہے ہیں وہ ہمیں سب کچھ قرآن مجید کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اللہ تعالی نے ہمیں بہت پہلے بتا دیا اور یہ علم آج اتنی تحقیق کے بعد سائنسدانوں کی سمجھ میں آرہا ہے بہت تہلکہ خیز دعویٰ کیا گیا ہے کہ انسان اس دنیا اس سیارے کا رہائشی نہیں ہے بلکہ اسے کسی دوسرے سیارے پر تخلیق کیا گیا اور کسی وجہ سے اسے اصل سیارے سے موجودہ سیارے پر پھینک دیا گیا اور سوچیے کہ یہ تحقیق کس کی ہے ڈاکٹر ایلس جو کہ ایک سائنسدان جو ایک محقق، مصنف اور امریکا کے نامور ایکالوجسٹ ہیں اور اس کی ایک کتاب میں ان کے الفاظ پر غور کیجیے کہ یہ الفاظ وہ کہہ رہا ہے جو کسی مذہب پر یقین نہیں رکھتا۔ اس کا کہنا ہے کہ انسان جس ماحول میں پہلی بار تخلیق کیا گیا اور جہاں یہ رہتا رہا ہے وہ سیارہ، وہ جگہ اس قدر آرام دہ اور پر سکون اور مناسب ماحول والی تھی جسے Vip کہا جاسکتا ہے وہاں پر انسان نرم و نازک ماحول میں رہتا تھا اور اس کی نازک مزاجی اور آرام غرض طبیعت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے اپنی روٹی روزی کے لئے کچھ بھی تردد نہیں کرنا پڑتا تھا یہ کوئی بہت ہی لاڈلی مخلوق تھی۔ جسے اتنی آسان لگژری لائف میسر تھی وہ ماحول ایسا تھا کہ جہاں سے سردی اور گرمی کی بجائے بہار جیسا موسم رہتا تھا اور وہاں پر سورج جیسے خطرناک ستارے کی تیز دھوپ اور الٹراوائلٹ ریز بالکل نہیں تھی جو اس کی برداشت سے باہر تھی تب اس مخلوق انسان سے کوئی غلطی ہوئی اور اس کے کوئی سی غلطی کی وجہ سے اس آرام دہ اور عیاشی کے ماحول سے نکال کر پھینک دیا گیا تھا جس نے انسان کو سیارے سے نکالا ہے لگتا ہے وہ کوئی انتہائی طاقتور ہستی تھی جس کے کنٹرول میں سیاروں ستاروں کا نظام بھی تھا ۔جس کو چاہتا جس سیارے پر چاہتا، سزا یا جزا کے طور پر کسی وقت بھجوا سکتا تھا۔ وہ مخلوقات کو پیدا کرنے پر بھی قادر تھا۔ ڈاکٹر سلور کا کہنا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ زمین کسی ایسی جگہ کی مانند تھی جسے جیل قرار دیا جاسکتا ہے۔ جہاں پر صرف مجرموں

کو سزا کے طور پر بھیجا جاتا ہو کیونکہ زمین کی شکل میں کالا پانی جیل کی طرح ہے خشکی کے ایسے ٹکڑے کی شکل جس کے چاروں طرف سمندر رہیں وہاں انسان کو بھی بھیج دیا گیا۔ وہ ڈاکٹر سلور ایک سائنٹسٹ ہے جو کہ صرف مشاہدات کے نتائج حاصل کرنے کے بعد کوئی رائے قائم کرتا ہے اس کی کتاب میں سائنسی دلائل کا انبار ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ اس کے دلائل کی بڑی وجہ جن پوائنٹس پر ہے جن میں سے چند ایک ثابت شدہ ہے۔

نمبر 1۔

کہ زمین کی کشش ثقل اور جہاں سے انسان آیا ہے اس جگہ کی کشش ثقل میں بہت زیادہ فرق ہے اور جس سیارے سے انسان آیا ہے وہاں کی کشش ثقل زمین سے بہت کم تھی جس کی وجہ سے انسان کے لئے چلنا، پھرنا، بوجھ اٹھانا بہت آسان تھا اور انسانوں کے اندر کمر درد کی شکایت زیادہ گریوٹی کی وجہ سے ہے

نمبر 2۔

انسان میں جتنے دائمی امراض پائے جاتے ہیں وہ باقی کسی ایک مخلوق میں بھی نہیں پائے جاتے جو زمین پر بس رہی ہے ڈاکٹر ایلس لکھتا ہے کہ آپ اس روئے زمین پر ایک ایسا انسان دکھا دیجئے جسے کوئی بیماری نہ ہو میں تو اپنے دعوے سے پھر بھی دستبردار ہو سکتا ہوں جبکہ آپ کو ہر جانور کے بارے میں بتا سکتا ہوں کے وہ وقتی اور عارضی بیماریوں کو چھوڑ کر کسی ایک بھی مرض میں، ایک بھی جانور گرفتار نہیں ہے۔

نمبر 3۔

کہ ایک بھی انسان زیادہ دیر تک دھوپ میں بیٹھنا برداشت نہیں کر سکتا بلکہ کچھ دیر بعد ہی اس کو چکر آنے لگتے ہیں اور اور سن سٹروک (Sun Stroke) کا شکار ہو سکتا ہے جبکہ جانوروں میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے مہینوں دھوپ میں رہنے کے باوجود نہ تو کسی جلدی بیماری کا شکار ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی اور طرح کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں جس کا تعلق سورج کی تیز شعاعوں یعنی دھوپ سے ہے۔

نمبر 4۔

ہر انسان یہی محسوس کرتا ہے اور ہر وقت اسے یہی احساس رہتا ہے کہ اس کا گھر اس سیارے پر نہیں۔ کبھی کبھی اس پر بلاوجہ ایسی اداسی طاری ہو جاتی ہے جیسے کسی پردیس پر رہنے والے پردیسی کو ہوتی ہیں چاہے وہ اپنے قریبی گھر میں، قریبی ،خونی رشتہ داروں کے پاس ہی کیوں نہ بیٹھا ہو۔

نمبر 5۔

زمین پر رہنے والے تمام مخلوقات کا ٹمپریچر آٹو میٹک طریقے سے ہر سیکنڈ کے بعد ریگولیٹ ہوتا رہتا ہے یعنی سردی اور سخت دھوپ ہے تو ان کے جسم کا درجہ اس طریقہ سے ریگولیٹ ہو جائے گا اور اگر اسی وقت بادل آجاتے ہیں تو اس کے جسم کا ٹمپریچر سائے کے مطابق ہو جائے گا جبکہ کسی انسان کا ایسا کوئی سسٹم نہیں بلکہ انسان بدلتے موسم اور ماحول کے ساتھ بیمار ہو جائے گا۔ موسمی بخار کا لفظ صرف انسانوں میں ہے۔

نمبر 6۔

انسانی سیارے پر پائے جانے والے دوسرے جانداروں سے بہت مختلف ہے اس کا ڈی این اے اور جینز کی تعداد اداس سیارہ زمین پہ پائے جانے والے دوسرے جانداروں سے بہت مختلف ہے۔

نمبر 7 ۔

زمین کی اصل رہائشی جانوروں کو اپنی غذا حاصل کرنا اور کھانا مشکل نہیں بلکہ وہ ہر غذا ڈائریکٹ کھاتے ہیں جبکہ انسان کو اپنی غذا حاصل کرنے کے لیے ہزاروں جتن کرنا پڑتے ہیں۔ پہلے چیزوں کو پکا کر نرم کرنا پڑتا ہے پھر اس کے معدہ اور جسم کے مطابق وہ غذا استعمال کے قابل ہوتی ہیں۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انسان اس زمین کا رہنے والا نہیں۔ جب یہ

اپنے سیارے پر تھا تو وہاں پر اس کو کھانا پکانے کا جھنجھٹ نہیں اٹھانا پڑتا تھا بلکہ ہر چیز کو ڈائریکٹ کھانے کے لیے استعمال کرتا تھا مزید یہ ہے کہ دو پاؤں پر چلنے والا ہے یہاں پر ایلین ہونے کی نشانی ہیں۔

نمبر 8۔

انسان کو زمین پر رہنے کے لئے بہت نرم گداز بستر کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ زمین کے اصل باسیوں کو جانوروں کو اس طرح کی ضرورت نہیں پڑتی یہ اس چیز کی علامت ہے کہ یہ انسان کے اصل سیارے کے سونے اور آرام کرنے کی جگہ انتہائی نرم و نازک تھی جو اس کے جسم کی نازکی کے مطابق تھی۔

نمبر 9۔

انسان زمین کے سب باسیوں سے بالکل الگ ہے لہذا یہاں پر کسی بھی جانور یہ، بندر یا چمپنزی کی ارتقائی شکل نہیں ہے بلکہ اسے کسی اور سیارے سے کوئی اور مخلوق پھینک کر چلی گئی ہے بلکہ انسان کو جس سیارے پر تخلیق کیا گیا تھا وہاں زمین جیسا گندا ماحول نہیں تھا اس کو نرم نازک جلد سورج کی دھوپ سے جلس کر سیاہ ہو جاتی ہے اس کی پیدائشی سیارے کے مطابق بالکل مناسب بنائی گئی تھی۔ یہ اتنا نازک مزاج تھا کہ زمین پر آنے کے بعد بھی اپنے نازک مزاجی کے مطابق ماحول پیدا کرنے کی کوشش میں رہتا ہے اور جس طرح سے اپنے سیارے پر آرام دہ اور پر تعیش بستر پر سونے کی عادت تھی وہ زمین پر آنے کے بعد اس کے لیے اب کوشش کرتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ آرام دہ زندگی گزار سکوں۔ خوبصورت، قیمتی اور مضبوط محلات اس کے ماں باپ کو میسر تھے کہ وہ اب بھی ان جیسے بنانے کی کوشش کرتا ہے جبکہ باقی سب اور مخلوقات اس سے بے نیاز ہیں اور یہاں زمین کی مخلوقات عقل سے عاری اور تھرڈ کلاس زندگی کی عادی ہیں جن کو نہ اچھا سوچنے کی توفیق ہے اور نہ اچھا رہنے کی اور نہ ہی امن و سکون سے رہنے کی اور انسان ان مخلوقات کو دیکھ کر خونخوار ہو گیا ہے جبکہ اس کی اصلیت محبت اور سکون اور امن ہے یہ ایک ایسا قیدی ہے جسے سزا کے طور پر تھرڈ کلاس دنیا پر بھیج دیا گیا ہے تاکہ اپنی سزا کا دورانیہ گزار کر واپس آ جائے۔ اب یہ ایک بہت طویل بحث ہے لیکن اتنی سی بات سنانے کے بعد یہ گوش گزار کرنا ضروری ہے کہ یہ سب باتیں ہمیں علم ہے کہ جب سجدہ کرنے اماں حوا اور آدم کو جس پودے کے پاس جانے سے منع کیا

گیا تھا انہوں نے اس کی نافرمانی کی تو انہیں زمین پر پھینک دیا گیا اور واقعی یہ جگہ جو آسمان پر جنت تھی وہ ان چیزوں ہر قسم کی چیزوں سے آزاد تھی نیوٹرل ماحول تھا آرام دہ ماحول تھا، کھان پکانے کا جھنجھٹ نہین تھا۔ سردی گرمی کا جھنجھٹ نہیں تھا۔ کپڑوں کا جھنجھٹ نہیں تھا اور اس میں انسان پر تعیش زندگی کو گزارتا تھا اور یہ سب چیزیں اتنی ریسرچ کے بعد آج سمجھ میں آرہی ہیں کہ تحقیق کے بعد اور پھر یہی بات کہ زندگی ہماری بتائی ہے کہ جب ہمیں دنیا سے چلے جائیں گے تو وہاں پر ہمارے اعمال کے بدلے میں جو جگہ ہمیں ملے گی وہ وہی جگہ ہوگی جہاں سے ہم آئے تھے جہاں سے ہم پھینکے گئے تھے وہی ہم واپس جائیں گے اور وہیں پر ویسے ہی ان شاءاللہ ہم زندگی گزاریں گے جو اللہ تعالی کی محبت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل کریں گے بہر حال یہ طویل بحث ہے کچھ تھوڑا سا ہم آپ کو مقصود تھا کہ سائنسدان جس چیز کی تحقیق کر کے آج لا رہے ہیں اور یہ جو بیماریاں، بلائے آرہی ہیں۔ یہ سب کچھ ہی ہمیں پہلے بتا دیا گیا تھا ہمارے قرآن پاک میں ہر چیز کی وضاحت کر دی گئی تھی کہ ہم تو کتنے خوش قسمت ہے کہ ہم اس نبی کے ماننے والے ہیں اس اس کے امتی ہیں ان کے امتی ہیں جن کو ہر چیز کا علم تھا اور رب، اس خالق نے ہمیں سب کو پیدا کیا ہمیں بھی پیدا کیا لیکن ہمیں سزا کے طور پر زمین پر بھیج دیا گیا۔ اللہ تعالی تو ہمارا بن جا۔ ہمارے گناہوں کو معاف کر دے خطاؤں کو معاف کر دے اور ہمیں رحمتوں کے دائرے میں ہمیں لے لے اور اللہ پاک روز محشر مجھے اپنے قریب جگہ دینا اپنے سائے میں جگہ دینا اور ہمیں وہی جگہ دینا جہاں سے ہمیں واپس بھیجا گیا اور ہمارا بن جانا اور اگر تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

9

# ☆ تحقیق غور کیجیے ☆

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ !اللہ تیرا کس منہ سے شکر ادا کریں کس زبان سے شکر ادا کریں کہ تونے ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازا اور اتنے مشکل حالات میں بھی تونے ہمیں اپنے شکر کے قابل بنایا اور یہ شکر ہم اس لیے ادا کرتے ہیں کہ تو رحمتیں نازل کرتا ہے اور تو ناراض نہیں ہوتا، ہم اتنے گناہگار ہیں، غلطیاں کرتے ہیں، خطائیں کرتے ہیں۔ لیکن واقعی تو رحمان ہے، تو ممتا ہے، تو ماں ہے، تو پیار ہے۔ تو ہماری باتوں کو جب ہم ذرا سی بھی توبہ کرتے ہیں اپنی غلطی کا ذرا سا بھی احساس کر کے ایک آنسو ہماری آنکھوں سے ٹپک پڑتا ہے۔ تو ہمیں معاف کر دیتا ہے تو یہ تیری رحمانیت کی انتہا ہے۔ تو رحمان ہے۔ لیکن ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہم تیرے سے راضی نہیں ہے۔ کیوں راضی نہیں ہے کیونکہ ہم تیرا کہا ہی نہیں مانتے۔ تو جو کہتا ہے جو تو بتاتا ہے، جو سکھاتا ہے، جو تونے سکھایا، جو تونے صحیفے میں سکھایا، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا۔ تو ہم کچھ بھی نہیں مانتے بہت کم باتیں ہیں جن میں ہم غور کرتے ہیں اور اب تو حالات آج کل ایسے ہیں کہ مسلسل ،اس قدر اس کے اوپر بولا جا رہا ہے۔ یہ جو بحران آیا ہے، وبا ہے، بلا ہے، آسمانی، ارضی، سماوی۔ کہاں سے یہ بلا آئی، کس طرح سے یہ پھوٹی۔ کون اس کے ذمہ دار ہیں؟ کس نے بنا کے یہ وائرس چھوڑا۔ یہ اللہ کی طرف سے نہیں آئی۔ یہ انسانوں نے ہی کیا بے شک مرضی تو اللہ ہی کی شامل ہوتی ہے۔ اللہ ہی کی پلاننگ ہوتی ہے۔ لیکن انسان کے شر زدہ دماغ میں ایسی چیزیں آتی ہیں تو اب تو یہ ہمارا جی چاہتا ہے کہ خاموش رہیں اور اپنے رب کے حضور خاموش رہ کے دعا مانگیں۔ اس لیے بھی خاموش رہنے کو جی چاہتا ہے کہ خون کھولتا ہے کہ اس قدر انسانیت کے اوپر ظلم ہے، کس قدر ظلم کی انتہا ہے کہ یہاں یہ توجہ ہی نہیں کی جا رہی کہ کس طرح سے جو لوگ بیچارے پریشان ہو کے پوری دنیا میں بے چین ہو کے پھر رہے ہیں اور یہ لوگ اپنی اپنی دکانیں چمکانے کی سوچ رہے ہیں۔ تو خاموشی کی بسا اوقات بہتر ہوتی ہے۔ کب خاموش رہنا چاہیے کیونکہ جب ہم غصے میں ہوں تب ہمیں خاموش ہو جانا چاہیے، جب ہمارے پاس دلائل نہ ہوں اب دلائل بھی دیکھے تو مختلف

طرح سے آرہے ہیں۔ کوئی کچھ کہہ رہاہے، کوئی کسی کو ذمہ دار ٹھہرارہاہے، کوئی امریکہ کو ذمہ دار ٹھہرارہاہے، کوئی چین کو ذمہ دار ٹھہرارہاہے، کوئی کلائمیٹ کو ذمہ دار ٹھہرارہاہے، کوئی اپنے اعمال کو ذمہ دار ٹھہرارہاہے۔ تو اب کس کی دلیل کو ماناجائے اور پھر خاموشی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اب تو جی چاہتاہے کہ کسی بات کی جب تک تحقیق نہ کی ہو تو خاموش رہنا چاہیے اس لیے کہ ہمارے الفاظ جو ہیں کسی کمزور کو قائل کرنے کے لیے نہ ہوں بلکہ ہمارے پاس ایسے دلائل اور تحقیق ہو کہ ہم ثابت کرسکیں کہ جو ہم بات کر رہے ہیں وہ ہم صحیح کر رہے ہیں اور اس وقت بھی یہ لمحہ جو ہے یہ بہت سیکھنے کا لمحہ ہے۔ سبق حاصل کرنے کا لمحہ ہے اور یہ بھی سب خاموش رہ کر دیکھتے رہیں، سیکھتے رہیں، موازنہ کرتے رہیں اور خاموشی اس وقت بھی بہتر ہے جب ہم بہت سی باتیں سن کے ہمیں سب دیوانے کی بڑ لگتی ہے اور نعوذ باللہ جب لوگ کسی مقدس چیز کا مذاق اڑانے لگتے ہیں تو اس وقت خاموش ہو جانا چاہیے۔ اپنے رب سے دعا کرنا چاہیے اور جب کوئی گناہ کی بات کو لے کر مذاق کرنے لگے تو یہ بھی اچھا فعل نہیں ہے۔ خاموش رہیئے ایسی باتیں کرتے ہوئے جو ہمارے لئے شرمندگی کا باعث بنے۔ یعنی نہ دلائل ہو، نہ تحقیق ہو، نہ بات کرنے کے لیے الفاظ ہو، نہ ہمارے پاس کوئی وجہ ہو اور ہم کسی کا مذاق اڑارہے ہوں اور جب ہماری باتوں کا غلط مفہوم لیا جانے لگے، جب دوسرے اپنے معاملات طے کر رہے ہوں تو اس وقت بھی خاموش ہو جانا چاہیے۔ جب یہ سب باتیں سنتے ہیں ہم بھی کوئی من گھڑت کہانی بنالیں ہم بھی کوئی جھوٹ کی طرف نکل چلیں اور کوئی جھوٹی کہانی بنالیں اور جب ہمارا بولنا، کسی کی دوستی کے توڑنے کا سبب بن جائے، جب ہمارے بولنے سے لوگ تنقید کرنے لگیں، جب ہم اپنی بات کو پر خلوص طریقے سے نہ کہہ سکیں کہ جب ہمیں ہماری باتوں سے اندازہ ہو کہ ہم ناواقف ہیں۔ ہم صحیح بات نہیں کر رہے اور جب بھی خاموش ہو جانا چاہیے جب ہمیں پتا ہو کہ اگر ہم یہ بات کریں تو ہمیں یہ بول کر پچھتانا پڑے گا اور جب ہم کسی بات کو کئی بار کہہ چکے ہو لیکن اس کا کوئی مطلب ہی نہ نکلتا ہو اور جب ہم کسی کی خوشامد کر رہے ہوں تو اس وقت بھی بہتر یہی ہے کہ خاموشی اختیار کریں اور جب ہمارے الفاظ کسی کے لیے ناگوار بن جائیں تو یہ تمام چیزیں زندگی میں بہت کچھ سکھاتی ہیں اور خاموشی جو ہے یہ بہت سارے مسائل کا حل ہے ہم میں سوچنے کا موقع فراہم کرتی ہے ہمیں یہ پتہ لگتاہے ہم نے کیا بات کرنی ہے اور اس کے لیے سوچتے ہیں، غور کرتے ہیں اور غور کرنے کے بعد پھر ہم کسی نتیجے پر پہنچتے ہیں اور ساری کیلکولیشن ہمارے سامنے ہوتی ہیں کہ کہاں کہاں سے کیا کہ نتائج

سامنے آرہے ہیں اور اس سے ہم کوئی بہتر نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ ایسا مثبت نتیجہ جس سے کسی کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور یا جو آج کل مسئلہ چلرہا ہے یہ کرونا کا بھی اگر ہم اس مسئلے کو حل کر سکتے ہیں۔ جتنا حل کرنے کی کوشش اور اس پر تحقیق کریں لوگوں کی باتیں سن کے بھی اور اپنے آپ مطالعہ کر کے بھی اور جگہ جگہ دیکھیں تو قدیم کتابوں میں بھی اس بیماری کا ذکر آتا ہے کئی ایسی کتابیں بھی نظر آرہی ہیں۔ لیکن سب چیزوں پر غور کرتے رہیئے۔ بس تھوڑی دیر خاموش ہو کے اپنے آپ کو اپنی توجہ کو پوری تحقیق کی طرف لگائیں اور تحقیق کے بعد کوئی نتیجہ کنکریٹ فارم میں آتا ہے تو وہ فیصلہ دیجئے جس سے پوری دنیا کو فائدہ پہنچے اور پوری دنیا آپ کی اس بات کو تسلیم کرلے۔ تو اللہ تعالی ہمیں توفیق دے کہ ہم کسی ایسے نتیجے پر پہنچ سکیں۔ جو ہمیں کوئی ایک صحیح راستہ وہ راستہ دکھائے، جو راستہ تو چاہتا ہے جو راستہ تو دکھانا چاہتا ہے، جو راستہ تو بتانا چاہتا ہے، جس راستے میں تو چلانا چاہتا ہے۔ اگر تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

10

# * حقدار کو اس کا حق دو *

شکر الحمدللہ شکر الحمداللہ شکر الحمدللہ کہ حالات بے شک بظاہر اتنے زیادہ ٹھیک نظر نہیں آتے لیکن جو اس کے نتائج سامنے آرہے ہیں وہ حوصلہ افزا ہیں کہ اللہ کا کرم ہے کہ لوگ ٹھیک ہو کے اپنے گھروں کو جارہے ہیں اور اموات بھی کم ہو رہی ہے۔ یہ آپ سب کی دعاؤں کا اثر ہیں آپ سب لوگ جو مل کے اللہ تعالیٰ سے جو دعائیں کر رہے ہیں۔ اذانیں دے رہے ہیں۔ اللہ کے آگے اپنے جھولیاں پھیلا کے ایک ایک بندہ دعا مانگ رہا ہے۔ پاگلوں کی طرح لوگ دعاؤں میں مصروف ہیں۔ تو اللہ تو بہت مہربان ہے۔ وہ تو کرم کر دیتا ہے ویسے ہی ذرا سا ایک آنسو کا قطرہ گرنے پہ اور جب اتنی مخلوق اللہ کے آگے سر بسجود ہو تو اللہ اپنی رحمت کیسے نہیں کرے گا۔ بہت طرح کے مشاہدات بھی ہو رہے ہیں کہ اللہ تعالی کیا معاملہ رکھنا چاہتا ہے کہ اس کا ارادہ کیا ہے۔ کیا وہ اپنے بندوں کے ساتھ برا کرنا چاہتا ہے یا راہ راست دکھانا چاہتا ہے؟ آج یہ جو ہلچل ہے آسمان پہ بھی ہے، زمین پہ بھی ہے۔ ہر جگہ ایک شور ہے ایک شور مچا ہوا ہے۔ ایک پریشانی ہے ایسا لگتا ہے کہ جیسے آسمانی مخلوق بھی آپس میں گفتگو کر رہی ہے کہ یہ بندے نے کیا کیا ہے جس کی کیا سزا اللہ تعالی دینا چاہ رہا ہے یا انہیں ہدایت دکھانا چاہ رہا ہے۔ اب یہ دونوں طرح کی صورتیں سامنے آتی ہیں میدان میں وہ لوگ بھی آگئے ہیں۔ جو رضاکارانہ طور پر پر اور جو مخیر حضرات ہیں اور جو اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں۔ جو بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔ بے لوث محبت دے رہے ہیں اور اپنی گاڑیوں میں بھر بھر کے کھانے لوگوں کے گھروں میں پہنچا رہے ہیں جہاں پہ کھانا نہیں ہے اور ایسے بھی لوگ ہیں جو جگہ جگہ ٹرک لے کر پہنچتے ہیں۔ لوڈر لے کر پہنچتے ہیں اور وہاں سے شناختی کارڈ وغیرہ جمع کر کے اور کبھی کہتے ہیں کہ یہ راشن بیواؤں کے لئے ہے اور کبھی کوئی بہانہ بناتے ہیں۔ کبھی کوئی بہانہ بناتے ہیں اور لوگ ان کو تکتے رہ جاتے ہیں اور وہ ٹرک لے کر آنکھوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اور وہ لوگ بلکتے بلبلاتے رہ جاتے ہیں۔ جن کے کئی کئی بچے بھوک سے بلبلا رہے ہیں اور جن کے پاس کچھ تھوڑا بہت ہے وہ اپنا وقت گزار رہے ہیں اور کئی آبادیاں

ایسی بھی ہیں۔ جہاں پر لوگ نکل کر گھروں سے باہر آ کر رو رہے ہیں کہ ہمارے بچے کرونا سے تو کیا کرونا تو بعد میں آ کے مارے گا یہ تو بھوک سے مر گئے ہیں۔ بھوک ہمیں مار دے گی ان کے پاس کیا جو روزانہ کماتے ہیں اور روزانہ لا کے رزق دیتے ہیں اپنے بچوں کو۔ ان کی کتنی بری حالت ہے اور ان کے نام پر کتنا پیسہ جمع کیا جا رہا ہے۔ کل بھی میں دیکھ رہی تھی کہ T.V پہ دیکھتے دیکھتے ہی کتنے کروڑوں تک بات جا پہنچی تھی اسی طرح ایک جگہ سے نہیں بلکہ پتہ نہیں کتنی جگہ سے لوگ، مخیر حضرات بھی اور حکومت بھی پیسہ دے رہی ہو گی۔ اس میں حکومت کا بھی قصور نہیں ہے۔ حکومت تو پیسہ یقینا بھجوا رہی ہے لیکن ان کے نیچے لوگ کام کر رہے ہیں۔ خدارا ان لوگوں کا ضرور احتساب کیجئے۔ دیکھیے، نگرانی کیجئے کہ یہ جو کھانا ،جو راشن اور جو بھی کچھ آپ لوگ بھجوا رہے ہیں ان لوگوں کے لئے جو دیہاڑی دار ہیں۔ جو دیہاڑی کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں اور راشن ان تک نہیں پہنچ رہا۔ تو وہ جو لوگ لے کے جا رہے ہیں مہربانی فرما کر اس کے لیے کوئی نہ کوئی لائحہ عمل طے کریں جس کے تحت آپ کو بھی پتا ہو۔ لسٹیں آپ کے پاس بھی ہو۔ صرف یہ نہ ہو کے لوگوں سے شناختی کارڈ لے کے اور شناختی کارڈ کی کاپی لے کے آگے جا کے دکھا دی جائے کہ ہم وہاں راشن تقسیم کر آئے ہیں اور راشن وہاں تقسیم نہ ہوا ہو۔ یہ قابل غور بات ہے۔ ہمارے دل پسیج جاتے ہیں ایسی بات سے۔ اوپر بیٹھے لوگ تو اس بات سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ ماشاء اللہ حکومتیں تو کردار بہت اچھا ادا کر رہی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری لے رہی ہے۔ اعلان کر رہی ہے۔ بار بار لوگوں کو علاج کا بہترین انتظام کر رہی ہے۔ لیکن جو درمیان میں ایک طبقہ آ جاتا ہے۔ وہ بہت ہی لوٹ مار کرتا جاتا ہے پتا نہیں کس لیول پہ جا کے یہ کام ہوتا ہے۔ ہمیں نہیں پتا اس کا۔ لیکن ایسا ہوتا ہے حقداروں کو ان کا حق نہیں ملتا تو یہ پھر بھی اللہ کا شکر ہے کہ حالات بہتر ہو رہے ہیں۔ یہ دعاؤں کا نتیجہ ہے لیکن ہم کیا پھر کسی اور قہر کو دعوت دے رہے ہیں۔ کیا یہ مشکل، یہ عذاب ہمارے لیے کافی نہیں ہے۔ کیا لوگوں میں سے خدا کا خوف نکل گیا ہے؟ کیا لوگ صرف کھانے کے لئے کر رہے ہیں؟ کیا وہ اپنی جیبوں کو بھرنے کے لئے ایسا کر رہے ہیں لیکن فرض کیا کہ اگر ہم کسی کا حصہ لے کر کھا بھی جاتے ہیں تو وہ ہم کتنے دن کھا لیں گے؟ کتنے دن ہم خرچ کر لیں گے۔ کتنے دن ہمارے کام آئے گا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہم اللہ کی راہ میں اپنے حصے میں سے ایک روٹی کا ٹکڑا کسی کو دیتے ہیں ہے تو رب ہمیں دس گنا کر کے اسی وقت لوٹا دیتا ہے۔ تو وہ رب ہے ،مالک ہے ،خالق ہے ،وہ انصاف کرنے والا ہے اور پھر دیکھئے کہ اگر وہ جلال میں آ گیا یہ اس کا جلال

آپ نے دیکھا ہے جس سے لوگوں میں خوف کے مارے جان نکل رہی ہے اور لوگ جو ہیں اپنے آپ کو بے بس اور بے کس محسوس کر رہے ہیں لیکن کیوں ان کے دلوں میں رحم نہیں پیدا ہو رہا۔ وہ کون سا طبقہ ہے جو لوگوں کے حق مارتا ہے ۔جو لوگوں کا حق لوگوں تک نہیں پہنچنے دے رہا۔ میں تو ایک عام سی عورت ہوں۔ صرف یہ ہے کہ درد رکھتی ہوں۔ دل میں درد ہے اور یہ درد دعا بن کے میرے دل سے نکلتا ہے اور ہر وقت یہ درد میرے دل میں ہر ایک کی تکلیف میں یہ دل بلبلا اٹھتا ہے۔ اور اب یہ تکلیف بھی سن کے بڑی آسودہ ہوں کہ اے اللہ تو ہمیں ہدایت کا راستہ دکھا دیں ہمیں اس راستے پر چلا دے کہ ہم کسی کا حق نہ کھائیں۔ اللہ پاک ہم سب کے ساتھ بھلا کرنے والے ہوں۔ بے لوث محبت کرنے والے ہوں ہم سب کو اپنا سمجھنے والے ہوں۔ سب کے ساتھ پیار کرنے والے ہوں۔ اللہ ہمارے دلوں میں پیار پید ا کر دے۔ بے لوث محبت پیدا کر دے تا کہ ہم لوگوں میں، ہر ایک کے ساتھ محبت کریں مجھے جس کی ضرورت ہے اس کو پورا کر سکیں ضرورت پوری کرنے والا تو تو ہے اور تو بھیجتا بھی ہے لیکن پھر کیا ہوتا ہے اللہ پاک سنبھال دے، اس قوم کو سنبھال دے۔ اس قوم کو ہدایت کا راستہ دکھا دے۔ اے اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہر انسان کو انسان سمجھیں اور انسان کو ان کا حق دیں۔ انسانیت پیدا کر دے ہمارے اندر انسانیت پیدا کر دے اور اگر ہم میں انسانیت پیدا ہو گئی اور اگر تو ہمارا ہو گیا تو پھر ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

11

# ☆دارالامتحان کی تیاری☆

شکر الحمد اللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ کہ تونے ہمیں امت محمدیہ میں پیدا فرمایا اور ہمیں توبہ کرنے کا طریقہ سکھایا۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کا طریقہ سکھایا۔ توبہ کے اسرار بتائے۔ رموز بتائے کہ توبہ سے گناہ کس طرح جھڑتے چلے جاتے ہیں اور استغفار انسان کو کیسے اپنے رب کے قریب کر دیتا ہے تو یہ وقت یہ جو بڑا کڑا وقت ہے جو پوری دنیا پہ آن پڑا ہے اس وقت میں اشد ضرورت ہے کہ ہم توبہ کریں۔ اللہ سے معافی مانگیں۔ معافی مانگیں گناہوں کی، خطاؤں کی یہ ہماری بداعمالیوں کی سزا ہے۔ وہ اعمال جو ہم کرتے رہے ہیں۔ جان بوجھ کر یا انجانے میں ان سب کو رب دیکھتا رہا، سہتا رہا، سمیٹتا رہا اور جب پانی سر سے اونچا ہو گیا تو اللہ نے گرفت میں لینا شروع کر دیا اور اللہ کی گرفت بھی یقیناً بے حد مضبوط ہے اور اللہ کی طرف سے آئی ہوئی اس آزمائش کے وقت میں ہمیں اسی سے معافی طلب کرنا ہے اسی سے معافی مانگنا ہے کیوں کہ ہم لوگ جو کچھ بھی کرتے رہے ہیں۔ پوری دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ اور ہم یقیناً جانتے ہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ دنیا کتنی تیزی سے برائیوں کی طرف بڑھ رہی ہے۔ انسانیت کتنی تیزی سے ختم ہوتی جا رہی ہے۔ شر پھیلتا جا رہا ہے۔ بشر نہیں رہے بلکہ شر انسان کو اشرف المخلوقات کے اس مقام سے گرا رہا ہے۔ شر کو ہی اللہ تعالیٰ نے "ب" بسم اللہ کا لفظ لگا کے ب اس کی لگا کے بشر بنایا تھا اور بشر کو بسم اللہ کرنے کے بعد آگے کی طرف سفر کرنا ہوتا ہے اچھے کی طرف۔ اللہ کی طرف تیزی سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ تو ہمیں یہ شرف حاصل ہونا چاہئے مزید شرف حاصل کرنے کیلئے ہم اللہ کی طرف بڑھیں۔ بشر بنیں، شر نہ بنیں اور شرف جب ہمیں آگے بڑھنے کا حاصل ہو جائے گا اور ہم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں آگے بڑھیں گے تو میم اس میں شامل ہو جائے گا۔ تو یہ شرف سے مشرف ہو جائے گا اب اللہ ایک ہے۔ "قل ھو اللہ احد" اس میں میم شامل ہوا تو یہ احمد بنا نا اور احمد سے محمد کا لفظ ہمارے سامنے آیا اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی طرف اور ان کے صحیفے کی طرف جو وہ لے کے

آئے اور ہم نے سفر کرنا شروع کیا اور حق، سچ بات کو سمجھنے کی کوشش کی۔ حق کے بعد "الف" واضح ہو گیا الف اللہ اور پھر "الف لام میم" یہ حروف مقطعات جو آتے ہیں جس کا مطلب ہمیں نہیں پتا۔ رب کو علم ہے ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہیں اور جب تک ہم ان کے ساتھ کھڑے رہیں گے تب تک ہم فیض یاب ہوتے رہیں گے اور اگر ان کو چھوڑ دیا تو ہم فیض یاب نہیں ہو سکتے "الا اللہ" تک نہیں پہنچ سکتے اور "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ "تک کیسے پہنچ سکتے ہیں یہ ہمارا سفر جاری ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ یہی ہمارا سفر ہے۔ دارالامتحان میں۔ دارالجزاء کی تیاری کے لیے اور یہ دارالامتحان اگر عشق کی منزل بن جائے محبت کو پالے، عشق کو پالے تو پھر کلمہ پورا ہو جاتا ہے تو بندہ اس عشق میں ڈوب جاتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم تو اے اللہ تو ہمارا بن جانا اور ہمیں ہمارے اس عشق کے امتحان میں کامیاب فرما۔ دارالجزا تیرے سامنے سرخرو ہو کے آئیں۔ ہمارے پیارے نبی کے سامنے سرخرو ہوں کہ جو راستہ انہوں نے بتایا اس پہ چلیں۔ کیونکہ اگر تو ہمارا بن گیا۔ پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہو گئے۔ تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

12

## ☆کن سے فیکون☆

شکر الحمداللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ کہ تو نے اتنے پر آشوب دور میں بھی ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائی اور اردگرد سے آنے والی آوازیں تکلیف دہ آوازیں ہمیں تیرے غیض و غضب کی جھلک ان میں نظر آرہی ہے۔ لیکن ہمیں پتہ ہے ۔یقین ہے کہ تو رحمٰن ہے اور رحیم زیادہ ہے اور قہار و جبار کم ہے لیکن جب ہمارے اپنے اعمال اس قدر بگڑ جاتے ہیں کہ ہمیں نہ اپنے پہ قابو رہتا ہے نہ ہمارے اعمال ہمارے قابو میں رہتے ہیں اور گناہ بڑھتے جاتے ہیں اور ہم خود کو خدا سمجھنے لگتے ہیں تو اس وقت قہار و جبار ہونا سامنے آتا ہے جو آج کل کرونا کی شکل میں نظر آرہا ہے تو اس کے بارے میں ہمیں جا بجا قرآن کریم میں ہمیں بتاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم اس کا شکار ہیں کہ ہم تارکِ قرآن ہیں۔ ہم نے قرآن کو پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔ قرآن کو سمجھنا چھوڑ دیا ہے۔ قرآن کے بتائے ہوئے راستے کو چھوڑ دیا ہے۔

حالانکہ تو تو فرمارہا ہے سورۃ المومنون میں کہ

"البتہ جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو یکایک تم دیکھو گے کہ اس حالت میں یہ ہر خیر سے مایوس ہیں وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں سننے اور دیکھنے کی قوتیں دیں اور سوچنے کو دل دیئے مگر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔ وہی ہے جس نے تمہیں زمین پر پھیلایا اور اسی کی طرف تم چلے جاؤ گے۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے گردش لیل و نہار اسی کے قبضہ قدرت میں ہے کہ تمہیں یہ بات سمجھ میں ہیں آتی۔ تو واقعی یہ بات ہمیں سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ ہم سمجھتے ہیں کہ جو یہ سب کچھ ہمارے قبضہ قدرت میں ہے۔ سب کچھ ہمارے اختیار میں ہے۔ ہر فیصلہ ہمارا ہے۔ ہر کام ہم نے اپنی مرضی سے کرنا ہے اور قرآن کریم کو ہم نے صرف الماریوں میں سجانے، بچیوں کی شادیوں میں استعمال کرنے اور طاقچوں میں خوبصورت غلاف چڑھا کر رکھ دینے کے لیے بنایا ہے۔ نہ ہم اس کو پڑھتے ہیں، نہ کھولتے ہیں، نہ ہم اس کو سمجھتے ہیں۔ اگر ہم اس کو سمجھتے لیں تو ہمارے اعمال ایسے نہ ہو۔ جس کی وجہ سے

ہمیں سزا کا حقدار ٹھہرایا جائے۔ لیکن جو رب رحمان ہے ہمیں اس کی رحمانیت پر پورا یقین ہے۔ بے شک وہ جب کن فرماتا ہے تو پھر معجزے بھی ہوتے ہیں۔ ایسے معجزے جن کا تصور بھی ہم نہیں کر سکتے۔ وہ اس وقت جب ہم ڈوب کے اس سے استغفار کرتے ہیں۔ معافی مانگتے ہیں۔ رحم طلب کرتے ہیں اور اس کو رحمٰن کہہ کر پکارتے ہیں کہ اے رحمان! رحم کر دے، کرم کر دے۔ پھر معجزے کن سے فیکون ہو جاتا ہے تو پھر تقدیریں بدلتی ہیں، پھر حالات بدلتے ہیں، پھر عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ لوگ دیکھتے رہ جاتے ہیں کہ یہ کیا ہو گیا۔ تو اس وقت رب کی وحدانیت کا یقین آتا ہے۔ تو پھر بھی کچھ لوگ اس وقت بھی یقین نہیں کرتے۔ لیکن جو لوگ اللہ کو مانتے ہیں اس پہ یقین رکھتے ہیں۔ اپنے رب پر بھروسہ رکھیں۔ وہ پل بھر میں نصیبوں کو بدل دیتا ہے، حالات کو بدل دیتا ہے۔ فضاؤں پہ چھائی ہوئی مایوسی، بے چینی کو سکون میں بدل دیتا ہے اور اس کی رحمتوں کے بادل برستے ہیں تو یہ وبائیں، بلائیں سب ٹل جاتی ہیں تو ہم اسی کن کے منتظر ہیں کہ وہ کن کہے گا تو فیکون ہو جائے گا اور یقینا جلدی ہو گا۔ آپ اور ہم سب مل کے بارگاہ رب العزت میں اس کے حضور دعا مانگتے ہیں کہ اللہ تو ہمارا بن جا۔ ہمیں معاف کر دے۔ استغفر اللہ ربی من کلی ذنب و اتوب الیہ۔ بار بار استغفار کیجئے۔ بار بار معافی مانگیئے۔ بار بار توبہ کیجئے۔ پھر اس کی رحمتوں کی ریل پیل اور اس کا رحمان ہونا دیکھئے، کیونکہ اگر وہ رحمان ہو گیا تو پھر تو سب کچھ ہمارا ہو گیا کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

13

## ☆پاکیزگی وطہارت☆

شکر الحمداللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ کہ تونے موت اور زندگی کا چکر ساتھ ساتھ رکھا ہے اور موت کے پیغام میں بھی زندگی کا پیغام رکھا ہے۔ زندگی کا پیغام ان لوگوں کے لئے جو تیری رحمتوں سے ناامید نہیں ہیں۔ جو تیری رحمتوں پہ بھروسہ کرتے ہیں اور دل تو خیر اس بات سے دکھتا ہے کہ جب مسجد سے اذان کی آواز آتی ہے تو کوئی جانے والا نہیں ہوتا موت کے خوف سے۔ حالانکہ جو بندہ مومن ہے وہ موت سے نہیں ڈرتا اور ہمارے تو وضو میں اللہ تعالیٰ نے وہ تاثیر رکھی ہے کہ جس کی تاکید یہ لوگ کر رہے ہیں۔ اصل میں دیکھا جائے تو یورپ میں اس قدر ہم اسے گندگی ہی کہہ سکتے ہیں کہ طہارت اور پاکیزگی نہیں ہیں۔ جن علاقوں سے یہ چائناوغیرہ سے کرونا وائرس آرہا ہے۔ وہاں نہ تو وضو کرتے ہیں نہ تو طہارت سہی طرح کرتے ہیں بلکہ ٹشو پیپر کا استعمال کرتے ہیں۔ چاہے وہ ہاتھ دھونا ہو یا گندگی کو صاف کرنا ہو تو ٹشو پیپر سے کتنی صفائی ہو جاتی ہے اور مسلمان تو پانچ وقت اپنے ہاتھوں کو پورا پورا اپنے منہ کو اپنے سر کو پاؤں کو اچھی طرح دھوتے ہیں۔ اب آپ دیکھیں کہ کس قدر ہمارے مذہب میں ہر چیز میں Wisdom ہے۔ اس کے بعد جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو پورے جسم کی ایکسرسائز ہوتی ہے۔ پہلے اچھی طرح ہم اپنے آپ کو پاک صاف کرتے ہیں اور جو شخص اپنے آپ کو پانچ وقت پاک صاف کرے گا تو اس کے اندر گندگی کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔ پھر تو وہ اپنے کپڑوں کو بھی صاف رکھے گا پاکی اور ناپاکی کا بھی خیال رکھے گا تو پھر تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی گندگی وہاں پر رہ جائے اور پھر اس سے جب رب پہ بھروسہ کرتے ہیں تو یہ اور زیادہ توکل کی بات ہے وہ توکل جو ہے رب سے ملاتا ہے۔ جو رب ہے رحمتیں برساتا ہے اور اپنے گھر میں بھی نماز پڑھ لیں تو بڑی بات ہے۔ سجدہ تو کریں کہیں بھی کریں۔ سجدہ کرنے والے تو رہیں۔ سجدہ کریں، وضو کریں اور اپنے آپ کو ہر قسم کی تکلیف اور پریشانی سے بچالیں۔ موت لکھی نہ ہو تو موت خود زندگی کی حفاظت کرتی ہے۔

جب تک موت لکھی نہ ہو تو موت نے آنا ہو تو کوئی بھی زندگی کو ختم نہیں کر سکتا۔ دنیا کی کوئی طاقت اور جب موت مقدر ہوتی ہے تو زندگی دوڑتی ہوئی موت سے لپٹ جاتی ہے۔ زندگی سے زیادہ کوئی نہیں جی سکتا۔ جس طرح اللہ تعالی نے لکھ دیا ہے، جتنا جینا ہے، جہاں جینا ہے وہ ضرور انسان جائے گا اور موت سے پہلے کوئی نہیں مر سکتا اور دنیا کے بزدلوں کو یہ بتا دیں کہ اگر میدان جہاد میں موت لکھی ہوتی تو خالد بن ولید کو موت بستر پر نا آتی۔ وہ جنہوں نے بے پناہ جہاد کیا اور یہ ایک دعا ہے کہ اللہ جو آج کل حالات ہیں تو ہمیشہ ہمارے ساتھ ہیں۔ اب بھی ہمارے گھروں میں داخل ہو جا۔ ہم تجھے پکار رہے ہیں۔ ہم تجھے بلا رہے ہیں۔ ہمارے گھر میں آ جا۔ اتر آ تیری رحمتیں اتر آئیں اور ہماری تمام تکلیفیں، بیماریاں، خوف اور دکھ سب کچھ اللہ تو لے جا۔ دور کر دے خوف کو اور ان بیماریوں کو، ان بلاؤں کو اور اللہ ہمیں بچا لے۔ ہمارے بچوں کو، ہمارے دوستوں کو، ہمارے خاندان کو، ہمارے ملنے والوں کو، ہمارے تعلق داروں کو، ہمارے ہم وطنوں کو، امت مسلمہ کو اور تمام دنیا کو۔ اللہ پاک تو ہی کرم کر سکتا ہے اللہ پاک تو ہی کرم کر سکتا ہے اور تو ہمارا بن جا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اگر تو ہمارا بن گیا رب۔ تو پھر ہمیں کوئی پریشانی نہیں۔ جس کا رب اس کا سب۔

14

## ☆امانت کی حفاظت کرو☆

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ حالات کیسے بھی ہوں لیکن تو ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ رہنمائی کرتا ہے۔ ہمیں راستہ دکھاتا ہے۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا کرتا ہے۔ یہ سنا تھا کہ اللہ پاک جب ناراض ہوتے ہیں تو سجدے کی توفیق چھین لیتا ہے۔ اللہ پاک نے امت مسلمہ پر اپنے گھر کے دروازے بند کر دیے ہیں۔ مساجد میں نہ آنے اور جمعہ کے اجتماع پر پابندی کی باتیں چل رہی ہیں اور ایسے میں وہ جن کے ذمہ امت کے رہنمائی کی ذمہ داری ہے وہ دلائل لا رہے ہیں کہ حفاظت کے لیے یہ اقدام اٹھانا پڑ رہے ہیں۔ کسی عالم دین، کسی کعبہ کے محافظ، کسی دینی رہنما، کسی قائد، کسی استاد ، کسی علامہ، کسی امیر المجاہدین، کسی جماعت، کسی مولانا، کسی خطیب کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ امت سے اپیل کرے کہ لوگو !استغفار کر لو۔ اللہ کو گڑگڑا کر منالو۔ امت محمدیہ سے اللہ ناراض ہے تو اس رب کو منالو۔ کاش کوئی رہبر اللہ کی ناراضگی کو سمجھتا کہ وہ اللہ کیوں بے وقت کی بارش نازل فرمارہا ہے۔ اس جبار نے کیوں ہم پر بیماری کا خوف مسلط کر دیا ہے۔۔ تو کیوں نہیں لوٹتے ہم رب کی طرف۔ پہلے بھی کئی بار امت کو اجتماعی توبہ کی ضرورت ہوئی۔ اب بھی ضرورت ہے رب کو منانے کی، اجتماعی توبہ کرنے کی، اللہ تعالی سے کہنے کی کہ آپ اتنے ناراض کیوں ہو گئے ہیں پیارے اللہ کہ ہم پر اپنے گھر کے دروازے بند کر دیے۔ اللہ ہم بحیثیت مسلمان آپ سے معافی مانگتے ہیں آپ الرحیم ہے، کریم ہے کہ قہار و جبار نہیں ہے اور آپ نے ہر اس آیت کے آخر میں لوگوں کو جہاں گناہوں سے منع کیا۔ وہاں خبر دی ہے کہ واللہ غفور الرحیم۔ کہیں آپ نے کہا "ان اللہ السمیع العلیم" کہیں آپ نے کہا "رب اغفر ورحم وانت خیر الراحمین" اللہ ہم معافی مانگتے ہیں۔ اے اللہ معاف کر دے، کرم کر دے، فضل کر دے، رحمتیں کر دے۔ ہم اپنے اپنے گناہ کو چھپانے کے لئے، پتہ نہیں کن کن غلطیوں کو چھپانے کے لئے۔ کس کس سے کیا کیا جھوٹ بولتے ہیں۔ کیا کیا قرضے لیتے ہیں۔ کیا کیا جھوٹ بولتے ہیں۔ کیا

اپنے اغراض دکھاتے ہیں اور خود لوٹتے کھاتے ہیں اور وہ جو ہم دوسروں کے لئے لیتے ہیں ان تک نہیں پہنچاتے۔ نہ امانتیں پہنچاتے ہیں۔ نہ امانتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ نہ عزتوں کی حفاظت ہے۔ نہ زندگیوں کی حفاظت ہے۔ معاف کردے۔ معاف کردے۔ اس وقت شدید ضرورت ہے۔ افضل کی طرف سے رحمان ہونے کی۔ لیکن عجیب ساماحول بنا ہوا ہے اور کچھ لوگ اس کو سمجھ ہی نہیں پارہے کہ یہ اللہ کا عذاب ہے کہ دیکھتے دیکھتے سامنے ہی لوگ نشے میں دھت پڑے ہیں۔لوگ حرام کھارہے ہیں۔لوگ غلط چیزیں بیچ کر اپنا پیسہ کمارہے ہیں۔اپنی جیب کی فکر کررہے ہیں۔دوسروں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں۔ دوسروں کی عزتوں سے کھیل رہے ہیں۔ دوسروں کے مال سے کھیل رہے ہیں اور ہر طرف حرام ہی حرام پھیلتا جارہاہے۔ اللہ تیری ناراضگی بجاہے لیکن کچھ لوگ اچھے بھی ہیں جو ان سب کی خاطر تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔اللہ پاک تو کرم کردے اللہ تو ہمارا بن جا معاف کردے۔ معافی دے دے۔رب ہم سے راضی ہو جا اور اگر تو ہم سے راضی ہو گیا تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

15

## * امان رب کی *

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ اللہ کہ دنیا میں اب حالات کچھ درست ہونا شروع ہو گئے بے شک ہمارے پاکستان میں اب کچھ خرابی کی طرف حالات ہیں لیکن ہمیں اللہ کی ذات سے پوری امید ہے کہ وہ اپنا کرم فرمائے گا اور ہمارے حالات مزید درست ہو جائیں گے اب جیسے چائنا میں حالات درستگی کی طرف بڑھ رہے ہیں ادھر انڈیا میں بھی سنا جا رہا ہے کہ ادھر بھی حالات بہتر ہو رہے ہیں چائنہ میں بھی کوئی نہ کوئی مرد عورت نکال لیا ہے اور دو تین ممالک میں اور حالات خراب ہیں امید ہے کہ اللہ کرم کرے گا ہمارے پاس ویڈیو دوسری جگہ سے ٹرانسفر ہو کے ایران سے ہماری طرف پہنچا لیکن اس میں زیادہ سے زیادہ ہمارے اعمال کا ذکر ہے توبہ کی بہت ضرورت ہے استغفار کی بہت ضرورت ہے اور جیسے جیسے ہم استغفار کرتے چلے جائیں گے حالات اللہ کی مدد کے ساتھ ٹھیک ہوتے جائیں گے کیونکہ سب سے زیادہ مدد کرنے والا رب کائنات ہے اور وہی ہر چیز سے بچانے والا ہے اور یہ کچھ حالات زیادہ خراب کر کے کو کچھ چیزوں سے توجہ ہٹانا بھی مقصد ہے اور یہ دیکھیے کس طرح جموں کشمیر کے انسانوں کو کیا وہ انسان نہیں تھے ان کو لاک ڈاؤن کیا اور ان کی مدد کے لیے کوئی نہیں پہنچا کہ وہ انسان نہیں تھے کہ وہ بچے نہیں تھے کہ ان کو مدد کی ضرورت نہیں تھی لیکن کیا ہمارے کان آنکھ اور دل یہ بالکل ہی بے حس ہو چکا تھے بے ضمیر ہو چکا تھے کہ ہم میں سے کوئی بھی اس کی مرمت کے لیے نہیں اٹھا اور ہر طرح کی فصل ٹیون کے لیے بند کر دی گئی ان کو دیا گیا یا اچھے لوگ ان کی مثال حرف کی ہیں ایک بحث کی طرح جو گھاس کھا کر بھی میٹھا دودھ دیتی ہے اور وہ لوگ سانپ کی طرح جو میٹھا کھا کے بھی ڈھونڈ لیتا ہے ایسے لوگوں سے بچ کے رہنا چاہیے ایسے حالات اور خراب کر دیتے ہیں اور ایک واقعہ مجھے یاد آ رہا ہے کہ بنو امیہ کا بادشاہ ملک جب ملک بن مروان جب ملک شام میں طاعون پھیلا تو وہ موت کے ڈر سے اپنے شہر سے بھاگ نکلا اور ساتھ میں کچھ اپنے خاص غلام اور فوج بھی لے لی وہ طاعون کے ڈر سے اس قدر خوفزدہ اور ہراساں تھا کہ زمین پر پاؤں نہیں رکھتا تھا بلکہ گھوڑے کی پشت پر سوتا تھا دورانے سروس کو ایک رات نیند نہیں آئی تو اس نے اپنے غلام کو کہا کہ مجھے کوئی قصہ سناؤ تو ہوشیار غلام نے بادشاہ کو نصیحت

کرنے کا موقع پا کر ایک قصہ سنایا کہ ایک لومڑی اپنی جان کی حفاظت کرنے کے لئے شیر کی خدمت گزاری کیا کرتی تھی تو کوئی درندہ شیر کی ہیبت کی وجہ سے لومڑی کی طرف دیکھ نہیں سکتا تھا اور لومڑی نہایت بے خوفی اور اطمینان سے شیر کے ساتھ دن گزارا کرتی تھی کہ اچانک ایک دن ایک عقاب لومڑی پر جھپٹا تو لومڑی بھاگ کر شیر کے پاس چلی گئی اور شیر نے اس کو اپنی پیٹھ پر بیٹھا لیا عقاب دوبارہ جب لومڑی کو شیر کی پیٹھ سے اٹھا کر اپنے پنجوں سے دبا کر اڑ گیا تو لومڑی نے چلا چلا کر شیر سے فریاد کرنے لگی تو شیر نے کہا کہ لومڑی میں زمین پر رہنے والے درندوں سے تیری حفاظت کر سکتا ہوں لیکن آسمان کی طرف سے حملہ کرنے والوں سے تجھے نہیں بچا سکتا یہ قصہ سن کر عبدالملک بادشاہ کو بڑی عبرت حاصل ہوئی اور اس کی سمجھ میں آ گیا کہ میری فوج ان دشمنوں سے تو میری حفاظت کر سکتی ہے جو زمین پر رہتے ہیں مگر جو بھلائی اور برائی آسمان سے مجھ پر حملہ آور ہوتی ہیں کی ہے ان سے نہ تو میری بادشاہی بچا سکتی ہے نہ میرا خدا نہ میرا الشکر میری مدد کر سکتا ہے اور آسمانی بلائوں سے بچانے والا اللہ کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا یہ سوچ کر عبدالملک بادشاہ کے دل سے طاعون کا خوف ہوتا ختم ہو تا رہا اور وہ رضائے الٰہی سے رات کا سکون و اطمینان کے ساتھ اپنی شاہی محل میں رہنے لگا تو یہی ہے بات اور واقعہ سنانے کا مقصد کے اللہ پاک کی رحمت پر بھروسہ کرتے ہوئے کرونا وائرس سے حفاظت کیلئے ضروری اقدامات لازمی ہے مگر خوف و ہراس مت لائیں نہ خوفزدہ ہو نہ دوسروں کو خوفزدہ کریں اور اللہ پر بھروسہ کریں استغفار کریں اپنے اعمال کو درست کرنے کی کوشش کریں اور ہم توبہ کر کے اللہ سے تہہ دل سے اپنے عمل کو بھی درست کر لیں ابھی بھی ہمارے اعمال خراب ہو رہے ہیں لوگ دوسرے لوگوں کو لوٹ رہے ہیں کرونا کے نام پر پتہ نہیں کیا کیا کھیل کھیل رہے ہیں یہ کھیل کھیلنا بند کر دیں بس یہ ہے کہ اللہ سے ڈر جائیں۔ اللہ کے خوف سے اللہ کے عذاب سے ڈریں اور اللہ تو بڑا رحمان ہے وہ اپنے بندوں پر جب وہ مانگتے ہیں تو وہ ان پر رحم کرتا ہے تو ہمارا بن جا تو اپنا ہی بنا لے تا کہ ہم تیری رحمتوں کے سائے تلے اپنے آپ کو چھپا لیں اور تو ہمارا ہو گیا تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

16

## ☆احتیاط علاج سے بہتر ہے ☆

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ اللہ کہ ہمارے قوم میں بھی شعور بیدار ہو رہا ہے آگہی پیدا ہو رہی ہے اور یہ آگہی اگر انسان میں پیدا ہو جائے تو بہت چیزوں سے اس کو بچا لیتی ہے اور سب سے زیادہ رب کائنات کی آگہی ہے کے وہ کیا ہے کیا کر سکتا ہے اور سب فیصلے سب قدرت صرف اور صرف اسی کے ہاتھ میں ہے اور یہ جو سب کچھ ہو رہا ہے یہ سب اسی کی مرضی سے ہے اب اٹلی میں دیکھ لیں ہر طرف شور ہے کس قدر زیادہ وہاں پر تباہی ہے کہ اب وہاں پے کوئی میتیں اٹھانے والے بھی صحیح طرح سے موجود نہیں ہے میت پڑی ہوئی ہے لوگوں کو اسی طرح دفن کیا جا رہا ہے ان میں بھی بہت زیادہ زور نہیں پکڑا ہے اور کا شکار ہو رہا ہے اور یہ سب کیا ہے یہ سب اللہ کی طرف سے ہے لیکن وہ رحمن ہے رحیم ہے کریم ہے وہ نہیں کچھ کرتا یہ سب ہمیں اپنے اعمال کا بدلہ ملتا ہے صلہ ملتا ہے یہ جو ہم اپنے رب کی بات کو نہیں مانتے اور اگر مانتے بھی ہیں تو دل سے نہیں مانتے اور پھر اس میں خطرہ جو ہیں اس بات کا ہے کہ جب اللہ نہ کرے کوئی اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کے لیے اس کو ائسولیٹڈ کر کے ہوسپٹل میں رکے وینٹیلیٹر کی ضرورت ہوتی ہے ہمارے پاس نہ اتنے وینٹی لیٹرز ہے نہ اتنے ہوسپٹل لیکن ہمارے رب کی کائنات بہت وسیع ہے اس کی قدرت بہت وسیع ہے ہمارا اس پر یقین بہت کامل ہے اور اس میں ہم اس کے اوپر بھروسہ کر کے اور اپنے آپ کو ہم چل رہے ہیں اسی کی وجہ سے ہم اس دنیا میں کام کر رہے ہیں چل رہے ہیں کہ کہ ہماری رضا اس کی رضا ہے اس کی رضا کی خاطر ہم سب جب ہر چیز کو ہم دیکھ بھی رہے ہیں اور برداشت بھی کر رہے ہیں اور ہمارا یقین کیونکہ کامل ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہمارے رب چاہے گا تو ہمیں کوئی بھی نقصان کسی بھی قسم کا نہیں پہنچ سکتا تو ہم اس سے بھی بچ سکتے ہیں اور اللہ نے اس سے اپنی قوموں کو بھی دکھایا اور ہم اسے رحمان سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں بچائے گا تو ہمیں بھی اس کے لیے کچھ کام کرنا پڑتا ہے کیوں کہ کبھی بھی لقمہ خود

بخود اپنے منہ میں نہیں جاتا بلکہ اٹھا کہ اسے اپنے منہ میں ڈالنا پڑتا ہے ہمیں بھی کوئی جنگی کام کرنا ہو گا اس کو مذاق نہ سمجھیں اس کے بارے میں غیر سنجیدہ رویہ اختیار نہ کریں بلکہ یہ دنوں میں سینکڑوں لوگوں کو لپیٹ میں لے سکتا ہے ہمارے ہاں دھوکا قسم کی آراء چل رہی ہیں سنجیدہ بھی ہیں اور غیر سنجیدہ بھی ہیں اور جو سنجیدہ ہیں وہ کچھ ڈرے ہوئے بھی ہیں اور ان کا یقین بھی ہے کہ جب اس کا عذاب آتا ہے تو سبھی اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری حکومت کو ہی سسٹم کو برا بھلا کہہ رہے ہیں کہ اس نے ہمیں مشکل میں ڈالا ہوا ہے کہ اس کے لئے کوئی اقدام نہیں اٹھا رہی کچھ کہتے ہیں کہ احتیاط کا فائدہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ احتیاط کا کیا فائدہ گا جب اللہ کا حکم آئے گا تو بیماری اور موت سے کوئی نہیں بچا سکتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ پہلے اسباب اختیار کرو ان کا انجام الاسباب کا انجام اللہ کے حوالے کر دو لہذا ممکن حد تک یہ اختیار ضرور کرے احتیاط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ کو باندھنے کا بندوبست کر پھر اس کے بعد اٹھے اللہ کے سپرد کرو اب آتے ہیں ہم اصل عنوان کی طرف کہ ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ کرونا کا انفیکشن تو نہیں ہوا تا کہ ہم فوری ڈاکٹر سے رابطہ کریں اور اس کے اندر کوئی اگر علامت ظاہر ہو تو ضرور میڈیکل ایڈوائزر لینا چاہئے ورنہ کوئی پریشانی کی بات نہیں سادہ نزلہ زکام ہے اپنے گھر پہ علاج کریں ہنڈریڈ گری بخار ہے تو کوئی بات نہیں صبح بخار کی دوائی کھالیں اگر کھانسی ہے تو اس کے ساتھ بلغم بھی آرہی ہے تو یہ بھی علامت نہیں اس کی تو یہ بھی ہو سکتا ہے پھیپھڑوں میں سانس لینے میں دشواری ہو کچھ روک کے سانس روکے دیکھ لیں اگر تکلیف محسوس نہیں ہو رہی تو نہیں ہو گئی ہے رہی ہے لیکن اگر آپ کو یہ جو بڑے لوگوں کو کہتے ہیں جن کو شوگر ہے دل کی بیماری ہے اور دو علامات کوئی موجود ہیں جیسے مثال کے طور پر سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ کھانسی بھی آرہی ہے اور بخار بھی ہے تو دو تین چیزیں اکٹھی ہو تو اس کے لئے پریشان ہو سکتے ہیں اس کے لیے ڈاکٹر کو دکھانا ضروری اور اپنے گھر کے اندر جہاں تک ممکن ہو اپنے ہاتھوں کو بار بار دھوئیں اور جہاں پے لوگ اکٹھے ہیں وہاں پے پبلک پلیس سے چھٹی اس لیے نہیں دیں گے کہ آپ سیٹ تفریح کے لیے باہر نکل جائیں بلکہ اس لیے دی گئی ہیں وہاں آپ اکٹھے نہ ہوں۔ اگر بہت ضروری ہو تو نکلیں باہر ورنہ گھر سے نہ نکلیں اپنے ہاتھوں کو دھوتے رہیں اور وہ ہاتھ کسی سے ہاتھ ملانے کی کوشش نہ کریں گلے ملنے کی کوشش نہ کریں تو انشاء اللہ تعالی ایسی کوئی بات نہیں ہے اللہ تعالی اپنا کرم کرے گا اور بہت سارے لوگ دعا گو ہیں اس کے لئے اور ہم بھی

اس کے لیے ہر وقت دعا کرتے ہیں اللہ سے توبہ کرتے ہیں اے اللہ اس مصیبت اور پریشانی کے وقت ہمارا ساتھ دے اور ہمیں اس مصیبت سے نکال دے اور ہمیں ہدایت کا راستہ دکھادیں جس رستے پر ہم چل رہے ہیں اگر وہ غلط ہے تو راستہ ہمارا تبدیل کر دیں وہ رستہ دے دیں جس کے چلتے تو خوش ہوتا ہے جس سے تو راضی ہوتا ہے تو ہم سے راضی تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

17

## ☆ آؤ جنت بنائیں ☆

شکر الحمد اللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ اللہ تیرا شکر ہے کہ ہو کیسا ماحول ہو کیسا بھی وقت ہو تو شکر ادا کرنے کی توفیق دیتا ہے جو ایک مسلمان ہونے کے ناطے امت محمدیہ کا ایک فرد ہونے کے ناطے تو نے ہمیں امت محمدیہ میں پیدا فرمایا اور ہماری تعلیم و تربیت ہوئی ہمارے آباؤ اجداد نے ہمیں سب کچھ کھایا اور نہ آج کل پیش ہو رہا ہے کہ جب بھی گھر میں آتے تو دادی نانی جہاں سب کا یہ سبق ہوتا تو پہلے آتے گرم پانی سے اپنے ہاتھ منہ دھو کلمہ پڑھ کے ہاتھوں پے اور کلمہ پڑھ کے ہاتھ دھو کلمہ پڑھ کے ہاتھ دھونے سے بالکل ہاتھ صاف ہو جاتے ہیں اور پھر اتنے سالوں کے بعد لوگوں نے سائنسدانوں نے تحقیق کرنے کے بعد چودہ سو سال گزرنے کے بعد کہ وہ ہاتھ وہ جو کلمہ پڑھنے سے جراثیم سے پاک ہوتے ہیں وہ سادہ پانی سے بغیر کلمہ پڑھے ہوئے بے شک صابن لگا کے آپ صاف کریں اس طرح صاف نہیں ہوتے ہیں جو کہ کلمہ پڑھنے سے صاف ہوتے ہیں تو ہم چیز یہ لوگ بھول گئے نا کہ گھر ہاتھ منہ دھو کر کلمہ پڑھ کے اپنے ہاتھ دھوئیں اور جب بھی ہم اپنے طہارت کا ارادہ کریں اور پاکیزہ ہونے کا ارادہ کریں وضو کریں اور پانچ وقت کا اور کلمہ پڑھتے رہیں تو ہمیں پاکیزگی ملتی ہے اور پھر ہم کھانا کھانے کے لیے بیٹھیں تو بزرگی ہی سکھاتے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر اپنے کھانے کا آغاز کریں اور پھر جب کھانا کھائیں تو درمیان میں کسی سے بات نہ کریں مختصر گفتگو کھانا اطمینان سے گھر کھانا کھانے کے بعد دعا پڑھیں تو شکر کریں اور کچھ نہیں تو شکر الحمدللہ کہیں اور اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں ذکر عطا فرمایا اور پھر کسی کا اچھا کام دیکھیں تو اس کو ماشاءاللہ کریں یا اچھا کام کرنے کا ارادہ کریں تو انشاءاللہ کہیں اور کسی کو اچھا کام کرتے دیکھیں تو اسے جزاک اللہ کہیں اور اگر کوئی اچھا لگے تو ماشاء اللہ کے ساتھ تبارک اللہ کہیں اور اسی طرح ہمیں ہر چیز کے بارے میں کلمات سکھائے اور شکر تو بے حساب ہر وقت شکر ادا کرنا کے جب بھی کوئی چیز آپ کو ملے پیار کریں کو ئیجو آج تک اس رب کی عطا کی ہوئی ہے تو اسی سلسلے میں ایک عورت کی کہانی بھی یاد آرہی ہے کہا یہاں میں مل کے بیٹھ کے جنت بنا رہے ہیں تو وہ

کیسے جنت بنا رہے ہیں اس کی امی نے اس کی کیسی تربیت کی تھی کہ وہ بچوں کو نیٹ کے بجائے الٹی سیدھی باتیں سکھائے ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑے باہر کے قصے سنائے کہہ دیتے آئے بیٹھے ہم جنت بناتے ہیں جنت کیسے بناتے ہیں کیسے بازار یہ پہلے وہ انکو الحمد شریف سکھاتی پھر وہ ان کو کچھ حوصلہ بڑھاتے قل ھو اللہ پڑھنے کے بعد بعد کہ اللہ تعالی کے حضور ہم حاضر ہو گئے ہیں جنت کے لیے ہم نے اگر اس جنت کو خزانے سے بھرنا چاہتے تو نہ لا حولہ ولا قوۃ الا با اللہ ہم یہ پڑھیں گے تو اس سے آنے میں اضافہ ہو گا اور پھر اس کے بعد ان کی امی ان کو کہتی کے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ بات کرنا چاہتے ہیں پیار آپ چاہتے ہیں کہ وہ آپ کو جواب دے کے اب مبارک ہاتھوں سے قیامت کے دن آپ ان کے مبارک ہاتھوں سے حوض کوثر کا پانی پئیں اور کبھی پیاس نہ لگے تو پھر میں نے اسے سکھایا کہ پھر آپ درود شریف پڑھنا شروع کرتے تو بچے درود شریف پڑھنا شروع کر دیتے ہیں تو انہوں نے کچھ دیر کے بعد سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اللہ اکبر کا ورد کیا آخر میں ان کی ماں نے کہا کہ ٹھیک ہے بچوں آج جنت میں گھر بنانے کا کام پورا ہو گیا اب جاؤ کے اب گھر میں اپنا کام کرو ہوم ورک کرو کھیلو کو دو جو تم کرنا چاہتے ہو تو کرو تو اتنے پاکیزہ خیال رکھ کر جب بچے اٹھتے تھے تو ماں کی تربیت سے ایک ماحول ہوتا ہے جس سے بچے سیکھتے ہیں آج ہم یہ سب کچھ بھول چکے ہیں اور یہی باتیں ہمیں بتائی جا رہی ہیں دوہرائی جا رہی ہے اللہ ہمیں سیکھا رہا ہے دوبارہ سے کہ یہ کوئی ہے مگر جو ہے جو انسان کو ہر قسم کی برائی سے بچاتا ہے اور یہی دیکھیں کہ بار بار دھونا بار بار کلمہ پڑھنا بار بار وضو کرنا ہمارے دین میں شامل ہے ہمارے دین کا حصہ ہے ہم سب کچھ بھول گئے تھے ہم نے اپنے بچوں کی تربیت ایسے نہیں کی تھی اور بچوں کا یہ شوق اس سے بڑھتا ہے جذبہ بڑھتا ہے اور محبت بڑھتی ہے اللہ سے اور اللہ کے رسول سے بچے پال لینا تو کوئی کمال نہیں ہوتا ملے اور وہ بڑے ہو گئے بالکل جانور بھی بچے پالتے ہیں بڑے ہو جاتے ہیں نہیں ہوتے کہ جیسے ایک اچھی ماں ایک بچے کی تربیت کرتی ہے بلکہ یہی نہیں کہ یہ تربیت کے ہر میدان میں کرتی ہے کہ اس نے کیسے کرنا ہے یہاں تک کہ وہ شادی شدہ بھی ہو جاتے ہیں تو بھی ایک اچھی ماں ان کی تربیت میں مشغول رہتی ہے تو یہی انسانوں اور جانوروں میں فرق ہو تو میں نے ہمیں پھر سے دوبارہ یہی سے یہی چیزیں سکھا رہا ہے یہی ہے چیزیں بتانا چاہتا ہے کہ یہ ہم اپنے بچوں میں یہ چیزیں یا ہم خود ہمارے اندر یہ چیزیں پیدا ہوں شکر الحمد اللہ کے تو نے ہمیں توفیق دی کے ہم تیرا شکر ادا کر کے اور ہم تیری محبت تیری رحمتوں تیری رحمتوں کا صدقہ پیارے نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ سے مانگتے ہیں اللہ پاک اک تو رحمت کر دے کرم کر دے رحم کر دے ہماری خطاؤں کو معاف کر دے اور ہمیں اپنا بنا لے اور ہمیں عمل کرنے کی توفیق دے تو ہمارا بن گیا تو اس میں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

18

## ☆عبادت کی گھڑیاں☆

شکر الحمدللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمدللہ کہ وہ لفظ زباں پر آتے ہیں جو تجھے پسند ہوتے ہیں وہ لفظ عطا کرتا ہے جس میں فائدہ ہوتا ہے وہ لفظ عطا کرتا ہے جس میں رحمت ہوتی ہیں اور ہم ہر اس لمحے کا شکر ادا کرتے ہیں جس لمحے میں تو اپنی رحمتیں اور کرم کی بارش کرتا ہے اور تو ہر وقت موجود ہوتا ہے اور اسے لیے ہم ہر لمحے شکر ادا کرتے ہیں اور ہر دن مقدس دن ہیں ہر دن میرا آج کا دن ہے ہر دن ہر رات شب قدر ہے کیونکہ وہ رات یا وہ دن جو تیری یاد میں گزارا جائے وہی ذات شبقدر بن جاتی ہے وہ رات شب معراج بن جاتی ہے جب اللہ کے بندے اللہ کے پیارے بندے صبح صادق کے وقت تیرے حضور حاضر ہو کر تجھ سے فریاد کرتے ہیں اور تیری پکار سنتے ہیں کہیں کوئی مانگنے والا اس کے پیچھے لپکتے ہیں اس آواز کے پیچھے لپکتے ہیں اور یہ آواز انہی ایک سرور ایک کیف بخشتی ہے اور وہ اپنے دل کی فریادیں لیے تیرے حضور پہنچ جاتے ہیں اور تو کتنا مہربان ہے کہ تو نے پانچ نمازیں فرض کرنے کے علاوہ اور نفلی نمازیں عطا کیں جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کی لیکن ان میں بسا اوقات اس لئے چھوڑا کے امت کو اپنے اوپر فرض نہ سمجھ لے جس میں تہجد کی نماز بھی شامل ہے لیکن بہت سے لوگ باقاعدگی سے نماز تو ادا کرتے ہیں لیکن یہ تیرا ہی کرم ہے کہ تو اس پر کرم کرتا ہے وہ توفیق حق دیتا ہے کہ وہ تیرے حضور ضرور سربسجود ہوں کیونکہ جو کیف سرور اس وقت ملتا ہے وہ کسی اور وقت نہیں ملتا ویسے تو ہر نماز میں اگر ہم بالکل اس کو قائم کرنے اور اس کو ایسے پڑھنے جیسے کہ تو دیکھ رہا ہے تو ہر نماز میں وہی سرور ہے لیکن اس وقت تیری آواز ہوتی ہے کہ ہی کوئی مانگنے والا تو ہمیں یہ لگتا ہے کہ تو ہمیں پکار رہا ہے دینے کے لیے خصوصی طور پر دینے کے لئے تو بہت سارے مجھے فرقہ کہہ لیں یا تضادات پائے جاتے ہیں کہ جیسے جیسے ماہ رجب میں ہیں جب شب معراج کے بارے میں بہت سے تضادات ہے ہمارا تعلق کسی بھی فرقے سے نہیں ہے ہمارا تعلق صرف امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے ہم ان کے ماننے والے ہیں جو ہم لوگوں نے کیا وہ ہم نے کیا اور اگر انہوں نے اس عبادت کو خصوصی عبادت نہیں بھی کہا کچھ کمزور احادیث ملی کچھ احادیث اس کے متعلق میں یا نہیں ملی لیکن عبادت سے منع کہیں بھی نہیں فرمایا کسی

عبادت سے منع نہیں فرمایا گیا سوائے چند زوال کے لمحوں کو جن کے بارے میں کہتے ہیں لیکن جن میں ہر وقت کہیں نہ کہیں یہ ٹائم ہو رہا ہوتا ہے اور لوگ ہر وقت کہیں بعض میں مصروف ہوتے ہیں بالکل تارک دنیا ہونے کو بھی نہیں کہا اور یہ سب چیزیں ساتھ لے کر چلنے کا حکم دیا گیا اور یہ ہے کہ کسی خاص اہتمام کر لیتے ہیں جیسے شب قدر کی رات ہوتی ہے جیسے کی آخری طاق راتیں شب قدر قرار دی جاتی ہیں جس میں لوگ زیادہ عبادت کا اہتمام کرتے ہیں کہ رجب کا مہینہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا اور اس کو اپنا مہینہ قرار دیتے تھے شعبان کو امت کا اور رمضان کو اللہ کا۔ کہ یہ میرا مہینہ ہے تو یہ لوگ رجب میں بعض لوگ روزہ رکھنا شروع کر دیتے ہیں نفلی نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں لیکن یہ نہیں ہوتا کہ وہ فرض نمازوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور نفلی نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں بسا اوقات اس راتوں میں خصوصی اس کا اہتمام کرتے ہیں لیکن یہ تمام کرنا بھی غلط نہیں ہے عبادت کرنا کوئی بھی کوئی بھی کسی قسم کا اللہ تعالی کی طرف سے منع نہیں ہے کہ عبادت نہ کی جائے یا کسی دن کا روزہ نہ رکھنا یا عبادت نہ کرنا یا نفلی روزہ یا درود پاک کا پڑھنا یہ سارا کچھ یہ اللہ کی طرف ہے جس کا جیسا جی چاہتا ہے جو جیسے جی چیز کو پسند کرتا ہے اور جس کا دل اللہ تعالی کے حکم سے اس طرف کو مائل ہو جاتا ہے وہ وہی عمل کرے جس سے اللہ راضی ہو جائے اللہ کو راضی کرنے والا عمل کرنا چاہیے جس سے کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچے آپ سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے مریض ہے ایک ڈاکٹر ہے مریض جو ہے پوری حالت میں ہے تو ڈاکٹر نماز کی حالت میں کھڑا ہو جائے یعنی حقوق العباد معاف نہیں کرتا۔ اللہ کے حقوق بھی پورے کریں لیکن حقوق العباد کا خصوصی طور پر خیال رکھیں اور عبادت جتنی مرضی کریں لیکن یہ ہے کہ جو ذمہ داریاں آپ کی ہیں پانچ وقت نماز کے علاوہ اپنے گھر والوں کو دیکھنا اپنے بچوں کو دیکھنا اپنے شوہر کو دیکھنا اپنی بیوی بچوں کے لئے روزی کمانا یہ سب ساتھ ہی ساتھ چلتے رہتے ہیں ۔ اور جو آج ہم سب وقت پڑا ہے وہ ہمارے اعمال کا ہی نتیجہ ہے بس استغفار کرتے رہیں استغفر اللہ اللہ اکبر استغفر اللہ اللہ اکبر استغفر اللہ اللہ اکبر اگر اللہ ہمیں معاف کر دے چاہے تھوڑی کریں چاہے عبادت زیادہ کریں کوئی پتہ نہیں کسی کی تھوڑی عبادت قبول کر لی جائے وہ کوئی پتہ نہیں جس کی زیادہ عبادت بھی قبول نہ کی جائے اور تقوی بہت بڑا ہوتا اور جو دکھاوا کرتا ہے وہ سمجھتا ہے اپنے آپ کو متقی سمجھتا ہے ہاں متقی ہونا ضرور چاہیے لیکن اس کے غرور کرنا تکبر صرف خدا کی ذات کو زیبا ہے تو اللہ ہم سب پر کرم فرمائیے ہم بڑی مشکل اور کڑے وقت میں اللہ تعالی ہم پر کرم فرمائیے

فرمایئے اللہ یہ مقدس رات ہے اور بے شک تو اپنے بندوں پر رحم ہمیشہ فرماتا ہے یا اللہ کرم کر دے تو ہمارا بن جا تو ہمیں اپنی رضا میں راضی رکھ جو تمہیں پسند ہوں کسی کا دل نہ دکھے ہے کسی کو تکلیف نہ پہنچے کسی کو پریشانی نہ ہو اور تو ہمارا بن جا اور تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا رب.

19

## ☆عالمی اتحاد و یگانگت☆

شکر الحمدللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ ابھی تک کرونا وائرس کا اتنا زور نہیں ہے خدا ناخواستہ کے جیسا اور جگہ پہ ہے اور یہ سب اس رب کی مہربانی ہے اس کا کرم ہے کہ یہ سب لوگ دعائیں کر رہے ہیں کہ کہ کتنی یکسوئی سے کتنے دل کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے ہر ایک کیلئے دعا نکل رہی ہیں اور مسلمان تو وہ ہیں جو پورے عالم کے لئے دعا مانگتا ہے سب کے لئے اللہ تعالی سب کا بھلا سب کی خیر جہاں جہاں پر بھی یہ وبا پھوٹی ہے اللہ میاں تو سب کو اپنے حفظ و امان میں اکرم میں رکھنا اور اس نے یقینا مسلمانوں پر خصوصی توجہ نظر آتی ہے اس کی کہ وہ خصوصی توجہ دے رہا ہے اور دعاؤں کو سن رہا ہے اور قرآن میں بھی ذکر آتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری بات سنوں گا اور جواب دوں گا تو یہ کرم ہے جس کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے ہے ہم اس کی رحمتوں کے سائے تلے ہیں اور ہم ہر وقت چاہتے ہیں کہ ہم ایسے کام کر سکے جو پوری دنیا کے لئے فائدے کا باعث ہو کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے ایسی دوائیں بھی ایجاد کریں کریں جو امت مسلمہ کو بھی صحت مند رکھے سکے اور عالمی دنیا میں بھی سکون اور صحت کا باعث ہو اور یہ ایک سچے مسلمان کے دل کی نشانی ہے کہ وہ اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کے بھی بہتری کی بھی توقع کرتا ہے اور پھر انسانوں کے سکون کا اور آرام کا بھی باعث ہو ایسی ایسی چیزوں کو ہم ایجاد کریں جو دنیا میں لوگوں کو سکون اور آرام فراہم کر سکے یہ سب چیزیں ذہن میں رہتی ہیں اور یہ کرہ ارض پہ جو ہمیں عالم نظر آرہا ہے دم توڑتی حیات نظر آرہی ہے تو یہ نہیں ہے کہ کسی قسم کی شکایت گلہ شکوہ یہ تو ہم خود اپنی طرف دیکھ رہے ہیں اپنے گریبانوں میں جھانک رہے ہیں کہ یہ ہماری کسی غلطی کی سزا ہے ہمیں کرہء حیات پر زندگی کو لانا ہو گا گا موت کو شکست دینا ہو گی جس سے ہم زندگی کو ممکن بنا سکیں جس کے لئے ماحولیاتی آلودگی سے بھی ہمیں بچانا ہو گا اور یہ جو ہم طریقہ کار اختیار کر رہے ہیں یہ ہم انسانی زندگی کو آلودگی سے بچانے کے لئے کر رہے ہیں کہ ان ہاتھوں کو بار بار دھوئے اپنے ہاتھوں کی صفائی رکھیں اور بہت زیادہ لوگ اکٹھے نہ ہوں تا کہ یہ بیماری زیادہ نہ پھیلے اور لاک ڈاؤن کر رہے ہیں نہ کے بیماری زیادہ نہ پھیلے اور جن جن ملکوں میں ہم نے یہ کیا ہے وہاں اللہ تعالی نے اپنا کرم کیا ہے اور شکر الحمدللہ کے ہمارے ہاں بھی لاک ڈاؤن پر کافی حد تک بہتر جا رہا ہے ہے بلکہ یہی نہیں کہ مسلمانوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی تحفظ دینا بھی ہم سب کی ذمہ داری ہے ہمیں یہ ثابت کرنا ہو گا کہ مومن اسباب کے دنیا میں بھی دنیا کو خیبر آنے نہیں دیتا اور ہم امت محمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں کوئی ہو راکٹ ہو کوئی بم ہو کوئی ہتھیار ہو وہ ہتھیار قینچی بھی ہو سکتی ہے وہ ہتھیار چھری بھی ہو سکتی ہے وہ

ہتھیار چاقو بھی ہو سکتا ہے اور ہم ہر جگہ پر مقابلے کے لیے ہر ہتھیار سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہے اور دنیا کو اپنے اوپر حملہ آور نہ ہونے دے دے ہمیں اللہ تعالی اسباب کی دنیا میں بھیجا لیکن ہم اس باب سے ہی منہ موڑ کے بیٹھ گئے اور امت کو کون بتائے گا کہ انسان اس عالم اسباب میں سب کے بغیر بے سبب ہو جاتا ہے اور بے سبب لوگ دنیا اور آخرت دونوں میں مار کھا جاتے ہیں ہیں اب دیکھ لیجئے کہ اب ہمارے سامنے بہت سے مسلمان ممالک بھی ہیں ہمارے بھائیوں میں بھی کشمیری بھائیوں پر بھی رہا ہے ہے انڈیا میں کیا ہو رہا ہے۔ برما میں کیا ہو رہا ہے برما کے مسلمانوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے یہ لوگ اگر عالم اسباب میں اسباب کے مانند ہوتے تو کیا دنیا ان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھتی تو ہم ہم جو ہیں ہیں ہمیں چاہیئے کہ اگر ہم مسلمان ہیں تو عالم اسباب کو مان کر اسباب کا بندوبست کریں ورنہ دنیا تو جینے کا بھی حق چھین لیتی ہے لیکن آج سب دنیا ایک پلیٹ فارم پر بیٹھی ہے ایک طرح کی بات کر رہی ہے ایک طرح سے سوچ رہی ہے وہ سوچنے ہے کہ ہم اس سے کیسے نجات پا سکیں سکتے ہیں سب ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں ایک دوسرے کی مدد کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں اور سب ایک دوسرے کو صحت مند دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ بڑی اچھی بات ہے ہے یہ جو وائرس آیا ہے ہم اس کے لیے کیا انتظام کر رہے ہیں جو کہ عین سنت بھی ہے اور ہمارے بعد شعور ہونے کی دلیل بھی ہے ہے اور ہمیں اس کو ختم کرنا ہے اور ہمیں اس میں کسی کا کوئی نہ فرقہ واریت ہے نہ کوئی جھگڑا ہے نہ کوئی فساد ہے یہ سب کچھ ہمیں کرنا ہے سب کچھ مسائل کو مل کے حل کرنا ہے اور مل کے حل کر رہے ہیں اور سب ممالک ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں اور یہ کتنی خوش آئند بات ہے سب ایک دوسرے کی طرف دیکھیں پریشان نہ ہوں اس سے نہ ڈریں،ایسا لائحہ عمل بنائیں جس سے سب بچ سکیں اور یہ اللہ کا کرم ہے کہ اس وقت دنیا سب ایک پلیٹ فارم پر بیٹھی ہے اور ایک دوسرے کی سوچ رہے ہیں اور اس عالم اسباب میں کام کر رہے ہیں اللہ تعالی ہمیں آپ کو کو سب کو اپنے حکم کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اس قابل بنا دے کے ہم اپنے اللہ کا حکم مان کے اس کے حکم کے مطابق عمل کر سکیں اور وہ ہمارا بن جائے اگر وہ ہمارا بن گیا تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

# 20

شکر الحمد للہ شکر الحمد للہ شکر الحمد للہ کہ ہمارا ہر دن اسی صورت کو دہراتے ہوئے گزرتا کہ فبای الہ ربی کما تکذبن۔ اور واقعی ہم اپنے رب کی کونسی کونسی نعمتوں کو جھٹلائیں گے اور وہ نعمتیں جو تو اپنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتیوں پہ واجب کرتا ہے یا انہیں عطا کردیتا ہے ہماری بصیرت یا بصارت میں کمی ہو سکتی ہے لیکن تیری رحمتوں میں کمی نہیں ہوتی لیکن تیری رحمتیں دن بدن بڑھتی جاتی ہے اور یہ رحمتیں ہمارے دماغ کو روشن کر دیتی ہیں اور ان رحمتوں سے
ہم روحانیت کی دنیان میں پرواز کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ سب کچھ ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ عشق کی بدولت ممکن ہوتا ہے اور یہ عشق شروع ہوتا ہے اور یہ عشق تب شروع ہوتا ہے جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا شروع کرتے ہیں اور یہ درود شریف ہم جتنا پڑھتے چلے جاتے ہیں اتنی ہماری پرواز بلند ہوتی چلی جاتی ہے اور ہم اللہ اور اللہ کے رسول کے نزدیک ہوتے چلے جاتے ہیں اور بغیر گنتی کو پڑھتے چلے جایئے لاکھوں پڑھیں کروڑوں پڑھیں آپ کو اس کے نتائج آپ کو اس کے نتائج سامنے نظر آئیں گے جو بھی کام آپ کر رہے ہیں اس میں اتنی برکت ہو گی اور ایسی اس کے اندر آگئی ہو گی شعور ہو گا اگر آپ لکھ رہے ہیں شاعر ہیں یا رائٹر ہے تو لفظوں کے خزانے اترتے چلے جائیں گے لفظ ایسے اترتے ہیں کہ وہ لفظوں کے سمندر بھیجتا ہے آپ کے دماغ میں میں آپ کے لفظوں میں میں تاثیر پیدا ہوتی چلی جائے گی گی اور وہ لفظ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اللہ کی کی محبت کی داستان سنا رہے ہوں گے اور جو بشیر و بصارت رکھنے والے لوگ ہیں ان کو سمجھ آئے گی اور جو لوگ دل سے درود پاک پڑھتے ہیں ہیں ان کے دل اور دماغ روشن ہوتے چلے جائیں گے اور ایسے ایسے انکشافات ہونگے آگے دماغ کے ایسے دریچے کھلے گے آپ اور ہم ششدر رہ جائیں گے تو روزانہ کی بنیاد پر درود پاک پڑھنا اپنا معمول بنالے اس پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی امن کرنے کا ہے اور یہ اسی کی بدولت ہے کہ آج ہمارے ملک میں اور پوری دنیا میں میں بابا کا طوفان آیا ہوا ہے لوگ اس سے خوفزدہ ہے ہے

ہر اساں ہے لیکن جن کے یقین کامل ہے اپنے رب پر یقین کرتے ہیں انہیں مکمل یقین ہے کہ ان کا رب کبھی بھی اس وبا سے تباہ و برباد ہونے نہیں دے گا جو اللہ کے رسول کے امتی ہیں اور درود پاک کے قاری ہیں ابھی دیکھیے کوئی نہ کوئی اچھی بات سننے میں رہتی ہے یہ سننے کو ملا کہ چکنے اور سونگھنے کی ک ٹیکنیک ایک کر تتینہ میں میں ایک ڈاکٹر نے بتائی ہے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ستر فیصد مریض ضد صرف چکنے اور سونگھنے کی حس ختم ہو جاتی ہیں یعنی ہم بار بار پوچھتے ہیں کہ کس طرح پتہ چلے گا کہ کہ ہم کہ کرونا وارث ہے یا نہیں تو قدرت نے یہ چیز رکھی ہے کہ کہ اس کی سونگھنے اور چکھنے کی حس ختم ہو جاتی ہے اور یہ خدائی نعمت ہے کیونکہ ہم ہمیں میں کھٹی میٹھی کڑوی نمک مرچ چ کانا تو ہمیں احساس ہو رہا ہے اس کا ذائقہ کیا ہے پڑھنا احساس ہو رہا ہے کہ اس کی خوشبو کیا ہے ورنہ کسی پرفیوم کی سینٹ کی خوشبو ہمیں آ رہی ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کرونا ہمیں متاثر کر چکا ہے اور یہ ظاہری بے شک علامات نہ ہوں اور اور اسے چاہئے کہ جب یہ علامات پیدا ہو رہی ہیں تو سونگھنے کی اور چکھنے کی حس ختم ہو جاتی ہے تو تو کرنٹ آئین میں جا کر اپنے علاج کی درخواست کریں آپ کا ٹیسٹ ہوں اور آپ کا علاج ہو جائے اور لیکن اگر آپ کو کوپرانا کی ساری علامات آپ کے اندر مروجہ و سر درد بخار نزلہ کھانسی چھینکے کے اس کے باوجود بھی اگر سونگھنے اور چکھنے کی صلاحیت ٹھیک کام کر رہی ہے تو تو آپ کدھر کرونا وائرس نہیں ہے بلکہ یہ موسمی بیماری ہے یہ خدا کی طرف سے کرونا وائرس کے متاثرین کو تلاش کرنے کی ایک نعمت ہے تو اس سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیے تو یہ ہے کہ ہر چیز ہمیں کون بتا رہا ہے یہ رشتہ کون دکھا رہا ہے یہ ہمارے ملک میں جہاں پے بچہ بچہ دعا گو ہیں یہ اللہ رستہ دکھا رہا ہے اور جو درود پاک پڑھتے ہیں ان پہ طرح طرح کے انکشافات ہوتے ہیں طرح طرح کی باتیں ان کے علم میں آتی ہیں عقل حیران رہ جاتی ہیں اور اللہ تعالی بچاؤ کے طریقے بنا رہا ہے اس سے بچ نکلنے کے طریقے بتا رہا ہے دیکھیے اور راجو کیا کہ اللہ تعالی نے کتنے رحمتیں نازل کی ہیں اور اگر ہم مستقل جھک جائیں اور اگر اس ملک میں مسلمان ملک میں وہ عمل ہو ہو جو مسلمانوں کا عمل ہے پھر بات کہاں سے کہاں پہنچے گی اور ہم کیا کچھ نہیں کر سکیں گے اور ہمیں اللہ تعالی کس طرح سے بچالے گا اللہ پاک تو ہمارا بن جا اور ہمیں اپنا بنا لیں اور ہمیں اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل کر لیں لی اگر تو ہمارا ہو گیا تو ہمیں کسی چیز کسی کر نہیں کیونکہ کا رب اس کا سب

21

## ☆انسانیت کا درد☆

شکر الحمد اللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ۔ کہ تو نے ہم پہ کرم کیا ہم پر مہربانی کی کہ ایک اور دن جو ہے اچھی طرح گزر گیا پریشانیاں سمیٹ لو غم بھی تھے لوگوں کی بے چینیاں بھی تھیں اور ہمارے اندر سے جو احساس پیدا ہوتا ہے وہ بھی تھا لیکن رب کے اوپر سب سے زیادہ یقین تھا کیونکہ رازق صرف خدا کی ذات ہے اور رزق صرف یہی نہیں ہے کہ جیب میں مال ہوں بلکہ آنکھوں کی بینائی بھی رزق ہے دماغ میں خیال بھی رزق ہی دل کا احساس بھی رزق ہے رگوں میں خون بھی رزق ہے یہ زندگی بھی ایک رزق ہے اور سب سے بڑھ کر ایمان بھی ایک رزق ہے اور جب یہ ایمان تازہ رہتا ہے تو انسان کے اندر اس کی روح جاگتی رہتی ہے اور ہر دوسرے کا بندے کا احساس اس کے دل میں رہتا ہے لیکن جو حالات گزر رہے ہیں گزرے ہیں کافی عرصے سے وہ وہ پوری دنیا میں قوموں میں مشکلات آئیں مسلمان قوموں پہ امت مسلمہ پر بھی بہت تباہی آئی ان میں خصوصی طور پر برما اور کشمیری مسلمانوں پر جو تباہی آئی اور وہ کشمیر کے لوگ جو لاک ڈاؤن ہوئے جس طرح ان کو گھر میں بند کر دیا گیا جس طرح ان کے لیڈروں کو جیلوں میں ڈالا گیا جس طرح ان کے گھر میں بھوک بیماریاں اور تکالیف ہیں اس مسئلے کا حل کسی جگہ موجود نہیں کوئی روٹی پہنچانے والا نہیں کوئی دودھ بنانے والا موجود نہیں کوئی بیماروں کے لیے دوائی لانے والا موجود نہیں ہر طرف ایک ہو کا عالم گھر میں موجود راشن ختم ہو چکا اور دنیا کو ہوش نہیں آیا یا دنیا بے ہوشی کے عالم میں اہے وہ تو آج بھی دنیا اسی طرح پوری دنیا کو بھی تکلیف میں دیکھ کر کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے کان میں جوں تک نہیں رینگتی اور ان میں احساس کی ایک رمق بھی پیدا نہیں ہو تیاور اور بعض جگہ تو ایسے ہیں جہاں پر لوگوں کو جان بھی نہیں دیا جاتا جس میں کشمیر ہی کو لے لیں کہ وہاں پہ بڑی مشکل سے وہاں پر جا کے وہاں کے حالات دیکھ کے آتا ہے ہے اور تو وہاں ایک اتفاق سے ہندو ایک صحافی گیا اور وہاں ان کے گھر کے پاس سے اس کا گزر ہوا تو وہاں پہ جب وہ گزر رہے تھے تو ایک خاتون کی آواز آئی اور اس نے کہا کہ کہ بھائی میں نے آپ کی بڑی تعریف سنی ہے کہ لوگوں کے ہمدرد

ہیں انسانوں کے دکھ سمجھتے ہیں میرا نام یہ ہے اور وقت بہت کم ہے میری بات سن لیں کہ کسی جگہ پر سات مہینے سے کرفیو ہو گھر سے نکلنا جھانکنا بھی مشکل ہو اور 8 لاکھ آرمی تعینات ہو انٹرنیٹ بند ہو موبائل بلیڈ لائن بند فون بند گھروں سے ہزاروں بے قصوروں کی گرفتاریاں سارے لیڈرشپ جیل میں سکول کالج دفتر سب بند کیسے زندہ رہیں گے ان کے کھانے پینے کا کیا ہو گا اب بھی ہمارے لئے سوچنے والا بھی نہیں ہے اور ایسے حالات میں تو دیکھیے آدھی سے زیادہ آبادی تو ڈیپریشن کا شکار ہو جاتی ہے ہے ایک ہولناکی سی چھا جاتی ہے اندھیرے میں نظر آتا ہے ظلم و ستم کی انتہا ہو جاتی ہے اور روشنی کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی کوئی سودا لینے والا نہیں ہوتا اور ساری دنیا خاموش ہے اور سہنے والے سہتے چلے جاتے ہیں کیونکہ جب تک زندگی لکھی ہے جب تک ہم نے آپ کو مار نہیں سکتی ہم خود کو مار نہیں سکتی ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خودکشی نہیں کرتے خودکشی گناہ ہے مجھے اس لیے یہ بات یاد آرہی ہے کہ میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ وہ لڑکی کہتی ہے کہ ہم نے کبھی بد دعا نہیں کی کسی کا برا نہیں چاہا بس ایک دعا کی ہے تاکہ سب لوگوں کو اور ہمارے کچھ احساس ہو جائے دیکھنا ہماری یہ دعا جلد قبول ہو گی اور وہ لڑکی پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی اور اس نے روتے وقت یہ کہا تھا کہ ہماری دعا قبول ہو جائے تو وہ دعا کیا تھے اس نے کیا کہا تھا اس نے کہا تھا کہ اللہ جو ہم پر گزر رہی ہے وہ کسی پر نہ گرے مولیٰ تو کچھ ایسا کر دینا اتنا کر دینا کہ پوری دنیا کو کچھ دنوں کے لیے اپنے گھروں میں قید ہونے کے لئے مجبور کر دینا سب کچھ بند ہو جائے رک جائے شاید دنیا کو یہ احساس ہو سکے کہ ہم سب کیسے جی رہے ہیں اور دیکھیے آج ہمارے سامنے وہی صورتحال ہے ایک عدد ملک میں نہیں پوری دنیا میں لوگ اپنے گھروں میں محصور ہیں آپ خیال کیجیے ان لوگوں کا کیا ہو گا اور ابھی بھی بہت ساری سہولیات ہمیں میسر ہیں الحمدللہ ہماری حکومت ہمارے لئے کام کر رہی ہمارے لوگ ہمارے لئے کام کر رہے ہیں ہمیں جہاں راشن پہنچایا جا رہا ہے ہماری دعائیں پہنچائی جا رہی ہیں ہمارے ہسپتال کام کر رہے ہیں ہمارے اندر اتنی مایوسی نہیں ہے ہمارے اندر حالات بہت بہتر ہے الحمدللہ اسی لئے شکر الحمدللہ سے بات کا آغاز کیا کہ ہم بہت بہتر ہیں بہت بہتر طریقے سے کچھ جگہ پر پریشانی ہے لیکن پھر بھی بہت حد تک بہتر ہے لیکن ہر جگہ پر ناامیدی اور مایوسی نہیں ہے ہے اور اس لڑکی کی شاید دعا قبول ہو گی جس نے کہا تھا کہ شاید جب سب جگہ لوگ اپنے گھروں میں بند ہوں تو انہیں احساس ہو کہ کس طرح گرم بند ہونے کے بعد جب سب کچھ ہوتی ہے تو اے اللہ تو ان کی بھی تکلیفوں کو دور کر دے اپنے حبیب کے

صدقے اللہ سب پر کرم کر دے اللہ آپ نے پوری مخلوق پہ وہ بھی تیرے ہیں یہ جو ہم جو مصیبت میں مبتلا ہے یہ بھی تیرے ہیں سب تیرے ہیں اللہ پاک سب کے کرم کر دے سب فضل کر دے اور اللہ پاک سب کی زندگیوں سے یہ پریشانی نکال دے یہ دکھ بیماری مسئلے پریشانیاں بیماریاں یہ سب کو دور کر دے اور تو ہی کر سکتا ہے اے اللہ تو ہمارا ابن جا ہم تیرے آگے ہاتھ پھیلا کے ان کے لئے بھی دعا مانگتے ہیں دامن پھیلا کے کیلا ان کو بھی کرم کے بادل برس ادیان پر بھی رحمتوں کی بارش کرے جو پریشان ہیں اور جو آج بھی پریشان ہیں ان پر بھی رحمتوں کی بارش کرے اور تو ہمارا بھانجا اگر تو ہمارا ہو گیا تو ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب.

22

# ☆چلو درد بانٹیں☆

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ اللہ کہ تونے اپنے رحمتوں اور کرم سے نوازا اور اپنی رحمتوں سے نوازہ اور کتنی بھی پریشانیوں میں تیری رحمتیں جب ہمارے ساتھ ہوتی ہے تو ہمارے ساتھ ہوتا ہے تو ہمارا دل مطمئن ہوتا ہے کہ ہمارا رب ہمارا مددگار ہے اور ہر وقت تو ہمارا ہاتھ تھام لیتا ہے جب بھی ہم کچھ کرنے لگتے ہیں اور اللہ تیرا شکر ہے کہ ہم بھی ہر وقت تیری مدد مانگ کر اٹھتے ہیں اٹھتے بیٹھتے تیرا کرم مانگتے ہیں اور تو کرم کرتا ہے اور یہی انسان کی زندگی کی کہانی ہے کہ جس میں رب اور اپنے رب کی طرف دیکھتا رہتا ہے اور تو اس کی طرف اپنی مدد اور سہارے بھیجتا رہتا ہے اور اس کو مفلوج نہیں کرتا اس کے ہمت اور حوصلہ دیتا ہے زندگی اسی طرح مختلف مراحل سے گزرتی چلی جاتی ہے جب انسان پیدا ہوتا ہے کسی کے گھر اولاد ہوتی ہے تو اس کو بہت خوشی ہوتی ہے کیونکہ یہ اولاد اس کے لئے بہت بڑا تحفہ ہوتی ہے وہ چاہے بیٹا ہو یا بیٹی ہو بیٹی کی شکل میں بسا اوقات لوگ نہ خوشگواریوں دکھ کا اظہار کرتے ہیں بیٹے کے لیے ہر شخص بہت خوش ہوتا ہے لیکن کچھ لوگ ایسے ہیں جو بیٹیوں کو نعمت سمجھتے بہت ہی پیار اور محبت سے پروان چڑھاتے ہیں اور ان کی بیٹیاں کے لیے کسی نعمت عظمی سے کم نہیں ہوتی اور ان کی بہترین تعلیم وتربیت کرتے ہیں اور ان کی زندگی کے ہر خوشی میں خوش نہیں رہتا ہے خوشی کا دور ہوتا ہے خوب بچے کے داخلے ہوتے ہیں پھر وہ اپنی ابتدائی تعلیم تک پہنچتا ہے جہاں اس کے دوران وہ بہت سے تقریری مقابلوں میں حصہ لیتا ہے بچہ بہت کسی ہیرو کی طرح سوسائٹی میں کردار ادا کرتا ہے اور اسکول میں ہونے والے مختلف غیر نصابی سرگرمیاں گیمز ہیں ان میں حصہ لیتا ہے اور ہر دفعہ انعام لیتا ہے والدین کے لیے باعث خوشی بنتا ہے اسکول کے لیے باعث خوشی ہوتا ہے نیشنل اور انٹر نیشنل لیول پر کھیلتا بھی ہے اور پڑھائی میں بھی فرسٹ اور سیکنڈ اور 5، دس لوگوں میں جب وہ ایک نمایاں پوزیشن حاصل کرتا ہے ہم آپ کے لئے بہت خوشی کا سماں ہوتا ہے تو پھر اس کے بعد وہ پروفیشنل لیول پر آجاتا ہے وہاں بھی داخلہ ایک بڑی بات ہوتی ہے وہ داخلہ بھی خوشی کا باعث ہوتا ہے بیٹا ہو یا بیٹی پر جب تک تعلیم مکمل کر لیتے ہیں اور کسی پیشے کو اختیار کر لیتے ہیں کچھ لوگ اس سے قبل نہیں ضرورت کے تحت مختلف

ملازمتوں میں چلے جاتے ہیں وہاں پر بھی ان والدین کے لیے جن میں بچوں کی ضرورت ہوتی ہے ان کے لیے باعث خوشی ہوتی ہے وہ اس میں خوش ہوں کہ اللہ کا شکر ادا کر کے گزارہ کرتے ہیں لیکن ایک شخص جو بہت آگے بڑھتا چلا جاتا ہے وہ ترقی بھی کر جاتا ہے جو کمائی بھی کرتا ہے اور اس کے بعد بڑے عہدوں پر بھی لگ جاتا ہے۔ سامان تعیش بھی خریدتا ہے شاندار طریقے سے شادی بھی ہوتی ہے خوشی کا سامان بھی آتا ہے گاڑیاں بھی آتی ہیں گھر بھی بنتے ہیں نوکر چاکر بھی ہوتے ہیں والدین بھی خوش ہوتے ہیں بچے بھی خوش ہوتے ہیں تمام براہ راست سلسلہ ساتھ ساتھ چلتے رہتے ہیں اور زندگی میں بزرگوں کا آنا جانا بھی لگا رہتا ہے کوئی بزرگ دنیا سے چلا جاتا ہے کوئی تکلیف آجاتی ہے کوئی پریشانی آجاتی ہے کوئی ویسے بھی چھٹر جاتا ہے کسی کی شادی ہو جاتی ہے بہن بھائی الگ ہو جاتے ہے یہ دنیا کا ایک اصول ہے چل رہا ہے جو روٹین کے مطابق زندگی چل رہی ہے لیکن یہ سب خوشیاں جو ہیں آپ یقین جانیں یہ عارضی خوشیاں ہیں یہ خوشی کچھ دیر کے لیے ہوتی ہے پھر کچھ دیر میں دل بھر جاتا ہے بندہ کہتا ہے کچھ اور کرتے کچھ اور کرتے کچھ اور کرے اور جنونیت ہے وہ نہیں ہر کسی بھی چیز سے ایک گاڑی ہے تو ہونی چاہیے دو گاڑیاں چار ہونی چاہیے ایک گھر ہے تو دو ہونے چاہیں دو نہیں تین ہونے چاہیے فارم ہاؤس ہونا چاہیے اس کے علاوہ گھر میں بڑے بڑے لانز چاہیے گالف کا انتظام ہونے چاہیے ہارس رائٹنگ کا انتظام ہونا چاہیے مختلف شہروں میں بنگلے ہونے چاہیے مگر کیا یہ انسان کا لالچ بڑھتا چلا جاتا ہے سچی خوشی دیکھی تو یہ اس وقت میسر ہوتی ہے جب کوئی شخص تکلیف میں ہوتا ہے اور آپ کے تھوڑے سے پیسوں سے اس کی مدد حل ہو جاتی ہے وہ مدد کرنے والا بے شک خود بھی صاحب استطاعت نہ ہو مگر وہ اپنی جمع شدہ پونجی میں سے اپنی تھوڑی سی پونجی کسی کو کسی کی مدد کے لیے دیتا ہے تو آپ یقین جانیے کے اس کی خوشی کا جو عالم ہے وہ حقیقی اور سچی خوشی ہوتی ہے اور اسی طرح جب کوئی بڑا آدمی کسی کو کسی بڑے کام کے لئے گھر بنوا کے دیتا ہے کوئی کنواں خود وا کے دیتا ہے کوئی نلکے لگا دیتا ہے بڑے لوگوں کو نوکریاں دیتا ہے کسی کو بھی بھوکا نہیں دیکھ سکتا ہر ایک کیلئے کوشش کرتا ہے کہ میں کسی طرح اس طرح کے دماغ کے جو لوگ ہوتے ہیں وہ سچی خوشیاں حاصل کرتے ہیں اور ابھی بھی دیکھیے کہ یہ موقع کے بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے لیکن ان کے پاس دل بڑا ہوتا ہے وہ اپنے گھروں سے سامان نکال نکال کے لوگوں کی ریڑھیاں لگوا لیتے ہیں ان کی لڑیوں پر سامان منگوا لیتے ہیں آٹھ دس ہزار پر ان کو روزی کے قابل بنا لیتے ہیں ان کے تھوڑے

تھوڑے پیسے سے لوگ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار روپے مہینہ کما کر اپنے گھر لے کے جا سکتے ہیں تو اس شخص کی خوشی کا عالم پوچھیں جو اپنا پیٹ بھی کاٹ کے اور ویسے بھی جو اس کے پاس ذرا سا بھی اضافہ ہوتا ہے وہ لوگوں کو دے کے ان کی خوشی خوشی میسر کرتا ہے لوگوں کی روٹی کا بندوبست کرتا ہے کسی کے پڑھائی کا بندوبست کرتا ہے یہ کسی کو گھر پلے کر دیتا ہے کسی کو چھٹی لے کر دیتا ہے کسی کو پانی کا بند ہو سکتا ہے کسی کو پانی کا بل دیتا ہے ہیں ہر قسم کے لوگ ہیں یہ خوشیاں یہ چیزیں اصل خوشی دیتی ہیں آج کل بھی ہم جن حالات سے گزر رہے ہیں اس وقت ہم خوشی دینے کا ہے مگر لوگوں کی مدد کر رہا ہے اس وقت ملک میں اتنے لوگ ہیں کہ اگر وہ ہمارے ملک میں کھانے کا بندوبست کریں تو ان کے خزانے میں کمی نہ آئے لیکن وہ لوگ کہاں ہیں لوگ کیوں شور مچا رہے ہیں کہ ہم لوگ بھوک سے مر رہے ہیں تو کیوں ایسا انتظام نہیں کیا جا رہا ایسے ایسے لوگ ہیں کہ وہ لوگ کی کی وقت کا کھانا لوگوں کو کھلا سکتے ہیں لیکن الحمد اللہ حکومتی سطح پر بھی اور نجی سطح پر بھی یہ کام بڑے اچھے طریقے سے ہو رہا ہے یہاں پر کہیں ایک لوگوں کو دو لوگوں کو کہیں چار لوگوں کو کہیں دس لوگوں کے 20 لوگوں کو کہیں چالیس لوگوں کو جس کے پاس طاقت ہے وہ اس طرح جسے مرد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ خوشی سب سے سچی خوشی ہے جب ہم اپنے پیسوں میں سے کسی ایک بندے کو کھانا کھلا رہے ہیں کسی چار بندوں کا راشن ڈال دیتے ہیں اور کسی کے لئے کی ہنس کے بات کر دیتے ہیں اس کو پیاز دلا کے کل کی روٹی کی آج ڈھیلا کے اس وقت جو زیادہ ضرورت ہے وہ بھوک کو ختم کرنے کی ہے کہ کوئی بھی شخص بھوکا نہ رہے تا کہ یہ وقت گزر جائے یہ لوگ ڈاؤن کا وقت یہ کرفیو کا وقت گزر جائے اور ہم سب پر دوبارہ اس قابل ہو جائیں اور اللہ تعالی سے دعا کریں ان لوگوں کے دلوں سے دعا نکلتی ہے سب مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالی اس وباء کو ختم فرمائے آئے تا کہ ہم سب اپنی اپنی مزدوری پر لگے خود کما کر کھانے کے قابل ہو بہت سارے لوگوں کو بہت سارے لوگوں کو خود کمانے کے قابل بنا لیتے ہیں لیکن وہ دھیاڑی دار لوگ ہوتے ہیں وہ وہ دیہاڑی دار لوگ جب سب کچھ بند پڑا ہے کچھ کمانے کے قابل نہیں رہتے تو اس وجہ سے ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ طبقہ سامنے آئے جو صاحب جائید اد ہے جو کر سکتا ہے یہ ہم نے کہیں نہیں لے کے جانا یہ قبر میں ہمارے ساتھ نہیں جائے گا ہمارے تن پہ کپڑا بھی نہیں ہو گا وہ ایک فن اور ایک جگہ ملنی ہے تو ہم کیوں نہ ہم اپنے جو میرے پاس سے زیادہ ہے جو بھی ضرورت مند لوگ ہیں انہیں تقسیم کریں بانٹیں دینے والے تو رب کی ذات ہے اور دینا

نہیں تو کم از کم سوچیں ضرور اور سب لوگ مل کے اس نے یہ حکومت کے مزار نہیں ہوتی کہ وہ چیزیں پورے کریں یہ سب کی ذمہ داری ہوتی ہے یہ جب ہم بیٹھے ہوتے تو یہ پورا کنبہ ہے یہ پورا کنبہ ہے یہ پاکستان پورا کنبہ ہے جو جو مدد کر سکتا ہے وہ مدد کریں تا کہ ہر شخص جو ہے وہ کم از کم بھوک سے تو نجات پائیے کم از کم زندہ رہ سکے اس کے اندر امیونٹی ختم نہ ہو وہ اس بیماری کو کیچ کرے اس دنیا کے اندر طاقت ہو ہو کہ وہ اس بیماری سے مقابلہ کر سکے کسی کو دوائیوں کی ضرورت ہے کسی کو خوراک کی ضرورت ہے کسی کے گھر میں بوڑھے لوگ ہیں کسی کے گھر میں بچے لوگ ہیں خدارا سب مل کے مرد کریں سب مل کر اٹھے سب عزم کریں سب ارادہ کریں تو انشاء اللہ تعالی تو ہم خود مل کے اپنے حالات کا مقابلہ کر سکتے ہیں کشکول بھی پھر لانے کی ضرورت نہیں پڑے گی تو وہ اسے یا میں ایک بھی الحمد اللہ مل رہی ہیں مگر ہم خود بیں انشاء اللہ کچھ کر سکتے ہیں اگر ہم کوشش کریں تو ہر شخص اپنی جگہ پر کوشش کرے جتنی بھی استطاعت ہے تو ہمیں اس قابل بنادے کہ ہم اپنے بہن بھائیوں کے وقت کی تا کہ تو ہم سے خوش ہو جائے اور تو ہمارا بن جائے کو کہ اگر تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں جو کہ جس کا رب اس کا سب۔

23

## ☆سعادت کی گھڑیاں☆

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ کہ زندگی میں ہر طرح کے دن آتے ہیں اچھے برے اور یہ جو آج کل کے حالات ہیں اس میں تو بہت ہی عجیب دن بھی آتے ہیں جن میں بہت ساری پریشانیاں سننے میں آتی ہیں کئی لوگ ہمارا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں اور کئی لوگ خدانخواستہ بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور کیا ان کے مدد کرنے والے تھے ان کی ہیلپ کرنے والے ان کے ساتھ بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن بہت اللہ کا شکر ہے لیکن وہ اس میں شفاءیاب بھی ہو جاتے ہیں ٹھیک بھی ہو جاتے ہیں اور بعض قریب رہنے والوں کو کچھ بھی نہیں ہوتا یہ سب اللہ کا کرم ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے حفظ وامان میں رکھتا ہے اور ہم سب کو اس مقدس رات آئی شعبان کی بھی مقدس رات آئے اور جس کی لوگ جو ہے سختی سے تردید کرتے ہیں کہ یہ مقدس رہتی تو لوگوں نے خود بنالی ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو عبادت میں ان کا کون مقابلہ کر سکتا ہے یا کون ان کے برابر عبادت کر سکتا ہے اسی طرح دنیا میں بھی کئی لوگ کم عبادت کرتے ہیں زیادہ عبادت کرتے ہیں نفلی عبادت بھی کرتے ہیں کی اپنی فرضی یا سنت جو ہے اس کو ہی پوری نہیں کر پاتے اور کوئی جو ہے اس میں حد سے گزر جاتے ہیں اور اپنا دن رات اسی میں صرف کر دیتے ہیں یہ تو اللہ تعالی کے کرم پر انحصار ہے کہ کس کو کتنی توفیق دیتا ہے اپنے رب کے حضور حاضر رہنے کی اور المقدس راتوں میں بھی جنہیں ہم کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی عبادت فرمایا کرتے۔ اس کے بارے میں فرمایا جاتا ہے کہ اس کو شعبان کی پندرہویں رات ہیں جس میں کبھی کبیر القلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو آزاد کیا جاتا ہے یا ان کو بخشا جاتا ہے اور بعض لوگ اس احادیث کو بھی کمزور کہتے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ فرمایا کرتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے رکھتے تھے اور کہ یہ پڑھنے میں آتا ہے کہ یہ استقبال رمضان کی تیاری نہیں ہے وہ تو ان کا ایک معمول تھا جس کے مطابق یہ کرتے تھے بہرحال اس وقت میں بہت سے تضادات ہیں ہم تضادات کے اوپر بات نہیں کریں گے کیونکہ جب ہم تضادات ایک دوسرے کے بیان کرے تو اس میں خدشہ ہوتا ہے کہ ہم اس سے زیادہ ایک دوسرے کو برا سمجھنے لگتے ہیں اور بات لڑائی تک پہنچ جا پہنچتی ہے عبادت تو عبادت ہے کم کرلی جائے یا زیادہ کر لی جائے اور عبادت کا کوئی

نقصان نہیں ہے یہ تو جتنا اپنا اللہ کے قریب ہونا چاہتے ہیں جو اللہ کے قریب ہونا چاہتا ہے وہ اتنی ہی عبادت کرتا ہے نوافل ادا کرتا ہے اللہ کے حضور حاضر ہوتا ہے میرا خیال ہے کہ نفلی عبادت کرنے میں نفلی روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کوئی کوئی بدعت نہیں ہے کیونکہ عبادت تو عبادت ہے اور جو کچھ ہم نے سیکھا ہے اللہ کے حضور پیش کرتے ہیں اور ہر وقت ہم یہ دعا مانگتے ہیں تو ماہ شعبان کی پندرہویں رات اس کو شب بارات کہا جاتا ہے اور شب کے معنی رات کے ہیں اور برات کے معنی بری ہونے اور قطع تعلق ہونے کے ہیں کیونکہ ہم یہ عقیدہ ہے کہ اس رات مسلمان توبہ کرتا ہے اور اس لئے اس رات کو شب برات کہا جاتا ہے اب وہ گناہوں سے توبہ کرنا ہے وہ بندہ کسی وقت بھی گناہوں سے توبہ کر سکتا ہے اور اگر ہم اس کو کہتے ہیں ہیں کہ اس وقت بھی ہم گناہ سے توبہ کر لیتے ہیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالی قبول کرتا ہے جب اس کو قبول کرنا ہوتا ہے تب بول کر لیتے ہیں تب اس رات کو لیلۃ المبار کہ یعنی برکتوں کی رات لیلۃ القدر کنت یعنی تقسیم امور کی رات اور لیلتہ الرحمتہ تین رحمتوں کی رات بھی کہا جاتا ہے اور تقسیم میں امور کی رات شادمانی تعالیٰ ہوا کی قسم ہے اس روشن کتاب کی بے شک ہم اس برکت والی رات میں اتارا ہے بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر ایک ہمت والا کام یہ سورت الدھان میں آتا ہے اور کنزالایمان میں بھی شعبان معظم میں مندرجہ ذیل مشہور واقعات ہوئے اس مہینے کی پانچ تاریخ کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی ولادت مبارکہ ہوئی اس مہینے کی 15 تاریخ شب برات کہتے ہیں اس رات کو اللہ تعالی بنی کلب کی برقی وکے بالوں کے برابر مسلمانوں کی مغفرت فرماتا ہے اس ماہ کی 16 تاریخ کو تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا اور ابتدائے اسلام میں کچھ عرصہ میں بیت المقدس میں قبلہ رہا اور پھر اللہ نے اس کی مرضی کے مطابق کعبہ معظمہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنالیا اس وقت سے مسلمان ہمیشہ کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی شعبان رجب اور رمضان کے درمیان ایک مہینہ ہے لوگ اس کی شان سے غافل ہیں اس میں بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرے اعمال اس حال میں اٹھے کہ میں روزہ دار ہوں مطلب اس میں بھی روزہ رکھنے کی بھی روایت ملتی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ پندرویں شعبان میں کیا ہوتا ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ فرمائے ارشاد ہوا کہ آئندہ سال میں جتنے بھی سال میں پیدا ہونے والے ہوتے ہیں وہ سب میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور جتنے لوگ بھی آئندہ سال میں مرنے والے ہوتے ہیں وہ بھی اس رات میں لکھ دیا جاتے ہیں اور اس رات والوں کا مقررہ اس اتارا جاتا ہے مشکاۃ جلد اول

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شعبان کی پندرھویں رات میں میں ملک الموت کو ایک فہرست دے کر حکم فرماتا ہے کہ جن جن لوگوں نام اس میں لکھے ہیں ان کی روحوں کو آئندہ سال اس وقت میں قبض کرنا تو اسی شعبے میں لوگوں کے حالات یہ ہوتے ہیں کہ کوئی باغوں میں درخت لگانے کی فکر میں ہوتا ہے کوئی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہوتے ہیں کوئی کوٹھی بنگلہ بنوا رہا ہوتا ہے حالانکہ انڈین نام مردوں کی فہرست میں لکھے جا چکے ہوتے ہیں اس کے علاوہ غفلتوں میں ظلم کی انتہا محترم بہنوں بھائیوں پندرہ شعبان کی رات بڑی اہم رات ہے اس رات لوگوں کے اعمال اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں اور آئندہ سال کے احکامات نافذ کیے جاتے ہیں یعنی کہ ایک سکیجول ہے جیسے ہم وہ اپنا سکیجول لینے آتے ہیں یہاں سالک از کا جل ہمیں مل جاتا ہے علماؤں سے اعظم فرماتے ہیں غافل ایسے ہیں جو عمارت بنانے میں مصروف ہے اور ان کی قبر تیار کی جارہی ہے اور بعض ایسے ہی غافل ہے جو بازاروں میں خریداری میں مصروف ہیں ان کا کفن تیار ہو رہا ہے اسرار ان کی قسمت میں نہ جانے کیا لکھا جائے اثرات جہنم کی آگ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے استغفار کا اللہ چاہیے مگر افسوس اس رات مسلمان آتش بازی میں مصروف ہوتے ہیں حلوے پک رہے ہوتے ہیں بٹ رہے ہوتے ہیں ڈول ڈمکے کے مجالس کا اہتمام جو ہے ڈولڈ مکو کے ساتھ کیا جاتا ہے رات میں یہ چیزیں ضروری نہیں ہے اور ہاں عبادت اپنی جگہ بہت اہم ہے اور حضرت عثمان بن محمد رضی اللہ تعالی عنہ نے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک دوسروں لوگوں کی زندگی منقطع کرنے کا وقت لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ انسان شادی بیاہ کرتا ہے اس کے بچے ہوتے ہیں ہالکان کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا جاچکا ہوتا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس نہ پایا تو میں ان کی تلاش میں نکلی تو دیکھا کہ آپ نے البقیع میں تشریف فرما ہے آپ نے فرمایا کہ تمہیں خوف ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ وسلم تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے میں نے فرمایا مجھے خیال ہوا کہ آپ کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک شعبان کی پندرہویں شب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اپنی شان کے مطابق جلوہ گر ہوتا ہے اور قبیلہ بنی القلب کی بکریوں کے بالوں سے برابر لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں شب میں آسمان دنیا پر جلوہ گر ہوتے ہیں اور اس شب میں سب مسلمانوں کی مغفرت فرمالیتے ہیں سوائے مشرک اور بغض رکھنے والے کے۔ حضرت موسی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرہویں شب میں رحم و کرم سے تمام مخلوق کو بخش دیتا

ہے سوائے بغض اور کینہ رکھنے والے کے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت معاذ بن جبل حضرت ابو صالح, حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ اثرات کے بارے میں ہی فرماتے ہیں کہ مغفرت کی جاتی ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں رات میں اللہ تعالی اپنی اس رات میں دو شخص کے علاوہ وقت سب کی مغفرت فرما دیتا ہے ایک کینہ پرور اور دوسرا قتل کرنے والا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک طویل روایت جس میں مغفرت سے محروم رہنے والوں میں ان لوگوں کا بھی ذکر رشتے ناطے توڑنے والا بطور تکبر عضا ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا ماں باپ کا نافرمان اور شراب نوشی کرنے والا شامل ہے جس کو نہیں بخشا جائے گا اور غنیۃ الطالبین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان لوگوں کا بھی ذکر ہے جادوگر کاہن سوں رکھو اور بدکار یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گناہوں سے معافی بغیر مغفرت نہیں ہوتی مسجد لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے گناہ جلد سے توبہ کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پندرہویں شب ہو تو اس میں قیام کرو نوافل پڑھ اور دن کو روزہ رکھو فضیلت یہ ہے کہ مغفرت کے لیے یہ رات بہت اہم ہے مغفرت طلب کریں اور اس میں جو بھی عبادات کا ادا کرنا چاہیں اس کو اپنا سکتے ہیں اور دیکھیں اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ شخص جو بدکار ہے جو شخص چوک نور ہر وہ شخص جو شراب نوشی کرتا ہے وہ شخص جو ماں باپ کا نافرمان ہے وہ شخص جو حرا مخور ہے یعنی کہ وہ جس کے اندر مثبت سوچ کے لا منفی سوچ ہے اور اللہ تعالی کے احکام کی پیروی نہیں کرتا تو اللہ تعالی اس کو پسند نہیں فرماتے اور اب یہ مہینہ نہ اس وقت میں آیا ہے جب ہم سب لوگ بہت مشکلات ہی چھوڑ کے ہم اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں اکٹھے ہو کے اور ہم اپنے رب سے دعا مانگیں کہ اے اللہ تو ہمیں معاف کر دے تو وہ میں اپنا بنا لے گا تو ہمیں معاف کر معاف کر دے ہم سب مسلمانوں کی مغفرت فرما اور تو ہمارا بن جا کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

# 24

## ☆عبادات وسیلہ ء صحت یابی☆

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمدللہ شکر ہے رب کائنات کے تونے اپنی رحمت اور کرم سے یہ سب دن گزار دیے آگے بھی تو گزارے گا موت اور زندگی تیرے اختیار میں ہے اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ موت نے اسی وقت آنا ہے جب تونے ہمارا موت کا وقت لکھ دیا ہے کہتے ہیں کہ موت اور روزی خود انسان کو تلاش کرتی ہے اور ہر ایک کا وقت اللہ نے مقرر کیا ہے اور اللہ اس میں بیماری سے بھی سب کو محفوظ رکھے گا اور ہم ایک اپنے اپنے وقت پہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہو جائے گا تو ہم اس سے لمحات کے لیے شکر ادا کیوں نہ کریں گے تونے ہمیں عطا کئے ہمیں زندگی دی ہمیں وہ لمحات دیئے ہم وہ لمحہ تیرے سر بسر حضور سر بسجود ہو کر سکیں اور جو وقت تیرے ساتھ گزرتا ہے وہ لمحے جو تیرے ساتھ گزرتے ہیں اس کے لئے تیرا شکر ادا کریں اور اگر کوئی پریشانی بھی آتی ہے تو اس میں صبر کریں اور تجھ سے مدد مانگیں اور یہی بات کہ طا

کنعجد وطا کنستعں۔

ہر بات میں مصلحت رکھی ہے وہ جیسے کہ وضو کا با قاعدہ طریقہ بتایا جارہا ہے جو کرونا سے بچنے کا ہے اسی طرح جب ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی ہمارا ایک ایسا طریقہ ہے جس سے ہمارے جسم کے ہر حصے کے عضو کی ورزش ہوتی ہے اب ہم جب قیام سے لے کر السجود تشہد اور جو کچھ ہوا اس میں ہم سلام پھیرنے تک ہر حرکت میں اللہ کی رحمتیں اور برکتیں شامل ہیں اور خصوصی طور پر جب ہم رکوع کرتے ہیں اور پھر سجدہ کرتے ہیں اس سجدے کی وجہ سے بہت ساری بیماریاں انسان کی دونوں سیٹیں ہیں سجدہ کرنے سے ہمارا سر کو لیشن آف بلڈ دماغ کی طرف جاتا ہے اور اور ہماری بہت تکلیف اور بیماریوں سے دور ہوتی ہیں اور جیسے کہ بھولنے کی بیماری ہو جاتی ہے جو وقت گزرنے اور بڑے ہونے کے ساتھ ہوتی ہے اسی طرح جب ہم بڑے ہو جاتے ہیں تو سجدہ مضامین پر نہیں کر سکتے اکثر ھم لوگ باتیں کرنا شروع ہو جاتے ہیں زیادہ جھک نہیں سکتے تو یہ اللہ تعالی عنہ نے ایسا رکھا ہے کہ سجدے کی وجہ سے بہت ساری بیماریوں اور تکالیف سے بچ جاتے ہیں اور ہمارے

پھیپھڑے بھی اے وہابی سر کولیشن سارے جسم میں جاتی ہے۔ جتنی دیر کتنا لمبا ہم سجدہ کریں گے اتنی دیر ہیں ہمارا خون اور سر کولیشن کرتا رہتا ہے اور بڑھاپے میں جب ہم بوڑھے ہو جاتے ہیں تو ہمارا سر کولیشن آف بلڈ ویسے ویسے بھی دوران خون اتنا تیز نہیں رہتا وہ جسم کی حرکت اتنی زیادہ نہیں رہتی اسی لیے وہ سجدے کی بھی وہ ڈیوریشن نہیں رہتی اتنی دیر ہم سجدہ کر نہیں سکتے اتنی دیر ہم سجدے میں رہ نہیں سکتے اگر ہم یہ کرلیں اور لمبا سیدھا کریں اللہ کو اور اللہ کے حضور حاضر ہے تو اس حاضری میں کتنا مزا ہے اور دوسرا صحت ہے یہ جو بیماری ہے ڈیمنشیا آئی اے وی بڑھاپے میں ہر ایک بندے کو ہوتی ہے ہے یا امیون کا شکار ہو سکتے ہیں لیکن یہ اگر اپنے والدین کے پاس موجود ہوں ان کو کسی نہ کسی طریقے سے سمجھا کے ہم ان کو بتائیں کہ یہ اس طرح کرنے سے انسان اپنی سکتا ہے کسی کو سائنسز کا مسئلہ ہو کسی کو الرجی کی پرابلم ہو بار بار چھینکیں آتی ہو اور اسے بھی اگر آپ دیکھیں تو بہت سے لوگوں نے بتایا کہ جب ہم کس بات پر لمبا سجدہ کرنا شروع کیا تو ہماری تمام تکالیف بھی دور ہو گئی اب ہم دیکھیں تو کس کس بات پر شکر ادا کریں گے جو اس نے ہر چیز میں ایک نعمت رکھ دی ہے ہمارا جو کام سکھایا گیا ہے کام کے اندر بات ہے تو ہمیں ہر وقت اور ہر لمحے اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمارے لیے ہر مسئلے کا حل ہمارے وضو میں ہماری نماز میں ہمارے لوگوں سے پیار کرنے میں میں کرنے میں دل کی کثافت کرنے میں دل کی بغض نکالنے کے دل جب صاف ہوتا ہے دل سے ہر قسم کی غیبت ہے بڑھائیں اور بیماری نکالنے کے لئے اور ہمارے اندر کی بھی صفائی ہو جاتی ہے ہمارے باہر کی بھی صفائی ہو جاتی ہے اور جب انسان اندر اور باہر دونوں طرف سے صاف ہو جاتا ہے تو پھر اس کی زندگی اور صحت اچھی ہو جاتی ہے تو ہمیں اپنے رب کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں زندگی کے طریقے سے کھائیں وہ ہماری زندگی کو بہتر بنانے کے لئے بہت ہی کارگر ہیں اے اللہ ہمیں اپنا اور ہمیں تو ہمارے ہر عمل کو قبول کر اور ھمیں ایسا بنادے کہ ہم تیرے حضور ہر وقت حاضر رکھیں اور تو ہماری حاضری کو عاجزی کو قبول کرلے اور اگر قبول کرلے گا تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں اس کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

25

## ☆اسلام اور جدت پسندی☆

شکر الحمد اللہ شکر الحمدللہ شکر الحمد اللہ کہ تو اپنے رحمت اور کرم سے ہر مشکل مسائل سے نکال لیتا ہے ہمیں وہ رستہ دکھاتا ہے جو تیری محبت کا راستہ ہے جو صراط مستقیم ہے جس پر چل کر ہم تجھے پا لیتے ہیں اور وہ رستہ سب سے اچھا ہو جاتا ہے جو ہمیں تیری طرف لے جاتا ہے تیرا رستہ دکھاتا ہے ہمیں تجھ سے ملاتا ہے اور یقیناً ہر انسان کو رشتہ پسند آتا ہے جس میں وہ اس سے ملے جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز ہے اور اب آہستہ آہستہ لوگوں کو احساس ہو رہا ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں سب ہے وہ تو ہے رب کائنات انسان نہیں ہے انسان کے بس میں کچھ نہیں ہے وہ ہوتا ہے جو تو چاہتا ہے اور بے شک تو نے چودہ سو سال قبل جب نبی کریم اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن پاک کا تارا تو اس میں سب کچھ بیان کر دیا لیکن اس میں بار بار تو کہہ رہا ہے کہ غور و فکر کرو اس میں فکر کرو سوچو غور کرو تو کیا ہم نے اس کو کبھی توجہ سے پڑھا سوچا یہ جو آج سائنس اور ٹیکنالوجی کی بات کرتے ہیں جس کے ذریعہ ہم ترقی کے راستے طے کر رہے ہیں اور جس کو ہمارے مولوی حضرات رد کر رہے ہیں وہ بھی ایک جہالت ہے کہ میں ہم سائنس کو نہیں مانتے ٹیکنالوجی کو نہیں مانتے یہ ایک الگ بات ہے قرآن کریم میں ہر ایک چیز اور اس کی وضاحت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دی لیکن یہ علم ہر ایک تک نہیں پہنچا اس علم پر سرچ کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کی گئی لیکن پھر یہ ہوا کہ اگر ہم زمانہ قدیم میں جاتے ہیں تو ہی بہت مشہور تھا وہاں کے لوگ بہت دانشور تھے اور وہاں کی آرکیٹیکٹ بہت زبردست تھا وہ بھی دماغی صلاحیتوں کی ہی بدولت تھا اور لوگ بہت ترقی یافتہ صورت میں نظر آتے تھے اور وہیں پہ آپ دیکھیں کے ہمارے بہت بڑے بڑے دانشوروں نے ہمارے تھے جتنے بڑے وہ سب مسلمان تھے اس میں کثیر تعداد مسلمانوں کی تھی ابن خلدون کو لے راضی کو لے لیں اور بے حساب کے وقت میرے پاس قلیل ہے ان کامیاب ذکر نہیں کر سکتی تو آپ اٹھا کے تاریخ دیکھیں تو ریاضی دان مشہور ریاضی

دان سائنسدان جو ہے وہ سب آپ کو مسلمان نظر آئیں گے انہوں نے تحقیق کر کے ثابت کیا ان باتوں کو جن جنہوں نے چیزوں کو کو ایجادات کی چیزوں کی ایجادات کی انہوں نے ریسرچ کر کے ثابت کیا اگر ہم دیکھیں تو بہت پرانے نسخوں میں یہ جو آج بیماری چل رہی ہے وہ علاج سے نظر آتے ہیں وہ علاج بتانے والے کون ہیں وہ علاج مسلمان نے بتائے ہیں اور پھر مسلمانوں نے اپنی روایت کو نہ جانے کیوں چھوڑ دیا نہ جانے کیوں جہالت کی طرف نکل گئے کیوں سائنس اور ٹیکنالوجی سے منہ موڑ کے جو اتنے بڑے بڑے فلاسفر اور سائنسدان پیدا کئے۔

ان کی جگہ یورپین نے قبضہ کر لیا اور وہ ویلیو جو ہماری تھی وہ کارنامے جو ہمارے تھے ہمارے مسلمانوں نے انجام دیے تھے وہ باتیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھیں ان سب کو انہوں نے اپنا لیا مغرب نے اور ہم ان سے دور ہوتے چلے گئے اور ہم وقت کی اس دوڑ میں کمشنر لیزم میں پھنستے چلے گئے اور اگر اب بھی آپ دیکھیں جہاں پر بھی جس جگہ پر بھی ہمارے پاکستانی اور اور مسلمان لوگ جاتے ہیں تو وہیں پے ان کو نمائندگی حاصل ہوتی ہیں اور وہ سب بڑے بڑے اچھے ڈاکٹر انجینئر اس میں پاکستانی کے نام شامل ہیں پاکستانی بند ذہن اور دماغ رکھتے ہیں مگر اس وقت جب وہ استعمال کریں تب۔ لیکن یہاں پر جو ہم سرِ دست دیکھ رہے ہیں وہ تب بہت زیادہ تعداد جو ہے جاہلوں کی تعداد بڑھ چکی ہے اور بہت تعلیم یافتہ لوگ بھی ہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی ہر تیسرے بندے کے بعد نظر آرہی ہوتی ہیں مگر اس کے باوجود بھی ہم لوگ کیونکہ پریکٹیکل نہیں کرتے عمل نہیں کرتے ہم فرقہ واریت میں ادھر جاتے ہیں ہمارے اندر سے ہمارا غصہ ہماری میں ہمارا تکبر ہمارا غرور ہماری خودی، جھوٹ اور فریب یہ ہمارے اندر سے ختم نہیں ہو رہا اور سچا پکا مسلمان اور سیکھنے والا بندا وہ ہوتا ہے جس کے اندر کسی کے لیے بھی نفرت نہیں ہوتی جس کے دل میں کسی کے لئے نفرت نہیں ہوتی اس میں کوئی بیماری بھی نہیں ہوتی جسم میں کوئی بیماری نہیں ہوتی ہیں جو نفرت یہی بیماری کا باعث بنتی ہے بات طویل ہوتی چلی جا رہی ہے یہ مقصد تھا کہ ہمیں جو بھی علم رائج الوقت ہے اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا ہے اور ھم ضد پہ اڑے رہیں کہ یہ بات اس طرح سے ہے۔ قرآن کریم سب بتا چکا سب کچھ جو چودہ سال پہلے بتا چکا ہم نے اس پر کتنا عمل کیا ہم اس کے کیوں قاری نہیں بن سکے ہم نے اس پر غور و فکر نہیں کیا ہم نے کیوں دوسروں کے ہاتھوں میں چیزیں تھما دی۔

اللہ تعالی ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے قرآن پاک کو سمجھنے والے ہو اس پر عمل کرنے والے ہو اور ہر سائنس اور ٹیکنالوجی تونے بتادیں اس کے اندر بھی جگہ جگہ اگر آپ دیکھیں ایسی کوئی بجھریا اسی اچھی جگہ یا مقامات پر ایسا ذکر ملتا ہے سائنس اور ٹیکنالوجی اور آنے والی ٹیکنالوجی اب آگئی ہے یہ اس کے بعد آنے والی ہے اس کا ذکر کیا سن گیا ہے تو اللہ پاک تو ہمیں اس قابل بنادے کہ ہم تیری بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرسکتے ہیں اور زمانے کی دوڑ کے ساتھ تھی اس کی کی اپنے دلوں کو پاک اور صاف رکھ سکے اپنے سوچ کو مثبت کر سکتی اور تیرے ہو جائے اور تو ہمارا ہو گیا تو ہمیں کسی بات کی فکر نہیں کہ جس کا رب اس کا سب

26

## ☆ارتقائی ادوار☆

شکر الحمد للہ شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ کہ ایک تو ہمیں قرآن پاک مکمل ضابطہ حیات کی شکل میں ملا اور صحیفے کی شکل میں محفوظ صورت میں مرتب صورت میں ملا یہ کتنا کرم ہے کیونکہ یہ پہلا زمانہ گزرا اس میں کس مشکل میں لوگوں نے پہلے اسکو حافظ قرآن تھے حفظ کیا یاد کیا یاد کرنے کے بعد جب لکھنے کا دور ہے تو پھر لکھا گیا اور پھر احادیث کو کس طرح سے جمع کیا گیا تفاسیر کو جمع کیا گیا پھر مختلف ادوار گزرے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دور اور اس کے بعد پھر صحابہ کرام کا دور جو ایک لرننگ پیریڈ ہے بہت ہی شاندار گرینڈ پیریڈ جب صحابہ کرام سیکھ رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کتنا شکر ہے کہ ہمیں یہ سب چیزیں تیار ملیں اور پھر صحابہ کرام سے تابع تابعین خلفائے راشدین ہیں پھر اس کے بعد دوسرے مسلم پیریڈز آئے پھر اس کے بعد بہت سے سکالرز آئے لیکن آج تک ایسے اسکالرز پیدا نہیں ہوسکتے جس طرح مسلم سکالرز نے کام کیا اس کے بعد مغرب کا زمانہ آتا ہے اس میں بہت سے دور آئے۔ اس میں وفاؤں کے دور بھی آتے رہے بلاؤں کے دور بھی آتے رہیں معیشت تباہ بھی ہوتی رہی جنگیں بھی ہوتی رہی جنگ عظیم اول دوم سوم ہوتی رہی ہیں مگر اب کرونا کی وجہ سے جو اس وقت معیشت کی تباہی ہے یہ دوسری جنگ عظیم سے بھی زیادہ تباہی ہے لیکن ہم ہر وقت ہر لمحہ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں وہ اس بات پر کہ وہ ہمیں تمام چیزیں مرتب شکل میں دے رہا ہے یعنی قرآن کریم ایک باقاعدہ شکل میں ہے بلکہ تفاسیر احادیث اسی طرح سے فقہ اسی طرح سے جتنی بھی تعلیمات ہے وہ کتابی شکل میں مل جاتی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی ضرورت کے مطابق پڑھ لیتے ہیں اور یہ فرقہ واریت ایک غلط چیز ہے جو ہمارے اندر آئی ہے اور اس فرقہ واریت نے ہمیں بہت زیادہ نقصان پہنچایا اس فرقہ واریت نے ہمیں بہت زیادہ تباہ کیا ہے ہے کہ محمدؐن لاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا اور ان کے دور میں جو ہوا اب دیکھیں گے ان کے دور میں کوئی فرقہ نہیں تھا یہی تعلیمات تھیں اس زمانے میں بھی وباؤں کا ذکر ہے اس زمانے میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جس جگہ ہو وہاں سے باہر مت نکلو اور باہر سے اندر مت لوگوں کو آنے دو اگر ان کی تعلیمات کو دیکھو تو کتنی بڑی بڑی باتیں اس زمانے میں کر دی گئی اور قرآن کریم میں آج بھی وہ چیزیں موجود ہیں اور پھر آپ

دیکھیں کہ دور مختلف ادوار ترقی کے دور آتے رہے پہلے بندہ بکلی ٹیبلٹ پر لکھ رہا ہے لکھتا رہا پھر دیواروں پر لکھتا رہا نقش بناتا رہا پھر لکڑی کی تختیوں پر لکھتا رہا پھر اس کے بعد بعد پریس کا دور آجاتا ہے اور اور پھر ٹائپ رائٹر کا دور آجاتا ہے اس پر لوگوں نے کام کرنا شروع کر دیا ہے کمیونیکشن کے زریعے بدلتے گئے مطلب ترقی ادوار میں ہوتی رہی ہے اور ہم ڈیجیٹل دور میں آگئے جو آج کل کا دور ہے اگر اس کے بارے میں دیکھے اور ہم کہتے تھے لوگوں کے پاس ایک دوسرے کے لئے ٹائم نہیں ہے بڑے بڑے لطائف بنتے ہیں کہ نانی کے گھر میں سب اکٹھے ہیں اور لیکن ہر ہر بندے کے پاس اپنا اپنا موبائل ہے لیکن ہم سب کام کر رہے ہیں اور یہ کس چیز کتنی فتنے والی کتنے ایک شر انگیز اور ایک جادو کا چر کا کہا جاتا تھا کہ اس نے ایسا کب آیا ہے کہ سب وہ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں لیکن اب دیکھا جائے تو 2000ء سے لے کر اب تک کتنی ترقی ہوئی ہے بلکہ اگر انیس سو بانوے کی بات کریں جو کہ ایم ایس ڈوس کا دور تھا اور وہ اسے لے کر آج تک اتنی ترقی ہوئی ہے کہ کے اب ہم اپنے آپ کو اس کے سامنے نالائق محسوس کرتے ہیں کہ ہم اس تک نہیں پہنچ پا رہے یہاں تک لوگ پہنچ گئے ہیں اور ہم بھی سیکھنے کے مرحلے پر چل رہے ہیں اور یہ بہت بڑی بات ہے لیکن رب کائنات تو بہت دور کی سوچتا ہے ہم تو آج کی سوچتے ہیں ہم کیا تو بچوں کی آنکھیں خراب ہوتی ہیں بچے رہا اور پتہ نہیں کیا دیکھتے ہیں کیا کرتے ہیں  ظاہر ہے اس میں منفی چیزیں بھی ہیں اس میں پوزیٹو چیزیں بھی ہیں اس میں دنیا بھر کی معلومات ہے آپ کے ہاتھ میں ساری لائبریری ہے پوری دنیا کے ہاتھ میں کچھ بھی آپ دیکھنا چاہیں تو ایک منٹ میں پہنچ جاتے ہیں آپ کسی کتاب کو دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہر چیز چھوٹی سی ڈبیا میں موجود ہے تو یہ سب اللہ کا کرم ہے کہ اس کو ہم نے اپنے دور میں دیکھا ابھی تک یاد رکھی ہے کہ اب ہم دیکھیں گے کہ جس طرح گھر کی بتیاں بند کر نہ جائیں گے جلانا چاہیں گے بلکہ آگیا ہے یا دور کے گھر کی سیٹنگ فوری بدل سکتے ہیں جو کچھ کھانا چاہیں گے ہر بندہ آرڈر کر رہا ہے ادھر سے چیز آرہی ہے کپڑوں کی خریداری ہو رہی ہے اب اس سے بھی زیادہ ترقی کرے گا گھر بیٹھے آپ کی ایجوکیشن ہو جائے گی اب بہت دور شروع ہو گیا تھا ایجوکیشن آن لائن دی جارہی ہے اگر یہ دور نہ ہوتا تو ہم بہت پیچھے رہ جاتے ہیں آج کل جو ہم دیکھتے ہیں محسوس کرتے ہیں اور ذرائع بہت ہے تو اللہ کا شکر ہے ہر بات کے لئے اور اللہ تعالی اپنی رحمتوں سے کرم کرے کہ یہ جو بلا آئی ہے وہ ایک دم سے ختم کر دے یا اس کا علاج ہمیں ملا دے آپ سے اللہ پاک اس طرح سے ہو کوئی اس کا ایسا علاج ایسا طریقہ تیری طرف سے ایسی رحمت ہوں یہ یہ وہ ختم ہو جائے اور اللہ کی رحمتیں نازل ہو جائے تو ہمارا بن گیا اگر تو ہمارا بن جاتا ہے تو ہمیں کسی چیز کی شک نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

27

## ☆رحمت کی بارشیں☆

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ اللہ کہ بہت ہی خوبصورت دن جو گزر گیا جس میں تیری رحمتیں تھیں تیرا کرم تھا درود سلام کی آوازیں تھی اور گھر لبیک اللہ ھمالبیک اللہ ھمالبیک کے ساتھ اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز سے گونجتا رہا کس قدر خوبصورت محفل درود پاک کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ایک وعدہ جو کیا وہ پورا ہوا ایک بچی کی نعتیہ کتاب کے کے تقریب رونمائی ہوئی پوری طرح سے تو نہیں کروا سکے لیکن وعدہ پورا کیا اور ان حالات میں اس خوبصورت محفل سے تھوڑے سے لوگ خالص لوگ عاشق رسول خالصتان عشق رسول لوگ وہاں پر موجود تھے اور جن کی ہر دھڑکن سے درود کی آواز آتی تھی اور وہ محسوس ہوتی تھی اور گھر کے کونے کونے میں درود پاک کی آواز گونج رہی تھی ہر دل عشق الہی سے لبریز عشق محمد ﷺ سے لبریز ر،رب کے عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور ان عاشقوں کی محفل تھی خوبصورت محفل اور یہ کرم کس کا تھا رحمت کس کی تھی تیری رحمت تیرا کرم تیرا فضل جس میں نے چھوٹی سی محفل کو چار چاند لگا دیے اور اس میں وہ جذبات اور کیفیت پیدا کر دی جو شاید اور ایک بہت بڑی محفل میں پیدا نہ ہو سکتی کل اتنی خوبصورت محفل نقشہ ضبط کر گی جو کبھی نہیں دیکھی وہ محبتیں جو آج نظر آئی وہ عشق جو آج نظر آیا اس کے الہی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو وہاں پر موجود ہر شخص کے دل میں تھا اللہ اللہ کتنا کرم اس درو دیوار پر تھا کہ جہاں تیرا نام لیا گیا یا ویسے تو تمام رات نعت تمام دن تیری محفل سجی ہے عام دل تیری محفل کرتی ہے یہ دل درودوسلام کی آواز لبیک اللھم لبیک کی آوازوں سے گونجتا رہتا ہے اور بھی محفل ہوتی رہتی ہیں لیکن آج کی محفل کا رنگ عطائی تھا رضا کی خاطر تھا تیری رضا کی خاطر اور کس کس عطا کا ذکر کروں کس کس رحمت کا ذکر کرو کس کس کرم کا ذکر کروں اور تیری ہی رحمت سے سب کچھ اس طرح بطریق احسن ہوتا چلا گیا کہ جس کا ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے اور پریشانی تکلیف ، کے باوجود آسانیاں محبتیں تھیں کرم کی بارشیں تھی تو اسی طرح کرم اور رحمت کی بارش میں ہمیں نہ بٹھائے رکھنا ہمارے دامن کو

اپنی رحمتوں سے بھرتے رہنا اور ہمیں ہر اچھا دن جو گزر گیا اس کو یاد کر کے اپنے اگلے دن کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے رہنے دینا ہمیں اپنے فضل اور کرم شامل حال رکھنا اللہ اس محفل میں جو شریک تھے جو اس بچی کے خطاب کی محفل تھی اللہ اس کو اس کے لیے صدقہ جاریہ بنا دینا اور اس کی اس کاوش کو قبول کر لینا اور ہمارے محبتوں کو قبول کر لینا ہماری محبتوں کو قبول کر لینا اے اللہ کا بن جانا اے اللہ ہم تجھ سے محبت کرتے ہیں ہیں تیرے محبوب سے ہم محبت کرتے ہیں تو ہم سے محبت کرنے اور تو ہمارا بن اگر تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

28

# ☆عشقِ حق☆

شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ کتنا خوبصورت دن گزرا کل کے دن کی خوبصورت یادیں خوبصورت محفل اور وہ محفل جس نام سے سبھی اس طرح لوگوں نے اس میں شرکت کی بہت کم لوگ لیکن بہت بھرپور شرکت اور ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ دس بارہ لوگوں میں اتنی بھرپور شرکت ہو کہ ہر شخص اپنی بات کے ساتھ اس میں شامل رہا اور ہر شخص یا ادارہ اسے دیکھتا رہا سیکھتا رہا ہاں اور محفل اپنے عروج پر پہنچ گئی درود کی محفل نعت کی محفل تو آنکھوں میں بہت خوبصورت محبت اور پھر اس کے بعد آئے ہوئے مہمان چلے گئے جو دور سے آئے ہوئے تو وہ بھی چلے گئے اور آج ان کے پیار کو یاد کرتے ہوئے ان کی محبت کے جتنے لوگ وہاں موجود تھے اور ان چاہتوں نے دل میں ہلچل مچائے رکھی اور جی سوچ کر دل خوش ہوتا رہا کہ اتنے خوبصورت بھی ہوتے ہیں تو ایک دوسرے سے بے لوث محبت کرنے والے اور یہ کرم کس کا ہے میرے مالک میرے آقا میرے خالق کا رحمت مشتبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشق احمد کا عشق مزمل کا جنہوں نے ہمیں رمزِ عشق سکھایا۔

اپنے آپ میں کھونے دے اب
عشق تماشا ہونے دے اب
عشق سمندر سامنے میرے
جیون ناؤ ڈبونے دے اب
کیف و نشہ اور اک مستی
تھیا تھیا ہونے دے اب

بس جب یہ کیفیت طاری ہوتی ہے تو انسان اس میں ڈوب جاتا ہے وہ مستی وہ کیفیت سرور وہ نشہ عشق کا نشہ جسم میں سستی ہوتی ہے اور محبت ہوتی ہے عجیب کیفیت طاری کر دیتا ہے اور تمام دن اسی کیفیت سے گزرتے رہے اور پھر آج حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یوم پیدائش تھا اس نے سارا دن مصروف رکھا۔

ہے کتنا مقدس یہ دن آج کا
کہ تشریف لائے علی مرتضیٰ
کرم کیسا رب نے اپنا کیا
دوست کتنا پیارا نبی کو ملا
اپنی جاں کا بھی حصہ انہیں دے دیا
ساتھ ہر جا رہے تھے علی مرتضی
جاں سے پیارے انہیں تھے جو صلی علی
مصطفی ﷺ مرتضی کو جو اپنا لیا
ان کے صدقے میں شہناز کیا کیا ملا

سبحان اللہ ہم تو ان کے غلاموں کے غلام ہیں پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست آپ کے چچازاد داد آپ کے داماد اور آپ کے ہمراز تو کیوں نا چاہیں انہیں ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا پیار کیا اور انہوں نے ہمارے نبی کو اتنا پیار دیا تو اللہ یہ سب پیار ہمیں بھی عطا کر دے تاکہ ہم بھی تیرے کرم کے حقدار بن جائیں اور تیرا کرم جو ہم پر ہو گیا تو ہماری زندگی سنور جائے گی ہماری زندگی کا ہر لمحہ سنور جائے گا اور اگر تو ہمارا بن گیا تو کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

29

## ☆حُسنِ اخلاق☆

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ کے یہ پر سکون وقت تو نے ہمیں عنایت کیا ہم پے رحمت بنا کر اتارا اور ہمیں توفیق دی کہ اس معزز فضا میں معطر ہوا میں درودوں کی گونج میں اللہ اکبر کی صدا میں ہم اٹھ کے تجھ سے سر گوشیاں کریں پیاری پیاری باتیں کریں اپنے دل کے حال کہیں اپنے مشاہدے کو تیرے ساتھ بانٹیں کیونکہ تو تو سب سے زیادہ جاننے والا, بہتر جاننے والا ہے۔ تیری تو ذات سب سے افضل ہے کہ تیری تو ہر طرف نظر ہے اتنی وسیع دنیا دونوں جہانوں میں تیری نظر ہے اور تو دیکھ رہا ہے کہ کس کو کیا چاہیے کس کو کیا کرنا ہے کون کیا کرے گا کون کس نے کیا کیا تھا کون کیا سوچتا تھا کہ کسی کے دل میں کیا ہے کسی کی زبان پر کیا ہے اور تو بھید جانتا ہے اور پاتال میں کیڑے مکوڑوں کے حالات تو بہتر جانتا ہے اور وہاں پر بھی رزق پہنچانا تیری ذمہ داری ہے اور سات آسمان اور یہ پاتال تک زمین کی تہیں ان کے اندر کیا ہے اور پہاڑوں کو میخیں بنا کر اس میں گاڑھ دیا ہے اور وہ وقت بھی آئے گا جب یہ پہاڑ روئی کی طرح اڑنا شروع ہو جائیں گے اور وہ دن روز محشر ہو گا اللہ اللہ اور اس دن ہمیں اپنے سب اعمال کا جواب دینا ہو گا ہم نے کیا کیا کس کو کیا دیا کس سے کیا لیا کس کی دل آزاری کی کس کا دل خوش کیا کس کی عزت کی کس سے معذرت کی کس سے اکڑ کر چل دیئے کیونکہ یہ سب تو تربیت کی باتیں ہیں تربیت اور اخلاق اور جس کی بہترین تربیت ہے اور بہترین اخلاق ہے وہ تیرے قریب سب سے محبوب بندہ ہے ۔دل آزاری کیا ہے کسی کو تکلیف دینا، کسی کے دل کو دکھا دینا آپ یہ جانتے بھی ہیں یہ بات اس شخص کو بری لگے گی لیکن کہنے سے باز نہیں آتے یا یہ بھی دیکھیں کہ کسی وقت ہمارے زور سے چلنے سے ہی کسی کو تکلیف ہوتی ہے زمین کو بھی تکلیف ہوتی ہے ہمارا اونچا بولنے سے ہی کسی کو تکلیف ہوتی ہے اور ہم جو شکلیں بگاڑ دیتے رہتے ہیں اور جو کانوں میں باتیں کرتے ہیں ایک دوسرے پر ہنستے ہیں محفل میں بیٹھے ہوئے سر گوشیاں کرتے ہیں اس سے کتنے لوگوں کی دل آزاری ہوتی ہے بیشک دوسرے شخص کے متعلق بات نہ کر رہے ہوں اور اس کی اوپر نہ ہنس رہے ہوں لیکن ہمارے سامنے بیٹھا ہوا دوسرا

شخص یہی سمجھتا ہے کہ میرے متعلق کوئی غلط بات کی جارہی ہے یا میرا مذاق اڑایا جارہا ہے آپ کی یہ ایک چھوٹی سی لاعلمی کتنے دل توڑ دیتی ہے کتنی تکلیف پہنچاتی ہے ایک چھوٹا سا عمل جو ہمیں محسوس بھی نہیں ہوتا کہ ہم نے کسی کے ساتھ کیا کیا اسی طرح کسی کو بے عزت کرلینا وہ زبردستی کی بات ہے یہ تو لاعلمی ہوگیا زبردستی آپ نے کسی کی بے عزتی کردی اس کو نیچا دکھانے کی کوشش کی اس کو کمتر سمجھا اپنے آپ کو برتر سمجھا اپنی برتری ثابت کرنے کی کوشش کی یہ سب دل آزاری کا باعث ہے اور یہ سب منفی سوچ ہے احترام کرنا یہ ایک اچھی صفت ہے یہ ایک اچھی سوچ ہے یہ کمزوری نہیں ہے بلکہ یہ تربیت ہے اگر ہم کسی کے آگے جھک جاتے ہیں یہ اپنا سر جھکا دیتے ہیں اس سے پیار لینے کے لئے یا اس کے سلام کے جواب میں اپنے سینے پر ہاتھ باندھ لیتے ہیں اور اپنی عزت اور احترام کا اظہار کرتے ہیں احتراماً کسی کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں کسی کے لیے دروازہ کھول دیتے ہیں اور بزرگوں کے لیے اپنی جگہ چھوڑ دیتے ہیں اور جب بزرگ لوگ بیٹھتے ہیں تو کوئی ایسی حرکت نہیں کرتے جس سے ان کے احترام میں کوئی کمی آئے تو یہ سب کیا ہے یہ ایک تربیت ہے ایک گھروں میں سکھایا جاتا ہے اساتذہ بھی سکھاتے ہیں اساتذہ کا احترام کرنا بہت بڑی بات ہے والدین کے بعد اساتذہ کا رتبہ ہوتا ہے اور پھر اس کے بعد آپ کے اقرباء ہے آپ کے دوست احباب ہیں ان سب کا احترام ہم سب پر لازم ہے اور معذرت کرنا بھی حسن اخلاق ہے ذلت نہیں ہے ہم اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے لیکن ہمیں اندازہ ہو کہ ہماری وجہ سے کسی کو تکلیف پہنچ رہی ہے تو ہم معذرت کرتے ہیں تو یہ بہت بڑی بات ہے اور جو وہ اپنی غلطی کی معافی مانگتے ہیں وہ بہت بڑا آدمی ہے اور جو پہلے بڑھ کر معاف کر دیتا ہے وہ اس سے بھی بڑا آدمی ہے جو غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی اپنی غلطی معذرت کرلیتا ہے وہ بڑا ہے اور جو معاف کرتا ہے پہل کرتا ہے معاف کرنے میں وہ پہل کرتا ہے تو اللہ اسے پسند کرتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی تو ہم کو ایسا ہی ماحول عطا فرما جس سے تو راضی ہو جائے کیونکہ اگر تو راضی ہو گیا تو ہمیں کوئی فکر نہیں تو پھر جس کا رب اس کا سب۔

30

# ☆نسلوں کے لیے حق کی دعا کریں☆

شکر الحمد اللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ کہ ایک اور دن رحمت والا کرم بالا گزرا لیکن اے رب کائنات میرے پیارے رب اتنا رحمان ہے کریم ہے رحیم ہے یہ دنیا میں برائیاں کیوں ہیں۔ دنیا میں جب دیکھتے ہیں کہ معاشرہ خراب ہو رہا ہے کہ اس میں خود والدین بھی قصوروار ہیں معاشرے میں نشے کی عادت بڑھتی چلی جارہی ہے اور کچھ اپنے دو دنوں سے اپنے لئے کچھ حفاظتی اقدامات کرنے کی خاطر اللہ کے سپرد کر کے خود کو ایک کیمرہ لگوایا گیا تاکہ ہماری غیر موجودگی میں ہونے والی کارکردگیوں کا پتہ چلتا رہے تو رات گیارہ بجے کے بعد منظر نامہ دیکھنے میں آیا وہ ناقابل بیان ہے اور کوئی نہیں ہیں جو اس سوسائٹی میں ان لوگوں کو چیک کر سکیں جو جرائم کو جنم دے رہے ہیں اور ہم خواتین جیسے ہی اپنی عزت کی چادر کو لپیٹے کسی چیز میں دخل اندازی نہیں کرنا چاہتیں لیکن جب برائی پھیلتی ہے تو بچوں کو خراب کرتی ہے نئی نسل کو خراب کرتی ہے وہ بچے جو ہم سب کے بچے ہیں جن کے ذمہ دار ہم سب ہیں اور ان کے اس برائی میں ان کے ساتھ شامل ہیں تو اس وقت اللہ ہم یہ سوچتے ہیں کہ رب کائنات تو ان کو بھی ہدایت کا راستہ دکھا تاکہ زندگی میں یہ جو اتنے مشکل حالات نظر آتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم سیدھے راستے کو چھوڑ کر غلط راستے پر آگئے ہیں الحمدللہ کہ وہ بچے جو ایسے حالات میں صحیح راستے پر چل رہے ہیں اللہ تعالی ان پر کرم کرے سب بچے ہیں ہمارے بچے ہیں اپنے بچوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ سب بچوں کی تربیت کا خیال آتا ہے ہے اور دل خون کے آنسو روتا ہے لیکن پھر ہاتھ پھیلا کے دامن پھیلا کے اللہ کے حضور حاضر ہو جاتے ہیں اور اپنے بچوں کی بہتری کے ساتھ سب بچوں کی بہتری کے لئے دعا کرتے ہیں اور یہ تو معاشرے کو خراب ہی نہیں بلکہ کمزور بھی کر دیتی ہیں جب انسان نشے کا عادی ہو جاتا ہے تو وہ بالکل کمزور ہو جاتا ہے کچھ کرنے کے قابل نہیں رہتا وہ معاشرے کو کیا دیگا اس نشے میں لت پت پڑی ہے اور رات کو اٹھ کر پھر دوبارہ نشے کی طلب اس کو لے کے آجائے اور ایسی جگہ جہاں تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ایسی سوسائٹی میں اس قسم کی حرکتیں نظر آتی ہیں اور میرا بہت جی چاہتا ہے کہ میں

دروازہ خود کے گیٹ کھول کے بچوں سے کہوں کہ کیا بات ہے کہ تم یہاں پر کیوں اکٹھے ہو اور اتنی رات ہے والدین کو بالکل فکر نہیں کہ ان کے بچے گاڑیاں لے لے کر کہاں جا رہے ہیں ایک گاڑی آتی ہے دوسری گاڑی آتی ہے تیسری گاڑی آتی ہے پھر باری باری گاڑی آجاتی ہے کچھ لوگ رہ جاتے ہیں کچھ لوگ چلے جاتے ہیں کیا بیان کریں اس کے اس کیفیت کو جو ایک ماں کے دل پر گزرتی ہے میں جب ماں کا دعوی کرتی ہوں تو خود اپنے آپ کو کمزور محسوس کرتی ہوں تو پھر میرے ہاتھ دعا کے لئے اٹھ جاتے ہیں اور اتنے خوبصورت وقت میں تجھ سے سرگوشیاں کرتی ہوں اور اندر رہ کے محسوس ہی نہیں ہوتا کہ باہر کیا ہو رہا ہے لگتا ہے کہ بس تو ہے اور ہم ہیں، ہم ہیں اور تو ہے یہ بے شک ٹھیک فرمان ہے کہ تکلیفوں سے نہ گھبرایا کرو کہ تمہیں اللہ کے قریب کرنے کے لیے آتی ہے اور جس دن ہمیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ جو کام ہماری مرضی سے نہیں ہوتے ہیں وہ ہمارے لیے کتنے بہتر ہوتے ہیں اور اس دن ہماری مایوسی میں کمی آجائے گی لیکن اللہ تو زیادہ بہتر جانتا ہے لیکن ہمارے جیسے ناقص العقل لوگ اس بات کو سمجھ نہیں پاتے بس معاشرے میں ان معاشرتی برائیوں کو دور کر دے۔ یہ کسی کے بچے ہیں نہ اور تیرے تو سارے ہی بچے ہیں تو تو سب کا ہی مالک ہے سب کا ہی بن جا سب کو اپنا بنا لے سب پہ کرم کر دے سب پہ کرم کر دے کرم کر دے اور تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

31

# ☆اللہ کے پیاروں کی محافل☆

شکر الحمد اللہ شکر الحمدللہ شکر الحمد اللہ کہ آج کا دن بھی بہت خوبصورتی سے گزر گیا اور آج دوسرا دن شروع ہو رہا ہے جس میں رب کائنات نے ہمیں زندگی کا نیا لائحہ عمل دینا ہے کل کا دن بہت خوبصورت تھا جس میں محفل سجائی گئی حضرت علی کی سالگرہ اور حضرت علی کی پیدائش پر خوشی کا اظہار کیا گیا اور اس سلسلے میں بڑی خوبصورت تقریبات کا انعقاد کیا گیا اور سب سے بڑی بات جو ہم محفلیں سجاتے ہیں اس کی خوبصورتی ہوتی ہے کہ اس میں اس کو خوبصورتی سے منایا تو جاتا ہے خوبصورت بنایا تو جاتا ہے لیکن باتیں بھی خوبصورت کی جاتی ہیں وہ صرف اور صرف اللہ اور اللہ کے رسول اور دین کے متعلق ہوتی ہیں اور ان تمام کا آج کی زندگی پر تبادلہ خیالات میں کیا جاتا ہے اور اس کو آج کی زندگی کے مطابق دیکھا بھی جاتا ہے کہ آج کے دور کا کیا تقاضا ہے اور اس کے اس دور کا کیا تقاضا تھا اور ہم کس طرح سے ان تقاضوں کو پورا کر سکتے ہیں اور ہمارے نبی کی جو زندگیتھی اور صحابہ کرام کی جو زندگیاں تھیں اور صحابہ کرام کی اور پنجتن پاک کی جنھوں نے جان دے کر یہ بات سمجھا دی کہ کربلا محبت ہے اور ہم نے علی سے سیکھا ہے کہ عاشقی کیا ہے محبت کیا ہے کس طرح سائے کی طرح آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور اپنی جان کی پروا نہیں کی جب دشمن تلوار لے کر کھڑے تھے تلواروں کی چھاؤں میں آپ سوچتے رہے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے آگے جانے کا موقع فراہم کر دیا تو یہ کیا ہے یہ عشق کیسا ہے یہ بے لوث محبت ہے بے لوث ان مٹنے والی محبت جس میں صلے اور ستائش کی پرواہ نہیں ہوتی اور ہر مسلمان کو یہی تعلیم ملتی ہے کہ ہمیں بے لوث محبت کرنی ہے بے لوث چاہنا ہے جب یہ باتیں کرتے ہیں تو اس میں اس قدر ڈوب جاتے ہیں کیا ایسا لگتا ہے کہ جیسے ساری کائنات اس گفتگو میں شامل ہوگئی ہے اور جب یہ ہماری خواتین کی خوبصورت محفلیں ہوتی ہیں تو اس میں ہر ہر بات چاہے وہ نعت ہو یا نعت ترنم میں پڑھی جائے یا وہ نثر ہو یا نثر ترنم میں پڑھی جائے اس وقت روحانیت اور اس قدر ترنم ہوتا ہے کہ ہم ڈوب جاتے ہیں اور جب کچھ پڑھنے کا موقع ملتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ بالکل اللہ ہمارے سامنے ہے ہمیں دیکھ رہا ہے اور ہمارے سارے بزرگان دین ہمارے ساتھ موجود ہیں اور

ہمیں اس سے بڑی تقویت ملتی ہے بالکل یہ ایک احساس کا نام ہے یہ ایک احساس ہے لیکن یہ احساس بھی کتنا پیارا ہوتا ہے کہ ہمارا اللہ ہمارے ساتھ ہے اللہ ہمارے ساتھ ہے پنجتن پاک ہمارے ساتھ تمام انبیاء، آصفیہ، رسول اللہ شہدائے، غوث وابدال ہمارے ساتھ ہیں اور ہم سب کے لیے دعا کر رہے ہیں اور ہم ان کے لیے دعا کر رہے ہیں کس قدر بابرکت ہوتے ہیں وہ علامات ان کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جو اس بابرکت لمحات میں شریک ہوتا ہے اور یہاں بات بتانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ سب بھی اس فیض میں شامل ہو جائیں جو فیض ہمیں ان محفل میں ملتا ہے ہے جہاں اللہ اور اللہ کے رسول کی باتیں ہوتی ہیں جہاں ان کے مطابق کردار سازی کی جاتی ہے جہاں ان کے مطابق زندگی گزارنے کے طریقے بتائے جاتے ہیں جہاں سب کے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے صرف اور صرف پیار ہوتا ہے بے لوث پیار ہر شخص دوسرے کے لیے متفکر ہوتا ہے ہر شخص ایک دوسرے کا بھلا چاہتا ہے ہر شخص ایک دوسرے کے لیے کچھ کرنا چاہتا ہے تو اس سے بہتر لمحہ اور کیا ہو گا دعا یا اللہ تو ہمیں اس طرح کے لمحات میسر کرتا رہے تاکہ ہم ان لمحات سے مستفید ہوتے رہیں ہیں تیری رحمتیں ملتی رہیں تیرا کرم ملتا رہے کیونکہ تو اگر ہمارا ہو جائے گا تو ہمیں کس چیز کی فکر کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

32

## ☆ہمیشہ حق کا ساتھ دو☆

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ اللہ کا شکر الحمدللہ اللہ تو کتنا رحیم اور کریم رب ہے رحمتوں کی برسات ہوتی رہتی ہے اور جب برستی ہیں تو یہ تیری رحمت کا پیغام لاتی ہیں لیکن اس بارش کو سب کے لئے رحمت بنانا کسی کا سائبان ٹپکے نہ کسی کو اس بارے سے تکلیف نہ ہو اور جو فصلیں پکنے کی منتظر ہیں وہ خراب نہ ہوں کسی کو بھی اگر اس سے تکلیف پہنچتی ہے تو ہر ایک اور اس کے لیے باعث رحمت بنانا باعث زحمت نہ بنانا اور ہم تو تیرے کرم کے ہر وقت متمنی رہتے ہیں تجھ سے رحم مانگتے رہتے ہیں تیرا فضل مانگتے رہتے ہیں تیری رحمتوں کے طلبگار رہتے ہیں اور ہمیں یقین رحمت اور کرم عطا کرنے والا ہے اور اس دنیا میں اب یہ حال ہو گیا ہے کہ ہمیں سب کچھ دیکھ کر بھی خاموش رہنا پڑتا ہے لیکن حق سچ بات ہمیشہ کہہ دینی چاہیے اگر وہی آج ہم اس درجے پر ہیں کہ کم از کم آج ہم دل سے بر سمجھتے ہیں اور آج کل جو آنکھوں کے سامنے نیچے کیوں ہوا چلی ہے اس کے لیے ہم اللہ پاک تجھ سے دعا گو ہیں یارب ہر بچے کو بچالے ہر بڑے کو بچالے اور یہ جو اتنی تیزی سے معاشرے میں وبا پھیل رہی ہے اور بہت ہی تباہ ہو رہی ہیں اور ہم تنزل کی طرف جا رہے ہیں جب ہمارے ہوش ہی ٹھکانے نہیں رہیں گے تو جب ہم نے آپ میں ہی نہیں رہ سکتے ہیں تو ہم تو ہم نہ تو اپنے لئے نہ اپنے ملک کے لئے کوئی کام بھی نہیں کر سکتے اور نہ اپنے گھر کے لیے یہ اتنی بری بیماری ہے کہ اس سے کسی دوسرے کو تو بظاہر کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور چھوٹے بچے سے لے کر بڑوں تک لوگوں کو اس کا عادی بنا دیتے ہیں وہ پورے کے پورے گھرانے کو نسلوں کو تباہ کر دیتے ہیں اور ان کے دل بھی نہیں دیکھتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں ادھر حرام پیسے کا وہ کیا کریں گے جو وہ اس سے کماتے ہیں گاڑیاں خریدتے ہیں اور پورے کا پورا مافیہ بنا ہوا ہے کوئی چیک نہیں کر رہا کوئی نہیں دیکھ رہا کہ اس طرح سے اس چیز کو ختم کیا جا سکتا ہے میرے اللہ میں جب سنتے ہوں دیکھتی ہوں تو میں زار و قطار رونے لگتی ہوں میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں کہ یہ سب ہمارے بچے ہیں ہمارے بہن بھائی ہیں یہ کس طرف جا رہے ہیں یہ کیوں جا رہے ہیں انہیں کیوں کوئی چیک نہیں کرتا زندگیوں کی

خرابی کے ساتھ ساتھ پورا معاشرہ خراب ہوتا جارہا ہے لوگوں کی علم کی طرف سے توجہ ہٹ رہی ہے تربیت سے توجہ ہٹ رہی ہے گھر بار تباہ و برباد ہو رہے ہیں گھر والے پریشان ہیں اور نشے کے عادی بنانے والے اچھے لوگوں کو نشے کا عادی بناتے جارہے ہیں صرف اور صرف پیسہ کمانے کی خاطر کیوں کہ وہ خود بھی اس قابل اپنے آپ کو نہیں بنا سکے کہ معاشرے کے لئے ایک مفید فرد بن سکیں پڑھ لکھ کر کوئی ٹیکنیکل کام سیکھ کر اپنے آپ کو بہتر بنا سکتے ہیں اور ایسے ہی نشے میں لوگ لڑکھڑاتے چلتے موٹر سائیکلوں پہ گاڑیوں پہ پکڑے مارتے گاڑیوں کو ادھر سے ٹکراتے گزرتے چلے جاتے ہیں۔ میں سب کچھ پہلے سب کچھ خاموشی سے دیکھا کرتی تھی میں نے کبھی بھی کسی کو برا نہیں کہا کرتی میں کہ یہ کیوں مجھ سے ٹکرایا کہ اپنے آپ کو اس سے بچا لیں لیکن دوسروں کو اپنے آپ سے بچا نہیں سکتے کبھی نہیں کسی سے جھگڑا کیا اگر کسی کو بہت زیادہ دیکھا تو پوچھا کیوں گھر میں سب خیریت ہے طبیعت ٹھیک ہے آپ ٹھیک ہو گاڑی کا نقصان تو نہیں ہوا یہ سب صرف ان کو احساس دلانے کا طریقہ ہے اور وہ اپنی جگہ پر شرمندہ ہوں کے کبھی معافی مانگ لیتے ہیں کبھی بہت ہی زیادہ نشے میں دھت ہوں تو ہنس کے چل پڑتے ہیں کبھی کوئی توجہ ہی نہیں لیتے اور کبھی غصے کا اظہار کرتے ہیں یہ بھی مختلف کیفیات پر منحصر ہے تو اس وقت بندہ نہ جانے کس حالت میں ہوتا ہے اور ایک جلدی انسان کے بہت سارے حادثات کا باعث بن جاتی ہے اور میں نے اندازہ لگایا ہے کہ جہاں ہم بہت تیزی سے پہنچنا چاہتے ہیں تو اس میں زیادہ پانچ سات یا دس منٹ سے زیادہ کا فرق نہیں پڑتا اور اگر وہی دس منٹ گھر سے پہلے نکل جائیں تو ہم حادثات سے بچ سکتے ہیں اور آج میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے کے یہ شعیہ شیشی پاؤڈر یہ بھنگی شیشہ پتا نہیں کیا کیا نام نشوں کے اور جڑی بوٹیاں یہ ہماری قوم کو کون تباہی کی طرف لے کر جارہا ہے اللہ بچالے ہمارے بچوں کو بہن بھائیوں کو بچیوں کو بہنوں کو ماؤں کو اللہ سب کو بچالے تو تو ہے نا اللہ تو ہے نہ تو ہے تو ہے تو ہے اللہ تو اپنا کرم کر دے اللہ تو ہی ٹھیک کر سکتا ہے اللہ تو ہمارے معاشرے کو ٹھیک کر دے اگر تیرا کرم ہو گیا تو کوئی فکر کی بات نہیں تو کرم کرے گا نہ تو ضرور کرم کرے گا اگر تیرا کرم ہو گیا تو پھر کس بات کی فکر کیوں کے جس کا رب اس کا سب۔

33

# ☆ظلم کا ساتھ مت دو☆

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمد للہکہ ہمارے رب نے ہمارے لیے ایک آسمانی صحیفہ اتارااور اس میں وہ سب باتیں ہمیں بتا دیں جو آج ہمارے سامنے آ رہی ہیں سورۃ الانفال میں سورۃ الزلزال میں سورۃ القارعہ میں اور بہت ساری سورتیں ہیں جن میں ان عذاب کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ ہمارے ہی اعمال کے بدلے میں سزا کے طور پر رب کی طرف سے اترتا ہے اور ہم اپنے رب سے معافی مانگتے ہیں کہ اللہ تعالی ہم اپنی غلطیوں اور گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں معافی مانگتے ہیں۔ کیونکہ عذاب صرف ان لوگوں کو ہی نہیں پہنچے گا جو صرف ظالم ہے بلکہ اس ظلم کا ساتھ دینے والے اور اس پر خاموش رہنے والے بھی انہیں میں شریک کر لیے جائیں گے اور خوب جان لو کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے یہ سورۃ الانفال میں ہے لیکن یہ دیکھیے کہ جیسے اب چار روز پہلے میں نے ذکر کیا تھا کہ لوگ پیسہ کمانے کی خاطر حرام کی طرف لوگوں کو ڈال رہے ہیں انسان ناجائز پیسہ کما رہے ہیں اور قوم اور ملت اور بچوں کو تباہ و برباد کر رہے ہیں تو ہم صرف دیکھ رہے ہیں کیونکہ ان کے ساتھ بہت سے لوگ ملے ہوئے ہیں بہت بڑا مافیا ہے اپنی جان کی خاطر ہم خاموش ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالی کہتا ہے کہ ظالم ہی نہیں بلکہ ظلم کا ساتھ دینے والے اور وہ لوگ جو دیکھ بھی رہے ہیں اور خاموش ہیں وہ بھی ظالم ہیں اللہ تعالی تو ہم پہ کرم کر دے کہ ہم ان سب برائیوں کو دیکھ کے ان سب کو برا سمجھیں اور اس کو دور بھی کر سکیں کیونکہ کرونا وائرس نے ساری دنیا میں ویرانی کی فضا پیدا کر دی ہے اور کعبہ بھی سنسان ہے دیوار گریہ اور کربلا میں بھی سناٹا ہے کہ وہ خود ہی نوحہ کناں ہے جو گرجوں میں ، مندروں میں کلیساؤں میں یوروشلم کی عبادت گاہوں میں سب کے سب سناٹا چھایا ہوا ہے اور ہم جو کہتے ہیں کہ وضو کرو اور وضو میں ہر چیز کا علاج ہے اور ہمارا خانہ کعبہ زمزم کی بجائے جراثیم کش ادویات سے دھویا جا رہا ہے اور وہ لوگ گاؤ موتر کو ہر چیز کا علاج بتاتے ہیں وہ کہیں منہ چھپائے بیٹھے ہی کلیساؤں کی گھنٹیاں پیروکاروں کے درد کا مداوا نہیں کر رہی ہیں اور اس وائرس نے جس طرح یہ پھیلا ہے اس نے عقیدت کا جنازہ نکال دیا ہے شراب کو حرام بتانے

والے الکوحل کی مدد لے رہے ہیں اور ارتقائی حیات اور بگ بینگ تھیوری کی بنیاد پر سائنس کو تماشا کہنے والے لیبارٹریوں کی جانب تک رہے ہیں کہ یہیں سے ہیوہ نسخہ کیمیا نکلے گا جو دنیا کے کروڑوں انسانوں کی زندگی بچا سکتا ہے اور کرونا نے انسانوں کو ان کی خود فریبی سے نکال کر ایک حقیقی دنیا دکھائی ہے کہ اپنی بقا کی سوچ نے انسانیت کو مجبور کر دیا کہ وہ سچ کا سامنا کرے اور سچ یہی ہے کہ مذہبی عقیدے کی بنیاد پر تو شاید مکالمہ ہو سکتا مگر مذہبی عقیدت کی بنیاد پر کبھی دنیا کے فیصلے نہیں ہو سکتے اور یہ اتنے بڑے بڑے فیصلے کرنے کی قدرت صرف اس رب کریم کو ہے جو یہ دونوں جہان کو چلانے والا ہے جو ہمیں اپنے اعمال کی سزا دینے والا ہے اور وہی ہمیں معاف بھی کرنے والا ہے اور وہی اس کو ختم کرنے والا ہے تو ہم سب کا بن جانا اور تو ہمیں معاف کر دے تو بہت معاف کرنے والا ہے تو ہی ممتا ہے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرنے والا ہے اگر تو نے ہمیں اپنا لیا تو ہمیں کوئی فکر نہیں اور پوری دنیا کے مسئلہ حل ہو جائیں گے کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

34

## ☆ہم پر امن ملت ہیں☆

شکر الحمدللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ دنیا میں جو کچھ بھی ہو جیسا بھی ہو جہاں بھی ہو سب کا پروردگار عالم ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہماری نیتوں کو نئ طرح کے لوگوں کے فریب سے بچا کر رکھا ہوا ہے اور ہمارے بے لوث خلوص کو پرکھتا ہے اور اس کا صلہ دیتا ہے ورنہ یہ جو دنیا میں بلا کیا عجیب قسم کے رویے نظر آرہے ہیں جب کہ موت بھی سر پہ کھڑی ہے اور لوگ اپنے اپنے الو سیدھے کرنے میں لگے ہوئے ہیں تو یہ سب اللہ تعالی کا کرم ہے ہم تیرا ہی شکر ادا کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں اپنے ساتھ جڑے ہوئے رکھا ہے اور تیرے ساتھ ہی ہم رہ کے دنیا کا ہر کام کر لیتے ہیں وہ بھی تیری رحمتوں کے سہارے کیونکہ تو ہی ہمارا ساتھی ہے ہمارا رہبر ہے ہمارا خالق ہے ہمارا پروردگار ہے بہت سی باتیں سننے میں آتی ہیں جو ہمارے لیے پریشانی کا باعث بنتی ہیں کہ دنیا کس رُخ پہ چلتی ہے حالات کیسے بھی خراب ہو جائیں لیکن ہر ایک کے پیش نظر اپنا اپنا ہی مقصد ہوتا ہے اب یہ کیسے یقین کریں کہ ایک طاقت ور فوج مضبوط آرمی کہتی تھی کہ ہمیں کوئی خوفزدہ نہیں کر سکتا اور ہر ایک اس وبا میں مبتلا ہے کوئی فیصلہ صحیح نہیں کر پا رہا مسجد مقفل ہیں اجتماعی نماز معطل ہیں لیکن ان ملکوں میں اذان نہیں دی جا رہی ہیں جہاں یہ ممنوع تھی وہ مسجدوں کا مقفل ہونا اور اجتماعی نمازوں کا معطل ہونا بھی کوئی بڑی بات نہیں ہے کیونکہ ہمارے خانہ کعبہ میں ہی نماز نہیں ہو رہی ہے پوری طرح سے مسجد نبوی میں نماز نہیں ہو رہی پوری طرح سے لیکن اس بات کو کیا کہیے کہ اب ہر گھر مسجد بن گئی ہے ہر گھر میں جہاں پانچ چھ سات آٹھ لوگ ہیں ایک جماعت بناتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں تو کتنے فخر کی بات ہے کہ ہر گھر نے مسجد کا درجہ اختیار کر لیا ہے یہاں واقعی لوگ نماز پڑھنا چاہتے ہیں اپنے اللہ سے ڈرتے ہیں عبادت کرتے ہیں اے بڑی قابل قدر بات ہے جب یہ لوگ بتاتے ہیں تو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اس سے اور کوئی اعتبار کر سکے گا کے وائیٹ ہاؤس میں قرآن کی تلاوت کی جائے گی جہاں اسے دہشت کی علامت سمجھا جاتا تھا اور امریکی اور مغربی اخبارات مصنف اور مذہبی دار ملکوں میں احادیث نبوی کی تفسیر و تشریح کی جائے گی یہ دیکھیں سوچنے والی بات ہے کہ جہاں پہ ان تعلیمات کو کوئی اہمیت نہیں

دی جاتی تھی آج وہاں پہ ہی ان کو مقدس  سمجھنا قرآن شریف کو سمجھنا اس کو فوقیت دی جا رہی ہے اور اللہ معاف کرے کہ مریض شفایاب ہو رہے ہیں اور ڈاکٹرز ہی شکار ہو رہے ہیں اور کون اعتبار کرے گا کہ جنگ جیتنے کے لیے فوجیں بھیجی جاتی تھی اور وہیں ان کے لیے محاذ جنگ سے الگ کیا جا رہا ہے اور پھر یہ غور کرنے کی بات ہے اب یہ جو جنگ وبا کی چھڑی ہے اب یہاں کے محاذ جنگ سے بھی لوگوں کو الگ کیا جا رہا ہے تاکہ اس وبا سے بچ سکیں کہ اب ایک اور بات یقین کریں گے کہ جو ڈاکٹر قدرتی طریقے سے علاج کے خلاف تھے وہی آج اپنی پیشہ ورانہ ناکامی کے بعد اس علاج کی ناکامی کے بعد قدرتی طریقہ علاج کی تلاش میں ہیں اگر آج سے تین ماہ پہلے تو کوئی باتیں کرتا تو ہم اس کا یقین نہیں کرتے اور اور بہت سی باتیں ہیں جو ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں کے میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتی اور وہ کہتے تھے کہ آج دنیا میں ہماری حکومت ہے کہ تم نے دیکھا کہ آج ہم نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہم تمہاری سڑکوں پر پھرے ہمیں تمہارا حال پسند نہیں آیا۔ پتہ ہے ہم نے کیا کیا بہت آسانی سے تمہاری لڑکیوں کے سروں سے بھی حجاب اتروا دیا اور دوسرے طریقوں سے ہم نے قرآن بھی بھلوا دیا یہ تم لوگوں کے پاس اپنا لباس بھیجا اپنے سارے بازار ہی دیکھ لیجئے کہ عریاں لباس کی رہائش گاہ بنی ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ تم نے سب قبول کر لیا تو کیا ہم نہیں جانتے کہ یہی حال قوم لوط کا تھا کتنی بے وقوف ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ یہودی ہمارے زمین ان میں قرآن و سنت کو ختم کروا دیا کہاں پے ہیں ہم سب لوگ کیوں ہم کچھ کیوں نہیں کرتے کیوں ہماری بچیاں ٹی وی پر بھی سڑکوں پر بھی اس عجب انداز سے دیکھتی ہیں کہ ہم نا کہ وہ نہ سہی طرح کا لباس پہنتی ہیں اور نہ ہی چلنے کا صحیح انداز ہے انہوں نے ترقی کو بھی پسند نہیں کیا تو انہوں نے کیا کیا ہمارے ساتھ آپ کو پتہ ہی ہے نہ کہ نصاب بدلا دیا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق یونٹ شامل نہیں ہے وہ نکال دی گئی ہیں علامہ اقبال کے متعلق کچھ شامل نہیں سب کچھ نکال لیا گیا کسی نے سوچا تھا کہ ایک اس طرح کی سازشی وبا بھی ہوتی وہ سب چیزیں وہاں سے خارج کر دے گی تو نصاب کا نصاب بدل دیا گیا اور ٹیلی ویژن کو کو ذلت آمیز پروگراموں میں بدل دیا گیا تو اس میں ہم کیا بولیں کہ ہمارے نوجوانوں کو بھٹکا دیا گیا ایک دور تھا کہ ہم ایک پاکیزہ امت تھے آج ذلت کی ہستیوں میں اترتے جا رہے اور یہ ہمارے دشمن کہہ رہے ہیں کہ ہم نے محسوس کیا کہ تم لوگوں کی نرم زبان بہت خوبصورت ہے جس سے تم قرآن پڑھتے ہو اور اہل جنت کی بھی زبان ہو گی تو ہم نے تمہاری زبان کو بے فائدہ اور فضول قرار دے دیا اور تم لوگوں نے یقین کر لیا اور دوسری زبان پر فخر کرنے لگے ہائے بائے ہیلو ہیلو کیا کیا انشاء اللہ الحمد اللہ سبحان اللہ کیا کیا ان کا یہ لفظ ہمیشہ کے لئے غائب ہو گئے اور دعائیہ کلمات کو چھوڑ کر یہی کلمات ادا کرنا شروع

کر دیا غیر متحد دیکھا ہم نے تمہیں تو تمہاری مسجدوں کو اڑا دیا اور نام بھی تمہارا ہی لگا دیا اس سے تمہارے درمیان باہمی لڑائیاں شروع ہو گئیں اور ہم نے تمہارے دین کا گہرائی سے مطالعہ کیا اور جھوٹے فتوں سے تمھاری راہ سے تمہیں اور تمہارے لوگوں کو بہکا دیا اور تمہارے درمیان میں نفرتوں کی آگ جلائی تب تک نہیں بچے گی جب تک تم لوگ تباہ نہ ہو جاؤ اور اب تم دیکھو کہ ہم سب لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے گھروں میں اب جدید مشینیں کیسے سایہ میں ہم پرورش پا رہے ہیں کہ جتنی بھی جدید مشینیں آگئی وہ ہمارے گھر میں موجود ہیں کتنے بھی کمپیوٹر ہیں اگیمیں ہیں کتنی موسیقی ہے کمپیوٹر سے چلنے والی جن کے ہم دن رات استعمال سے قرآن کریم کو بھول گئے ہیں اس کو سمجھ کر مطلب سے پڑھنا بھول گئے ہیں اس کو سمجھ کر پڑھنا بھول گئے ہیں اپنے اباؤ و اجداد کے کارناموں کو بھول گئے ہیں نئی نسل حقدار بات کہتے ہوئے ڈرتی ہے شوق سے ان چیزوں کو کو ہمارے بھیجے کھانے کھا کے تم لوگ اس پر فخر کرتے ہیں اور ہماری تعداد کم ہے تمہاری تعداد زیادہ ہے لیکن اس کے باوجود بہت آسانی سے ہم نے گوشت کے ٹکڑوں کی مانند ہم نے تمہیں خرید لیا ہے یہ باتیں ہیں جو دنیا میں پھیلائی جا رہی ہیں بتائی جا رہی ہیں ہماری قرآنی تعلیمات اب ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآنی تعلیمات کو عام کیا جائے اس کے معانی اور مطالب کو بتایا جائے اور اس میں جو کچھ پیچھے گزر چکا ہیں وہ بتایا جائے اور اس میں جو اس وقت کہا گیا ہے اور جو بتایا جائے اور وہ آئندہ ہونے والا ہے اور قرآن پاک میں مذکور ہے اس کو بتایا جائے اور کس طرح سے ہم محبت کرنے والے بے لوث پیار کرنے والے لوگ ہیں جو اپنی بے لوث پیار سے کسی کو بھی اپنا بنا لیتے تھے جو لوگ اپنے بے لوث پیار سے لوگوں کی زندگیاں بدل دیتے ہیں ہمارے ان کنڈیشنل لو ہماری محبت دعا پیار ہمارے طور طریقے رہنا ملنا جلنا اٹھنا بیٹھنا ہر چیز ایک بڑے سائنٹفک طریقے پر ہوتا ہے جس سے کوئی کسی کو نقصان نہیں پہنچتا زندگی کو نہ صحت کو نہ معاشرتی زندگی اپنے طریقے لوٹ جائیں اپنے آباؤ اجداد کے طریقوں پر تاکہ ہم سب کچھ وہ کر سکیں جو ہمارے اجداد کرتے تھے اور جس کے ذریعے ہم آج تک زندگی کی الجھنوں اور پریشانیوں سے بچتے چلے آئے ہیں تو اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ اے اللہ تو ہمیں اپنا بنا لے اپنے ساتھ ہماری محبت کو قبول کر لے اور ہمارا بن جا تو ہمارا بن گیا تو ہم کسی کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

35

# ☆عالم با عمل☆

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ الحمد اللہ کے ایک اور دن رحمتوں بھرا گزر گیا اور اس میں ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا بہت کچھ نیا سامنے آیا بہت کچھ پرانی چیزیں ذہن میں آئیں اور اس کے تناظر میں بہت سی نئی چیزوں کو دیکھا گیا اب یہ سب کچھ جو ہے یہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے وہی چیز نظر سے گزرتی ہے اور اسی پہ غور و فکر اور تدبر کرنے کے لئے اور یہ بھی اس کا شکر ہے کہ وہ ہمیں سمجھنے اور سوچنے کی صلاحیت دیتا ہے آپ کو کوئی دانشور محقق انسان نہیں کہہ سکتا جب تک ہمارے رب کی نظر میں ہم کامل نہ ہوں اور وہ بہت لمبا سفر ہے بہت لمبی ریاضت ہے ہم بھی بہت سے کام ایسے کرتے ہیں کہ ہمیں اچھے لوگوں کی صف میں شامل کیا جاسکتا ہے جہالت صرف وہ نہیں ہے کہ جو تعلیم نہ ہونے پر ہو۔ پچھلے دنوں میں ایک آرٹیکل پڑھ رہی تھی کہ تعلیم کا نہ ہونا ہی جہالت نہیں ہے بلکہ جانتے بوجھتے بھی سمجھاتے ہوئے بھی نظر آتے ہوئے بھی کسی چیز سے نظریں چرا لینا اور اس کو اس تناظر میں نہ دیکھنا اور حقیقت کو حقیقت جانتے ہوئے بھی حقیقت کی اہمیت کو نہ سمجھا یہ سب جہالت کی ہی اقسام ہیں کیونکہ ایک جاہل شخص تو وہ ہوتا ہے جس کو تو علم ہوتا ہی نہیں ہے وہ جانتا ہی نہیں ہے اسے ہم کنویں کا مینڈک کہہ سکتے ہیں جس کو یہ پتا ہوتا ہے کہ کس طرح اس نے اس میں کتنی دور چھلانگ لگانی ہے اور کتنی دور جا کے اس نے دوبارہ واپس آنا ہے کتنی دور تک اس نے ان منڈیروں پہ چڑھنا ہے کتنی کھائی ہے اس میں رہنا ہے کتنی جگہ سے اس نے کھانا ہے اور پھر وہی اس کا ٹھکانا ہے اور اسی طرح رہنا ہے باہر کی دنیا تو اس کو نظر ہی نہیں آرہی ہوتی تو ہم کنویں کا مینڈک تو نہیں ہے کنویں کے مینڈک کی طرح کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے حقائق سے نظریں چرا لیں لیکن ہوتا یہی ہے کہ آج کل دنیا میں ہم جانتے بوجھتے بھی کئی دفعہ خود نظریں چرا لیتے ہیں اور کئی دفعہ ہمیں نظریں چرانا پڑتی ہیں اور کئی دفعہ حکماً نظر چرانا پڑتی ہیں اس میں بہت سارے عناصر شامل ہوتے ہیں ہمارے احباب کا حلقہ شامل ہوتا ہے ہمارے ملنے والے ہمارے والدین ہمارے اساتذہ ہمارے سیاسی، سیاست میں ملوث لوگ لیکن جہالت بڑی بری چیز ہے

یعنی ہم سچ اور حق کی بات بھی نہ کر سکیں اور وہ کرنا پڑتا ہے اس لیے کہ اس کے لیے بہت بڑا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے اور وہ خمیازہ بھگتنا جہالت ہے گھر ہوتے ہوئے بھی اس برائی کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن پاک کو ایک مکمل نظام حیات بنایا ہے ہمارے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بھیجا تاکہ ہمیں پتہ لگ جائے کہ منفی کیا ہے مثبت کیا ہے اچھا کیا ہے برا کیا ہے اور زمانہ قدیم میں کیا گزرا آج کل کیا ہو رہا ہے کیا زمانہ قدیم کے لوگ ٹھیک تھے ان کے رویے تھے یا حال کے رہنے والے لوگوں کے رویے درست ہیں اور اس میں بھی کتنی منافقت ہے قرآن کریم میں منافق کا رویہ بھی بتا دیا گیا ہے صادق کا رویہ بھی بتا دیا گیا ہے اور خالق جو کر رہا ہے اس خالق کا رویہ بھی بتا دیا گیا ہے اس کی ذمہ داری بتا دی گئی ہیں یہ سب کچھ ہم پر واضح کر دیا گیا ہے اور ہمارے دیئے گئے کردار کا بھی تعین کر دیا گیا ہے ہماری زندگی کا ہر زاویہ دکھا کے اس زاویے پر اس کے مطابق کام کرنے کی ہدایات بھی ملتی ہیں اور قرآن پاک تو ایسا صحیفہ ہے کہ اگر ہم اس کو پڑھیں تو زندگی کا کوئی بھی مسئلہ ایسا نہیں ہوتا جو حل کیے بغیر رہ جائے ہر مسئلے کا حل وہاں پر موجود ہے صرف صرف کمی کس چیز کی ہے تدبر کی تفکر کی غور و فکر کی اور اس کو اپنی عقل سے پرپرکھنے کی احکام کی تعمیل کرنے کی یعنی زیادہ عقل پہ نہ پرکھتے رہ جائیں جو رب کا ہے اس رب کی بات سننے کی بھی کوشش کریں تو اللہ تعالی ہم اس قسم کی ذہانت سے بچالے جو تعلیم یافتہ ہوتے ہوئے بھی عمیق گڑھوں میں پھینک دیں جہاں سے ہمارے لئے نکل کے آنا مشکل ہو جائے اور ہم اس چمکتی جگمگاتی روشنیاں جو دانشوروں کی دنیا ہے محققوں کی دنیا ہے انبیاء کرام کی دنیا ہے عارفوں کی دنیا ہے قلندروں کی دنیا ہے اس کے رہنے کے قابل ہی نہ رہ سکیں اس میں ہم جب بھی رہنے کے قابل ہو سکیں گے جب ہم آپکی عطا کردہ کتاب پر عمل کریں گے اور اس کو اپنا بنانے کی کوشش کریں گے تو ہمارا بن جا ہمیں وہ شعور عطا فرما دے جس سے ہم جہالت کی تاریکیوں سے نکل کر علم کی روشنی میں تیرے علم کی روشنی میں آ جائیں اور اگر تیرے علم کی روشنی مل گئی تو پھر ہم ہر فکر سے آزاد ہو جائیں گے کیونکہ تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کہ جس کا رب اس کا سب۔

36

## ☆بہاریں ملن کی☆

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ ایک اور دن کچھ پریشانیاں کچھ مشکلات کچھ ذہنی دباؤ کچھ تھکن لیکن سب رب کی رحمت سے بخیر وعافیت سے گزر گیا اور یہ اس کا کرم ہے کہ وہ اس سلسلے میں ہماری مدد کرتا ہے ہمیں گرنے نہیں دیتا ہے ذہنی دباؤ کی وجہ سے ہماری قوت مدافعت کم پڑ جاتی ہے تو وہ ہمارے مدافعتی نظام کو بہتر بنا دیتا ہے اور کوئی نہ کوئی ایسی صورت پیدا کر دیتا ہے جس سے منفی سوچ ختم ہوتی ہے اور ہمارے اندر توانائی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ منفی سوچ ہماری قوت مدافعت کو کم کرتی اور مثبت سوچ ہمارے اندر توانائی پیدا کر دیتی ہے اور جس طرح لوگ آج کہہ رہے ہیں کہ نفسیاتی طور پر لوگ تنہائی کا شکار ہو گئے ہیں حالانکہ اگر دیکھا جائے تو یہ تو بہت اچھی بات ہے تنہائی تو نہیں ہے آئسولیشن ہے جس کی وجہ سے فیملی گھروں میں اکٹھی ہو گئی ہے تو مجھے ایک بات بچی کی بہت اچھی لگی تھی وہ کہہ رہی تھی کہ ہم نے برسوں کے بعد بہار اپنے گھر میں بیٹھ کے دیکھی اور اس کا لطف لیا اپنے شوہر کے ساتھ اپنے بچوں کے ساتھ سارا دن ہم لان میں دھوپ میں بیٹھے رہتے کھلتے ہوئے پھول ہم آتے جاتے دیکھتے اور اس سے پہلے اتنا وقت نہیں ہوتا تھا کہ یہ سب دیکھیں لیکن سبزیاں اور پھل درخت اس پہ چہکتے ہوئے پرندے آتی ہوئی بہار، فضاء میں پھیلتی خوشبو اگر ہم یہ سوچیں کہ یہ سب نہ ہو تو ہم تو فطرت اور اپنی فیملی سے کٹ کے رہ گئے ہیں نہ کسی سے مل سکتے نہ اپنے گھر والوں کو وقت دے سکتے ہیں کہ یہ بھی تو ہمارے اپنے ہیں جو برسوں سے ترس رہے تھے کہ ہم ان کے ساتھ بھی بیٹھیں ہمارے اپنے بچے ہمارا شوہر ہمارے بہن بھائی ہمارے ملازمین بھی کئی دفعہ بہت پرانے ملازمین ہوتے ہیں گھروں میں رہنے والے وہ بھی ترس جاتے ہیں اپنے مالکان سے اپنے دل کی بات کریں اور پھر یہ آنے والی بہاریں چاہے ہم نے ایک طرف تھوڑا سا باغیچہ لگایا ہے اس میں چار ہی پھول لگے ہوں اور وہی ہرے بھرے ہو رہے ہیں چاہے ہم نے اس میں دھنیے کے بیج ہی ڈال دیئے ہوں اور اس میں ہرا دھنیا ہی نکل آیا ہو پودینے کے پتے ہی نکل آئے ہوں ہمارا کچن گارڈن ہی چل پڑا ہو اس میں اگنے والی سبزیاں پھل چھوٹی چھوٹی ہری مرچیں ہی ہوں اور سلاد کا ہی سامان ہو یہ سارا کچھ ہمیں کس طرح تروتازگی بخشتا ہے لیکن ہمارے پاس

موقع ہی اتنا نہیں ہوتا ہم ملازمین کے حوالے کر دیتے ہیں انہوں نے نکالا دھویا کھایا چلے گئے اور اس کے بعد پھولوں میں ہم نے محسوس کیا کہ اس میں کتنی طرح کی خوشبو ہوتی ہیں اور کتنے طرح کے پرندے اس کے اوپر آتے ہیں اور مختلف پرندوں کے کس طرح مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ اپنے بچپن میں جب ہم مل کر بیٹھا کرتے تھے جب کبھی چھٹیاں ہوتی تھیں بہار کا موسم ہوتا تھا اور ہم کھیلنے کے لیے نکل جاتے تھے لان میں زمانہ گزر گیا کہ اب ہم نے وہ بہار دیکھی نہیں لیکن جب خاتون نے بچی نے مجھے کہا تھا مجھے بہت اچھا لگا میں تو بچی کہتی ہوں بچوں کی ماں ہے وہ بہت اچھی خاتون ہیں میری بیٹی ہے وہ سمجھ لے مجھے بیٹیوں کی طرح پیاری ہیں تو وہ بات مجھے کتنی اچھی لگی اور میں دیر تک اس موسم بہار کے بارے میں سوچ کر خوش ہوتی رہی تو وہ توانائی وہ لمحات ملے انرجی سے بھر گئے اس انرجی میں وہ بہار کی خوبصورتی تھی اور سست طرز زندگی بھی جب ایک عرصے تک انسان فارغ رہتا ہے تو اس سے بھی اس کی قوت مدافعت کم ہوتی ہے جس طرح آج کل ہم نے خود کو دیگر کاموں میں مصروف کر دیا ہو اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید ہم نے زندگی بھر کام نہ کیا ہو اور زمانہ ہی گزر گیا ہو ان کاموں کو کیے ہوئے اب خود کرتے ہیں تو ہمارے ہاتھوں میں پاؤں میں گلٹیاں محسوس کرتے ہیں مجھے وہاں درد ہو گیا مجھے وہاں درد ہو گیا آہستہ آہستہ ان سے نجات مل جاتی ہے اور محنت کریں ورزش کریں یوگا کریں تو محنت کا اپنا مزہ آ رہا ہے ورزش کا اپنا مزا آ رہا ہے لیکن اپنے آپ کو بہت زیادہ تھکا نہ لیں جو لوگ نیکوٹین کا بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں وہ بھی اپنے اندر سے قوت مدافعت کو کم کر دیتا ہے اور الٹرا وائلٹ شعاعیں ہیں وہ بھی بیماریوں کو جنم دیتی ہیں اور غذائیت کا بھی کا خاص خیال رکھنا بہت ضروری ہے ہر چیز میرٹ پر ہونی چاہیے یہ نہ ہو کہ ہم کو بھون کر اس میں سے جو فائدہ مند ہے ان کو جلا دے ختم کر دیں ان کو مار دیں اور کچی سبزیاں اور سلاد کو تھوڑا سا بھاپ لگا لیں اگر آپ کو سخت خطرہ ہے اور اچانک ملنے والا صدمہ بھی انسان کو تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس دل میں کیا مجھے یاد آیا اور وہ شخص جو کسی شخص کو دکھ میں دیکھ کر اس کے دکھ کو کو دیکھ کر محسوس نہ کرے اور گزر جائے وہ چاہے کتنا بڑا عالم ہو کتنا بڑا محقق ہو کتنا بڑا ہو کتنی اس کو دینی امور پہ اس کی مہارت ہو بہت بڑا سائنسدان ہو بہت بڑا مفکر ہو کوئی بھی ہو جو دوسرے کے دکھ درد کو نہیں سمجھتا وہ نیک نہیں ہو سکتا اور اس کے اندر انسانیت نہیں ہو سکتی سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن ایک انسان نہیں ہو سکتا ہمیں اس کے دکھ کا احساس کرنا چاہیے بلکہ ہمیں اس کے دکھ دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جب تک ہمارے اندر یہ احساس پیدا نہیں ہو گا تب تک

ہم ایک اچھے انسان کہلانے کے حق دار نہیں ہو سکتے کہ دنیا میں ہمارا کوئی بھی رتبہ ہو اتنا ہی بڑا مرتبہ ملا ہو آپ یہ جان لیجئے اگر ہم کسی کو تکلیف میں دیکھتے ہیں اور اس کا درد ہمیں متاثر نہیں کرتا اور ہم اس کو نظر انداز کر کے گزر جاتے ہیں اور ہم اس کو دیکھتے بھی نہیں ہے تو ہم سا بے ضمیر اور بے حس انسان کوئی نہیں ہے۔ تو یہ جب ہم کوئی نیک کام کریں گے کوئی کسی کے حق میں نیا اقدام کریں گے تو یہ ہمارے اندر قوت مدافعت کو بڑھاتی ہیں ہمارے اندر ایک طاقت کا باعث بنتی ہیں تو یہ سب چیزیں زندگی میں بے انتہا ضروری ہیں یہ ہمیں بہاروں سے لطف اندوز ہونے کے لئے تیار کرتی ہے اور جب بہاروں کا بھی لطف آتا ہے جب لوگوں کی خزاؤں کو ختم کیا جائے لوگوں کے اندر سے خزاؤں کو ختم کیا جائے اور اپنی بہار میں سب کو شامل کیا جائے اے رب کریم اے رب بہار، اتنا خوبصورت موسم پیدا کرنے والا تو ہمارا بن جا کیونکہ اگر تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کسی کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

37

# ☆خود کو معاف کرنا سیکھیں☆

شکر الحمدللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمدللہ

کرونا کے ان تمام دنوں میں جب ہم سب اپنے اپنے گھروں میں مقیم ہیں اللہ تعالی نے ہر روز کوئی نہ کوئی ایسی بات اپنی رحمت سے عطا فرمائی جو لوگوں کے لئے رہنمائی کا باعث بنے گی۔ پھر میں نے اپنی طرف سے پوری سعی کی کہ یہ بات لوگوں تک پہنچ جائے تو آج وہ ایک کتابی شکل اختیار کر رہی ہے اور تیار ہو چکی ہے اور ہم اس کی ڈیجیٹل کاپی کرنے کے مراحل سے گزر رہے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ جو وقت مضان سے میں آپ کے پاس موجود ہوتا ہے آپ اس کو دیکھیں آج کی بات ہے شکر کے کلمات ہیں اور آخر میں جس کا رب اس کا سب وہی ہمارا مالک خالق ہے تو اج اختتام کرتے ہوئے ہیں یہ خیال آیا کہ بہت دفعہ لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں ہم سب کو معاف کریں اور خود بھی سب سے معافی مانگیں اپنے دشمن کو بھی معاف کریں اور پھر ہم کئی دفعہ کہتے ہیں کہ ہم خود کو بھی معاف کریں تو خود کو معاف کرنے سے کیا مراد ہے اب یہ دیکھیے کہ یہ ہماری جان یہ ہماری روح یہ کس نے پیدا کی ہے یہ جسم کس نے دیا ہے رب کائنات نے تو اس کے بھی کچھ ہمارے اوپر حقوق رکھے ہیں اس کی بھی کچھ ذمہ داری ہے اس کو بھی سنبھالنا ہے اس کو بھی اسی حالت میں جس طرح اس نے پاک صاحب مقدس و معطر نے ہمیں پیدا کیا اسی طرح سے اس جسم کو اس روح کو اس کی طرف پہنچانا ہے لیکن ہم اس کو گندہ کر لیتے ہیں جیسے جیسے ہم بڑے ہو جاتے ہیں ہمارے اندر دنیاوی امور کی وجہ سے گندگی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور ہمارے اندر ہر وہ برائی پیدا ہو جاتی ہے جسے اللہ تعالی ناپسند فرماتا ہے سامنے میں ترجمہ کر رہی تھی حطمہ کا مضمون میں پڑھ رہی تھی تو اس میں ساری باتیں آئیں تو میرا جی چاہا کہ آپ لوگوں کے ساتھ ڈسکس کروں کہ اس میں وہ بتا رہے ہیں کہ

جو لوگوں پہ ہوتا رہے طعنہ زن
ہلاکت میں ہے اس کے جان وبدن

چغل خور لوگوں کی چغلی کرے

تو ھر دم ہلاکت سے اپنی ڈرے

وہی ہے جمع مال جس نے کیا

ہمہ وقت گن گن کے رکھتا رہا

گماں ہے ہمیشہ رہے گا یہ مال

اسے کیا خبر ہو گا کیا اس کا حال

تو جائے گا حطمہ میں وہ سر بسر

مگر کیا ہے حطمہ تمہیں کیا خبر

وہ اللہ کی آتش بھڑکتی ہوئی ہمیں

دلوں پہ ہے چڑھتی کڑکتی ہوئی۔

رہیں گے صدا اسی آتش میں بند

ستوں آتشی پھیلے ہر سو بلند

اب یہ دیکھے کہ اس میں چند ایک خامیاں کسی ایک ایسے مسلمان کی ہو رہی ہے اس کے علاوہ مال سنبھال کے رکھتا ہے مال کھاتا ہے لوگوں کا حق کھاتا ہے اب یہاں کیا کر رہے ہیں اپنی جان پہ ستم کر رہے ہیں اس کا بدلہ کس کو ملے گا ہماری جان کو ملے گا پھر اس کے بعد کئی دفعہ ہم اپنے امور کے چکر میں اس جسم کو اس روح کو اتنا تھکا دیتے ہیں اتنا تھکا دیتے ہیں مال کمانے کے چکر میں دن رات شہرت حاصل کرنے کے چکر میں دن رات سیاست میں آگے جانے کے چکر میں ہے کہ ہم جسم کا حق ادا نہیں کر سکتے نہ ہم اس کو مکمل طور پر آرام دیتے ہیں نہ دماغ کو سکون دیتے ہیں اور دیگر برائیاں تو ایک طرف جاتی ہیں تو یہ ہم اپنے ساتھ ظلم کر رہے ہیں اس کا ہمیں جواب دینا ہو گا اللہ تعالی کو کہ اس نے ہمیں ایک جان دی تھی ہمیں زندگی دی تھی روح دی تھی ہم نے اس کا کیا کیا اگر تو ہم اس کو بالیدگی دیں نیک عمل کریں اچھے کام کریں کہ ہمارا ایمان تازہ ہو ہمیں ہر وقت خوشی ملتی رہے ہم اللہ کے حضور ہر وقت خوشی سے حاضر ہوں ورنہ ہمارے دل میں کوئی نہ کوئی

کثرت ہوتی ہے کوئی نہ کوئی بدخواہی ہوتی ہے جس کو لے کے ہم اللہ کے دربار میں معافی کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں وہ اپنی جگہ ٹھیک ہیں کہ خود کو بھی معاف کریں خود کو کس طرح آپ کر سکتے ہیں اپنے آپ کو برے کاموں سے بچالیں جسے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے تو آج ہم اپنا یہ کرونا سے ڈرنا نہیں بچنا ہے اس کتاب کا اختتام کرتے ہیں تو ہم وعدہ کرتے ہیں اللہ سے سب مل کے کہ یہ عذاب یہ بلا جو آئی ہے یہ ہمیں انہی اعمال کی وجہ سے آئی ہے کہ ہم نے خود کو معاف نہیں کیا ہم تو اللہ ہمیں کیسے معاف کرے گا خود کو معاف کریں تاکہ اللہ آپ کو معاف کرے اور اللہ تو بہت مہربان ہے ماں ممتا کبھی ایسا نہیں ہو سکتا ہے ماں بچے کو معاف نہ کرے بچہ کتنا اپنے عمل نہ کرتا رہے لیکن ماں بچے پر ظلم نہیں کرتی لیکن اللہ جو ہمارا رب ہے ہماری ماں ہے ہماری ممتا ہے وہ کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑے گا اور ہمیں ہر اچھے کا بدلہ دے گا اور ہمارے گناہ بھی معاف کر دے گا ہماری غلطیاں بھی معاف کر دے گا جو ہم نے ہماری اپنی روح اور جسم پر جو بوجھ ڈالا ہے اس بوجھ کو بھی کم کر دے گا اللہ تعالی دیکھ سب لوگ اکٹھے ہیں تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اور تیری پناہ میں آنا چاہتے ہیں اپنے آپ کو معاف کرنا چاہتے ہیں ان سب کو معاف کرنے کی توفیق دے اور سب برے اعمال سے بچالے جس سے ہمارا اپنا ہوتا ہے کر لیتے ہیں اور ہم خود کو معاف نہیں کر سکتے تو ابھی ہم بھی اپنے آپ کو معاف کرتے ہیں اور آئندہ سے کوئی ایسا عمل نہ کریں جس سے ناراض ہو اور پھر تو ہمارا بن جا اگر تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کس چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

# نظمیں

کرونا سے کب ڈرتا ہے

آفات میں آگے بڑھتا ہے

کیا جانو تم مسلماں کو

ایماں سے جس کا رشتہ ہے

عاشق ہے صلِّ علیٰ کا وہ

رب سے بھی ناتہ پختہ ہے

وہ کن فیکوں کا مالک ہے

جس کو وہ سجدہ کرتا ہے

شہناز وہ کیسے ہارے گا

جس دل میں مزمّل بستا ہے

شہناز مزمّل

# نظم -2

پہلے تو خامشی سے وہ سب دیکھتا رہا

مخلوق نے جب عقل کے گھوڑے دوڑا دئے

غیرت پھر اسکی غیض و غضب سے بپھر گئی

اور اس نے ہر انسان کے چھکے چھڑا دئے

کب تاب اس کے جوش کی نادان لا سکے

بس سر جھکا کہ نامے اسی کو تھما دئے

رحمان کی رحمت کی گھٹا جھوم کے برسی

اور داغ سارے چہروں کے اس نے مٹا دئے

چمکا سبھی کی راہوں میں جب نورِ مزمّل

شہناز نے بھی ہاتھ دعا کو اٹھا دئے

شہناز مزمل

# 3- نظم

کڑا ہے وقت تو اس سے ذرا نہ گھبرائیں

خدا کے سامنے ہی ہاتھ اپنے پھیلائیں

کیوں لے کے پھرتے ہیں کشکول اپنے ہاتھوں میں

پٹخ کے توڑیں اسے دور پھینک کر آئیں

خدایا روک دے بڑھتی ہوئی یہ بادِ سموم

یہ کھلتے پھول یہ کلیاں کبھی نہ مرجھائیں

بھلا سبھی کے لئے مانگو گر ہو انساں تم

نہ تپتی تیز ہوا سے بشر یہ کمھلائیں

ہے در پہ آگئی شہناز اقاسب کے ساتھ

ہیں سب کے ساتھ مزمل ندائیں یہ آئیں

شہناز مزمل

# 4- نظم

کیسا زمانہ واہ بھئی واہ

گھر میں خوب ہے قید کیا

چھینک کو ہم نے روک لیا

کھانسی کو ہے ٹوک دیا

ہنسنے پر پابندی ہے

حالت اپنی مندی ہے

منہ پر سب کے خول چڑھا

لگتا ہر اک ڈاکو سا

نانا دادا سے دوری ہے

ہائے کیسی مجبوری ہے

کھیل یہ کیسا کھیل رہے

دوری کیسی جھیل رہے

گھوڑے عقل کے دوڑاؤ

وجہ کوئی ڈھونڈ کے لاؤ

رشتے ناتے ٹوٹے سب

لیلیٰ مجنوں چھوٹے سب

شادی کے ہوں پھیرے کیسے

موت نے ڈالے ڈیرے ایسے

دلہن دولہا اور قاضی جی

رب نہیں ہے اب راضی جی

لاکھ نقاب پہن کر آؤ

کب کسی کے دل کو بھاؤ

چھٹی پر ہیں نوکر سارے

کام سے صاحب بیگم ہارے

دیہاڑی مزدوری والے

آخر وہ بھی ہیں بے چارے

گھر میں چولھا جل نہ پائے

موت کھڑی ہے کیسے جائے

ایسا وباء نے سب کو جکڑا

نکل گیا ہے سب کا نخرہ

کم ہوئی رفتار ہماری

بازی الٹی پلٹی ساری

آرڈر سارے بند پڑے ہیں

بارڈر سارے بند پڑے ہیں

رب نے رستہ تھا سمجھایا

سمجھ میں اپنی کب تھا آیا

سامنے اپنے وہ سب پایا

قدرت نے تھا جو سمجھایا

اس نے تو تھا اپنا جانا

کہنا ہم نے ہی نہ مانا

وہ تو راضی ہو جاتا ہے

وہ تو ماں ہے وہ ممتا ہے

چاہتے ہو۔نا۔زندہ رہنا

مان لو پیارے اس کا کہنا

اب بھی وقت ہے توبہ کر لو

رب کی عطا سے دامن بھر لو

کرنے دعا شہناز ہے آئی

کن کہہ دے کر لے شنوائی

شہناز مزمل

# 5- نظم

کیوں ڈر گئے ہیں ناگہانی ان وباؤں سے

کیا آپ کو لگتی ہیں بڑی یہ خداؤں سے

اللہ تو احد بھی ہے اور صمد بھی

وہ ہم کو دور رکھے گا ساری بلاؤں سے

سجدے میں سر جھکائیں ذرا مانگ کے دیکھیں

توبہ کریں کہ دور رہیں گے خطاؤں سے

آقا اٹھائے ہاتھ ترے در پہ کھڑے ہیں

بدلے گا تو نصیب ہمارے دعاؤں سے

شہناز دل میں نورِ مزمل اتر گیا

محسوس شرم کرتے ہیں یارب گناہوں سے

شہناز مزمل

# 6- نظم

سنو بچو کوئی اچھا سا مل کر کام کرتے ہیں
سب اپنا اپنا حصہ دوسروں کے نام کرتے ہیں
ذرا دیکھو تمہارے پاس ہیں موجود کیا اشیاء
ضرورت سے جو زیادہ ہیں یونہی بے کار ہے رکھا
ذرا سوچو بہت سے لوگ بھوکے پیٹ ہیں سوتے
مگر خوددار ہیں ایسے کسی سے کچھ نہیں کہتے
چلو ہم جمع کر کے تحفے ان کو دے کر آتے ہیں
ذرا ہم بھی تو اپنا حوصلہ اب آزماتے ہیں
اور ہاں پیسے بھی تھوڑے تھوڑے اپنے ساتھ رکھ لینا
بہت ہی عاجزی سے خامشی سے ان کو دے دینا
سمجھ کر دوست تحفے سارے یہ تقسیم کر دینا
انہیں دینا ہے چپکے سے کسی سے کچھ نہیں کہنا
بتاؤں تم کو اس سے سوچ کا انداز بدلے گا
تمہارا رب خوشی کے سارے تم پہ راز کھولے گا

بہت ہی ہلکے پھلکے ہو کے گھر کو لوٹ آؤ گے

اور اپنے اس عمل سے اک عجب تسکین پاؤ گے

شہناز مزمل

# 7- نظم

کرونا کرونا کرونا کرونا

کرونا کا اتنا تو چرچا کرونا

رویوں کو اپنے ذرا ٹھیک کر لو

عبادت کرو اور توبہ کرونا

ابھی وقت باقی ہے تھوڑا سا سنبھلو

عذابِ الٰہی سے بچ کے چلونا

جو رب سے ملا ہے وہ آپس میں بانٹو

بس اپنے ہی دامن میں اس کو بھرونا

یہ شہناز کی التجا ہے سبھی سے

بدل ڈالو خود کو ڈرو نا ڈرونا

شہناز مزمل

# 8- نظم

## رب ماںمتا

خدا جو ماںمتا خود ہے
دعا کی انتہاء خود ہے
اسے جب بھی پکارا ہے
جوابًا دی صدا خود ہے
غلط جانا ہے ہم نے یہ
غلط مانا ہے ہم نے یہ
ہماری ناروائی پر
ہماری بے وفائی پر
ہمیں رستے میں چھوڑے گا
وہ ہم سے ناتہ توڑے گا
نہیں ایسا نہیں ہوتا
کبھی ایسا نہیں دیکھا

ہو بچہ ضد پہ آمادہ

تو ماں مارے اسے زیادہ

تحمل سے ہے سمجھاتی

گلے سے اسکو لپٹاتی

اسے کھانے کو کچھ دیتی

بلائیں اس کی وہ لیتی

بہل جاتی جو ننھی جاں

سکوں پاتی ہے پیاری ماں

غلط تیرا رویہ تھا

گناہ نے تجھ کو گھیرا تھا

تجھے اس کو منانا ہے

ذرا نزدیک جانا ہے

تو اپنی میں کو کم کر دے

سرِ تسلیم خم کر دے

جھکا سجدے میں سر اپنا

سکوں پائے گا تو کتنا

وہاں ماں بھی کھڑی ہو گی

بہاروں کی گھڑی ہو گی

ویرانی لوٹ جائے گی

ندا جینے کی آئے گی

شہناز مزمل

# 9- نظم

## بہاروں میں خزاں

بہاروں میں خزاں دیکھی اچانک یاد یہ آیا
خزاں رت میں بہاروں کو حسیں اکثر یونہی پایا
ہے رُت کا زاویہ بدلا یہ کیسا شاخسانہ ہے
بہاروں میں خزاؤں نے بنایا آشیانہ ہے
کھلے ہیں سب گل ولالہ نئے اس سبز موسم میں
لگا پہرہ ہے لیکن چار سو اب ربطِ باہم میں
کوئی جب دیکھنے والا بہاروں کو نہیں ہو گا
تو کیسے جان پائیں گے مہک موسم یہیں ہو گا
مگر شہناز کو کامل یقین ربِ بہاراں پر
وہ موسم روک لے گا ترس کھا کے حالِ یاراں پر

شہناز مزمل

# 10- نظم

تو ہی خالق تو ہی مالک تو ہی ربالاعلٰی

معاف کر سب کی خطا سب کی خطا سب کی خطا

ذات ارفع ہے تری تو ہے ستار العّیوب

سر جھکائے ہیں کھڑے سب کے گناہوں کو چھپا

ہاتھ پھیلائے ترے در پہ چلے آئے ہیں

پھرتے کشکول اٹھائے تجھے دیتے ہیں صدا

ہم تو بندے ہیں ترے مان بہت ہے تجھ پر

لے کے جائیں گے نہیں آج یہ خالی کاسہ

تو ہی کہتا ہے پکارو مجھے سب کچھ دوں گا

تیرے وعدے پہ یقیں اپنا بھی الحمد بنا

کن فیکون کا مالک مرے آقا تو ہے

بخش شہناز کو تو نورِ مزمل کی ضیاء

شہناز مزمل

# 11- نظم

محورِ گردشِ دوراں کا تماشا دیکھا

فاصلہ بڑھتا گیا قرب کو ہٹتا دیکھا

غم جاناں نے بھی تصویر بدل لی اپنی

اسکو پہنا غم ہجراں کا لبادہ دیکھا

بعد مدت کے سبھی اپنوں کے چہرے دیکھے

ٹوٹنے والے تعلق کا اعادہ دیکھا

وصلِ یاراں کے تو قصے تھے پرانے سارے

معرفت ڈھونڈنے نکلے نیا جادہ دیکھا

رقصِ بسمل میں ہوئے گم سبھی ایسے شہناز

ہر قلندر کے بڑھے ہاتھ میں کاسہ دیکھا

شہناز مزمل

# 12- نظم

## ثنا مکی

طبِ نبوی کا معجزہ دیکھا

ثنا مکی کا فائدہ دیکھا

جب وبا پھیل گئی چاروں طرف

قہوہ اسکا جگہ جگہ دیکھا

جب بھی تکلیف نے اٹھایا سر

ثنا مکی کو سرخرو دیکھا

ڈرنا اب کوئی مت کرونا سے

یہ کتابوں میں ہے لکھا دیکھا

ہے یہ شہناز آقا کا اعجاز

جلوہ ان کا ہے جابجا دیکھا

شہناز مزمل

# نسخے

دو سال قبل مجھے شدید قسم کی الرجک کھانسی ہوئی، ایسی کہ کھانستے کھانستے بے دم ہو جاتا، ڈاکٹروں کو دکھاتے رہے، مگر معاملہ طویل ہو گیا، انہی دنوں اتفاق سے پنڈی جانا پڑا، وہاں ایک عزیز نے پنڈی صدر میں مشہور دواخانہ والے حکیم شمیم احمد خان کا بتایا۔

ان کے پاس گیا، کمال کے نباض لگے، انہوں نے بہت اچھی تشخیص کی، دوائی دی جس سے دیرینہ مسئلہ حل ہو گیا۔ اس کے بعد ایک آدھ بار پھر مسئلہ ہوا تو حکیم شمیم کی دوائی تیر بہدف ثابت ہوئی۔ پھر انہوں نے مجھے ایک قہوہ بتایا، اسے پیتے رہنے سے میرا سانس کا مسئلہ حل ہوا اور الرجی والی کھانسی سے بھی جان چھٹی رہی۔ سادہ سا نسخہ ہے، ’’چٹکی سونف، چٹکی جتنا دار چینی کا ٹکڑا،، ادرک، پودینہ (تازہ یا خشک جو دستیاب ہو) اور تین لونگ‘‘۔ انہیں براہ راست چولہے پر گرم پانی میں ڈال کر نہیں ابالنا بلکہ گرم ابلے پانی میں الگ سے دو منٹ ڈال کر دم کرنا ہے، یعنی کسی مگ وغیرہ میں گرم پانی ڈال کر ان چیزوں کو اس میں ڈال کر اوپر سے ڈھانپ دیں، دو منٹ کے بعد ڈھکن اتار کر کسی دوسرے مگ میں چھان کر پی لیں۔

مجھے تو یہ قہوہ بہت مفید لگا۔ ابھی اسی عزیز نے حکیم صاحب کا ایک وائس میسج شیئر کیا ہے، انہوں نے حالیہ بحران کے حوالے سے قہوہ کا وہی نسخہ شیئر کیا ہے، صرف اس میں سبز الائچی کا اضافہ کیا ہے۔

جس دوست کو دلچسپی ہو، وہ یہ قہوہ ٹرائی کرے۔

یہ قہوہ تین چار بار استعمال کیا جا سکتا ہے۔

حکیم کے مشورے کے مطابق دن میں تین بار کھانے کے بعد ایک یا تین کھجوریں بھی استعمال کریں۔ نفع ہو گا۔

# اپنی قوت مدافعت بڑھانے کیلئے ان اشیاء اور تدابیر کو اپنی زندگی میں شامل کریں

(28 مئی 2020 کو GNN ٹی وی کے پروگرام CLASH میں ایک ماہر ڈاکٹر عظمت صاحب نے یہ دیسی غذائیں بتائیں ہیں)

| | | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | لونگ / ادرک / لیموں | 2 | دار چینی / ملٹھی | 3 | دہی | 4 | لہسن | 5 | ہلدی / دودھ | 6 | زیتون کے پتے |
| 7 | زنک (Zinc) | 8 | وٹامن اے | 9 | وٹامن ڈی | 10 | چکی کا آٹا | 11 | نیند 8 گھنٹے | 12 | ورزش |

| | | |
|---|---|---|
| 1 | **قہوہ نمبر) 1(** گرین ٹی کا قہوہ میں 2 عدد لونگ ڈال کر بنائیں اور ادرک کو کش کر کے اس میں ڈال دیں اور لیموں نچوڑ کر استعمال کریں۔ قہوہ ختم ہونے پر جو لونگ آپ نے ڈالے تھے وہ چبا کر کھائیں | روزانہ دن میں کسی ایک وقت |
| 2 | **قہوہ نمبر (2)** دار چینی اور ملٹھی کا قہوہ یا دیگر صورت میں رات میں سونے سے پہلے استعمال کریں | رات کو روزانہ |
| 3 | **دہی** | صبح ناشتے میں روزانہ یا کسی اور وقت |
| 4 | **لہسن کا ایک جوا** لہسن کا ایک جوا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ کر پانی کے ساتھ لے لیں اور اتنے دن تک لیتے رہیں جب تک آپ سے لہسن کی خوشبو نہ آنے لگ جائے یعنی جب اپنے آپ سے لہسن کی خوشبو محسوس ہو تو سمجھ جائیں کہ اس کی خوراک پوری ہو گئی ان کچھ دن کا وقفہ کر لیں اور پھر دوبارہ شروع کر دیں۔ | روزانہ کسی بھی وقت |
| 5 | **ہلدی** کو دودھ کے ساتھ پھینٹ کر پی لیں | روزانہ |
| 6 | **زیتون کے پتے** اگر مل جائیں تو ضرور پئیں بہترین ہے | روزانہ |
| 7 | **Zinc زنک** اپنی خوراک میں شامل کریں (مونگ پھلی، بادام، چقندر اور دیگر اشیاء) | روزانہ |
| 8 | **وٹامن اے** خوراک میں شامل کریں (آم اور خوبانی اگر پیلی والی مل جائے یا دیگر اشیاء | روزانہ |
| 9 | **وٹامن ڈی** کیلئے مچھلی یا دیگر اشیاء | روزانہ |
| 10 | **چکی کا آٹا** | سفید آٹے کی بجائے چکی کا آٹا استعمال کریں |

| | | |
|---|---|---|
| 11 | نیند 8 گھنٹے | روزانہ |
| 12 | ورزش | روزانہ |
| | **پرہیز** میدہ، چاول، چینی، نوڈلز م تمام ساسز۔<br>فنائل اور مچھر کے کوائل اور لیکیوڈ گھر میں استعمال نہ کریں | ان سے پرہیز کریں |

## قوتِ مدافعت بڑھانے کے لئے

1- گرم پانی میں کلونجی آئل اور شہید ڈال کر پیئیں

2- گرم پانی میں کلونجی آئل ڈال کر اسکی بھاپ لیں

3- گرم پانی پیئیں۔ غرارے کریں بھاپ لیں

## کرونا سے بچنے کی احتیاطی تدابیر

1- لوگوں سے چھ فٹ کے فاصلے پر رہیں

2- ہاتھ مت ملائیں

3- صابن اور پانی سے بائیس سیکنڈ اچھی طرح بار بار ہاتھ دھوئیں

4- باہر سے آنے والی چیزیں آٹھ گھنٹے کے بعد اندر لائیں۔ دھوپ میں رکھیں۔ سپرے کریں

5- اللہ پر توکل کریں

6- کرونا سے ڈرنا نہیں بچنا ہے